اِسلامی جمہُوریۂ پاکستان

کا

دَسْتُور

اِسلامی جمہوریۂ پاکستان

کا

دستور

(ترمیم شدہ لغایت ۲۸ر فروری، ۲۰۱۲ء)

قومی اسمبلی پاکستان

دیباچہ

قومی اسمبلی پاکستان نے ۱۰اپریل، ۱۹۷۳ء کو دستور کی منظوری دی جس کی توثیق صدر اسمبلی نے ۱۲اپریل، ۱۹۷۳ء کو کی، اور اسمبلی نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور شائع کردیا۔ اس وقت سے لے کر اب تک، اس میں متعدد ترامیم کی گئی ہیں اور یہ امر لازم اور قرین مصلحت ہوگیا ہے کہ اسمبلی کی جانب سے دستور کا تازہ ترین اور مستند متن شائع کیا جائے۔

دستور کی موجودہ چھٹی اشاعت اس اعتبار سے منفرد ہے کہ یہ حسب ذیل تین تاریخی ترامیم کی حامل ہے۔

(اول) دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (ایکٹ نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) جس کی قومی اسمبلی نے ۸ اپریل، ۲۰۱۰ء کو اور سینٹ پاکستان نے ۱۵ اپریل، ۲۰۱۰ء کو متفقہ طور پر منظوری دی، اور صدر نے ۱۹ اپریل، ۲۰۱۰ء کو اس کی منظوری دی؛

(دوم) دستور (انیسویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۱ء (ایکٹ نمبر ۱ بابت ۲۰۱۱ء) جس کی قومی اسمبلی نے ۲۲ دسمبر، ۲۰۱۰ء کو اور سینٹ پاکستان نے ۳۰ دسمبر، ۲۰۱۰ء کو متفقہ طور پر منظوری دی، اور صدر نے یکم جنوری، ۲۰۱۱ء کو اس کی منظوری دی؛ اور

(سوم) دستور (بیسویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۲ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۲۰۱۲ء) جس کی قومی اسمبلی نے ۱۴ فروری، ۲۰۱۲ء کو اور سینٹ پاکستان نے ۲۰ فروری، ۲۰۱۲ء کو متفقہ طور پر منظوری دی، اور صدر نے ۲۸ فروری، ۲۰۱۲ء کو اس کی منظوری دی۔

اس اشاعت، جس کا مقصد دستور کا تازہ ترین متن پیش کرنا ہے، میں آج تک کی گئی تمام ترامیم شامل ہیں۔

کرامت حسین نیازی
سیکرٹری
قومی اسمبلی پاکستان

اسلام آباد
۲۸ فروری، ۲۰۱۲ء

اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور

فہرست

آرٹیکل		صفحہ
	تمہید	۱

حصہ اوّل

ابتدائیہ

آرٹیکل		صفحہ
۱۔	جمہوریہ اور اس کے علاقہ جات۔	۳
۲۔	اسلام مملکتی مذہب ہوگا۔	۳
۲۔الف۔	قرارداد مقاصد مستقل احکام کا حصہ ہوگی۔	۳
۳۔	استحصال کا خاتمہ۔	۴
۴۔	افراد کا حق کہ ان سے قانون وغیرہ کے مطابق سلوک کیا جائے۔	۴
۵۔	مملکت سے وفاداری اور دستور اور قانون کی اطاعت۔	۴
۶۔	سنگین غداری۔	۴

حصہ دوم

بنیادی حقوق اور حکمت عملی کے اصول

آرٹیکل		صفحہ
۷۔	مملکت کی تعریف۔	۵

آرٹیکل		صفحہ

باب ۱۔ بنیادی حقوق

آرٹیکل		صفحہ
۸۔	بنیادی حقوق کے نقیض یا منافی قوانین کالعدم ہوں گے۔	۵
۹۔	فرد کی سلامتی۔	۶
۱۰۔	گرفتاری اور نظر بندی سے تحفظ۔	۶
۱۰۔الف۔	منصفانہ سماعت کا حق۔	۹
۱۱۔	غلامی، بیگار وغیرہ کی ممانعت۔	۹
۱۲۔	مؤثر بہ ماضی سزا سے تحفظ۔	۹
۱۳۔	دوہری سزا اور اپنے کو ملزم گردانے کے خلاف تحفظ۔	۱۰
۱۴۔	شرف انسانی وغیرہ قابل حرمت ہوگا۔	۱۰
۱۵۔	نقل و حرکت وغیرہ کی آزادی۔	۱۰
۱۶۔	اجتماع کی آزادی۔	۱۰
۱۷۔	انجمن سازی کی آزادی۔	۱۰
۱۸۔	تجارت، کاروبار یا پیشے کی آزادی۔	۱۱
۱۹۔	تقریر وغیرہ کی آزادی۔	۱۱
۱۹۔الف۔	حق معلومات۔	۱۲
۲۰۔	مذہب کی پیروی اور مذہبی اداروں کے انتظام کی آزادی۔	۱۲
۲۱۔	کسی خاص مذہب کی اغراض کے لئے محصول لگانے سے تحفظ۔	۱۲
۲۲۔	مذہب وغیرہ کے بارے میں تعلیمی اداروں سے متعلق تحفظات۔	۱۲
۲۳۔	جائیداد کے متعلق حکم۔	۱۳
۲۴۔	حقوق جائیداد کا تحفظ۔	۱۳
۲۵۔	شہریوں سے مساوات۔	۱۴
۲۵۔الف۔	تعلیم کا حق۔	۱۵

آرٹیکل		صفحہ
۲۶۔	عام مقامات میں داخلہ سے متعلق عدم امتیاز۔	۱۵
۲۷۔	ملازمتوں میں امتیاز کے خلاف تحفظ۔	۱۵
۲۸۔	زبان، رسم الخط اور ثقافت کا تحفظ۔	۱۶

باب۲۔ حکمت عملی کے اصول

۲۹۔	حکمت عملی کے اصول۔	۱۶
۳۰۔	حکمت عملی کے اصولوں کی نسبت ذمہ داری۔	۱۶
۳۱۔	اسلامی طریق زندگی۔	۱۷
۳۲۔	بلدیاتی اداروں کا فروغ۔	۱۷
۳۳۔	علاقائی اور دیگر مماثل تعصبات کی حوصلہ شکنی کی جائے گی۔	۱۷
۳۴۔	قومی زندگی میں عورتوں کی مکمل شمولیت۔	۱۷
۳۵۔	خاندان وغیرہ کا تحفظ۔	۱۷
۳۶۔	اقلیتوں کا تحفظ۔	۱۷
۳۷۔	معاشرتی انصاف کا فروغ اور معاشرتی برائیوں کا خاتمہ۔	۱۷
۳۸۔	عوام کی معاشی اور معاشرتی فلاح وبہبود کا فروغ۔	۱۸
۳۹۔	مسلح افواج میں عوام کی شرکت۔	۱۹
۴۰۔	عالم اسلام سے رشتے استوار کرنا اور بین الاقوامی امن کو فروغ دینا۔	۱۹

آرٹیکل		صفحہ

حصہ سوم

وفاق پاکستان

باب ۱۔صدر

۴۱۔	صدر۔	۲۱
۴۲۔	صدر کا حلف۔	۲۲
۴۳۔	صدر کے عہدے کی شرائط۔	۲۲
۴۴۔	صدر کے عہدے کی میعاد۔	۲۲
۴۵۔	صدر کا معافی وغیرہ دینے کا اختیار۔	۲۳
۴۶۔	صدر کو آگاہ رکھا جائے گا۔	۲۳
۴۷۔	صدر کی برطرفی یا مواخذہ۔	۲۳
۴۸۔	صدر مشورے وغیرہ پر عمل کرے گا۔	۲۴
۴۹۔	چیئرمین یا اسپیکر قائم مقام صدر ہوگا یا صدر کے کارہائے منصبی انجام دے گا۔	۲۵

باب ۲۔مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)

مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کی ہیئت ترکیبی، میعاد اور اجلاس

۵۰۔	مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)۔	۲۶
۵۱۔	قومی اسمبلی۔	۲۶
۵۲۔	قومی اسمبلی کی میعاد۔	۲۹
۵۳۔	قومی اسمبلی کا اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر۔	۲۹
۵۴۔	مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کا اجلاس طلب کرنا اور برخاست کرنا۔	۳۰
۵۵۔	اسمبلی میں رائے دہندگی اور کورم۔	۳۱
۵۶۔	صدر کا خطاب۔	۳۱
۵۷۔	مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) میں تقریر کا حق۔	۳۲

آرٹیکل		صفحہ
۵۸۔	قومی اسمبلی کی تحلیل۔	۳۲
۵۹۔	سینٹ۔	۳۳
۶۰۔	چیئر مین اور ڈپٹی چیئر مین۔	۳۴
۶۱۔	سینٹ سے متعلق دیگر احکام۔	۳۵

مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ارکان کی بابت احکام

۶۲۔	مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کی رکنیت کے لئے اہلیت۔	۳۵
۶۳۔	مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کی رکنیت کے لئے نا اہلیت۔	۳۶
۶۳۔الف۔	انحراف وغیرہ کی بنیاد پر نا اہلیت۔	۴۰
۶۴۔	نشستوں کا خالی کرنا۔	۴۲
۶۵۔	ارکان کا حلف۔	۴۲
۶۶۔	ارکان وغیرہ کے استحقاقات۔	۴۲

عام طریق کار

۶۷۔	قواعد ضابطہ کار وغیرہ۔	۴۳
۶۸۔	مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) میں بحث پر پابندی۔	۴۴
۶۹۔	عدالتیں مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کی کارروائی کی تحقیقات نہیں کریں گی۔	۴۴

قانون سازی کا طریقہ کار

۷۰۔	بل پیش کرنا اور منظور کرنا۔	۴۵
۷۱۔	[حذف کر دیا گیا]۔	۴۵
۷۲۔	مشترکہ اجلاس میں طریق کار۔	۴۵
۷۳۔	مالی بلوں کی نسبت طریق کار۔	۴۶

آرٹیکل		صفحہ
۷۴۔	مالی اقدامات کے لئے وفاقی حکومت کی مرضی ضروری ہوگی۔	۴۷
۷۵۔	بلوں کے لئے صدر کی منظوری۔	۴۸
۷۶۔	بل اسمبلی کی برخاستگی وغیرہ کی بناء پر ساقط نہیں ہوگا۔	۴۹
۷۷۔	محصول صرف قانون کے تحت لگایا جائے گا۔	۴۹
	مالیاتی طریق کار	
۷۸۔	وفاقی مجموعی فنڈ اور سرکاری حساب۔	۴۹
۷۹۔	وفاقی مجموعی فنڈ اور سرکاری حساب کی تحویل وغیرہ۔	۴۹
۸۰۔	سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ۔	۵۰
۸۱۔	وفاقی مجموعی فنڈ پر واجب الادا مصارف۔	۵۰
۸۲۔	سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ کی بابت طریق کار۔	۵۱
۸۳۔	منظور شدہ مصارف کی جدول کی توثیق۔	۵۲
۸۴۔	ضمنی اور زائد رقوم۔	۵۲
۸۵۔	حساب پر رائے شماری۔	۵۳
۸۶۔	اسمبلی ٹوٹ جانے کی صورت میں خرچ کی منظوری دینے کا اختیار۔	۵۳
۸۷۔	مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کے سیکرٹریٹ۔	۵۳
۸۸۔	مالیاتی کمیٹی۔	۵۴
	آرڈیننس	
۸۹۔	صدر کا آرڈیننس نافذ کرنے کا اختیار۔	۵۴
	باب ۳۔ وفاقی حکومت	
۹۰۔	وفاقی حکومت۔	۵۷

آرٹیکل		صفحہ

۹۱۔ کابینہ۔ ۵۷

۹۲۔ وفاقی وزراء اور وزرائے مملکت۔ ۵۹

۹۳۔ مشیران۔ ۵۹

۹۴۔ وزیراعظم کا عہدے پر برقرار رہنا۔ ۵۹

۹۵۔ وزیراعظم کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ۔ ۵۹

۹۶۔ [حذف کردیا گیا]۔ ۶۰

۹۷۔ وفاق کے عاملانہ اختیار کی وسعت۔ ۶۰

۹۸۔ ماتحت ہیئت ہائے مجاز کو کارہائے منصبی کی تفویض۔ ۶۰

۹۹۔ وفاقی حکومت کا انصرام کار۔ ۶۰

۱۰۰۔ اٹارنی جنرل برائے پاکستان۔ ۶۱

حصہ چہارم

صوبے

باب ۱۔ گورنر

۱۰۱۔ گورنر کا تقرر۔ ۶۳

۱۰۲۔ عہدے کا حلف۔ ۶۴

۱۰۳۔ گورنر کے عہدے کی شرائط۔ ۶۴

۱۰۴۔ اسپیکر صوبائی اسمبلی، گورنر کی غیر موجودگی میں بطور گورنر کام، یا کارہائے منصبی انجام دے گا۔ ۶۴

۱۰۵۔ گورنر مشورے وغیرہ پر عمل کرے گا۔ ۶۴

باب ۲۔ صوبائی اسمبلیاں

۱۰۶۔ صوبائی اسمبلیوں کی تشکیل۔ ۶۵

آرٹیکل		صفحہ
۱۰۷۔	صوبائی اسمبلی کی میعاد۔	۶۶
۱۰۸۔	اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر۔	۶۷
۱۰۹۔	صوبائی اسمبلی کا اجلاس طلب اور برخاست کرنا۔	۶۷
۱۱۰۔	گورنر کا صوبائی اسمبلی سے خطاب کرنے کا اختیار۔	۶۷
۱۱۱۔	صوبائی اسمبلی میں تقریر کا حق۔	۶۷
۱۱۲۔	صوبائی اسمبلی کی تحلیل۔	۶۷
۱۱۳۔	صوبائی اسمبلی کی رکنیت کے لئے اہلیت اور نا اہلیت۔	۶۸
۱۱۴۔	صوبائی اسمبلی میں بحث پر پابندی۔	۶۸
۱۱۵۔	مالی امداد کے لئے صوبائی حکومت کی رضامندی ضروری ہوگی۔	۶۸
۱۱۶۔	بلوں کے لئے گورنر کی منظوری۔	۶۹
۱۱۷۔	بل اجلاس کی برخاستگی وغیرہ کی بناء پر ساقط نہیں ہوگا۔	۷۰
	مالیاتی طریق کار	
۱۱۸۔	صوبائی مجموعی فنڈ اور سرکاری حساب۔	۷۰
۱۱۹۔	صوبائی مجموعی فنڈ اور سرکاری حساب کی تحویل وغیرہ۔	۷۱
۱۲۰۔	سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ۔	۷۱
۱۲۱۔	صوبائی مجموعی فنڈ پر واجب الادا مصارف۔	۷۱
۱۲۲۔	سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ کی بابت طریق کار۔	۷۲
۱۲۳۔	منظور شدہ خرچ کی جدول کی توثیق۔	۷۳
۱۲۴۔	ضمنی اور زائد رقم۔	۷۳
۱۲۵۔	حساب پر رائے شماری۔	۷۴

آرٹیکل		صفحہ

۱۲۶۔	اسمبلی ٹوٹ جانے کی صورت میں خرچ کی منظوری دینے کا اختیار۔	۷۴
۱۲۷۔	قومی اسمبلی وغیرہ سے متعلق احکام صوبائی اسمبلی وغیرہ پر اطلاق پذیر ہوں گے۔	۷۴

آرڈیننس

۱۲۸۔	گورنر کا آرڈیننس نافذ کرنے کا اختیار۔	۷۵

باب ۴۔صوبائی حکومتیں

۱۲۹۔	صوبائی حکومت۔	۷۶
۱۳۰۔	کابینہ۔	۷۶
۱۳۱۔	گورنر کو آگاہ رکھا جائے گا۔	۷۸
۱۳۲۔	صوبائی وزراء۔	۷۸
۱۳۳۔	وزیراعلیٰ کا عہدے پر برقرار رہنا۔	۷۸
۱۳۴۔	[حذف کردیا گیا]۔	۷۹
۱۳۵۔	[حذف کردیا گیا]۔	۷۹
۱۳۶۔	وزیراعلیٰ کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ۔	۷۹
۱۳۷۔	صوبے کے عاملانہ اختیار کی وسعت۔	۷۹
۱۳۸۔	ماتحت ہیئت ہائے مجاز کو کارہائے منصبی کی تفویض۔	۷۹
۱۳۹۔	صوبائی حکومت کے کاروبار کا انصرام۔	۷۹
۱۴۰۔	کسی صوبے کے لئے ایڈووکیٹ جنرل۔	۸۰
۱۴۰۔(الف)	مقامی حکومت۔	۸۰

آرٹیکل | صفحہ

حصہ پنجم

وفاق اور صوبوں کے مابین تعلقات

باب ۱۔ اختیارات قانون سازی کی تقسیم

آرٹیکل		صفحہ
۱۴۱۔	وفاقی وصوبائی قوانین کی وسعت۔	۸۱
۱۴۲۔	وفاقی اور صوبائی قوانین کے موضوعات۔	۸۱
۱۴۳۔	وفاقی اور صوبائی قوانین کے مابین تناقض۔	۸۱
۱۴۴۔	مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کا ایک یا زیادہ صوبوں کی رضامندی سے قانون سازی کا اختیار۔	۸۲

باب ۲۔ وفاق اور صوبوں کے مابین انتظامی تعلقات

آرٹیکل		صفحہ
۱۴۵۔	صدر کا گورنر کو اپنے عامل کے طور پر بعض کارہائے منصبی انجام دینے کا حکم دینے کا اختیار۔	۸۲
۱۴۶۔	وفاق کا بعض صورتوں میں صوبوں کو اختیارات وغیرہ تفویض کرنے کا اختیار۔	۸۳
۱۴۷۔	صوبوں کا وفاق کو کارہائے منصبی سپرد کرنے کا اختیار۔	۸۳
۱۴۸۔	صوبوں اور وفاق کی ذمہ داری۔	۸۳
۱۴۹۔	بعض صورتوں میں صوبوں کے لئے ہدایات۔	۸۴
۱۵۰۔	سرکاری کارروائیوں وغیرہ کا پورے طور پر معتبر اور وقیع ہونا۔	۸۴
۱۵۱۔	بین الصوبائی تجارت۔	۸۴
۱۵۲۔	وفاقی اغراض کے لئے اراضی کا حصول۔	۸۵

باب ۳۔ خاص احکام

آرٹیکل		صفحہ
۱۵۲۔الف۔	[حذف کردیا گیا]۔	۸۶
۱۵۳۔	مشترکہ مفادات کی کونسل۔	۸۶
۱۵۴۔	کارہائے منصبی اور قواعد ضابطہ کار۔	۸۶
۱۵۵۔	آب رسانیوں میں مداخلت کی شکایات۔	۸۷

آرٹیکل		صفحہ
۱۵۶۔	قومی اقتصادی کونسل۔	۸۸
۱۵۷۔	بجلی۔	۸۹
۱۵۸۔	قدرتی گیس کی ضروریات کی ترجیح۔	۹۰
۱۵۹۔	ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے نشریات۔	۹۰

حصہ ششم

مالیات، جائیداد، معاہدات اور مقدمات

باب ا۔ مالیات

وفاق اور صوبوں کے مابین محاصل کی تقسیم

۱۶۰۔	قومی مالیاتی کمیشن۔	۹۱
۱۶۱۔	قدرتی گیس اور برقابی قوت۔	۹۳
۱۶۲۔	ایسے محصولات پر جن میں صوبے دلچسپی رکھتے ہوں، اثر انداز ہونے والے بلوں کے لئے صدر کی ماقبل منظوری درکار ہوگی۔	۹۴
۱۶۳۔	پیشوں وغیرہ کے بارے میں صوبائی محصولات۔	۹۴

متفرق مالی احکام

۱۶۴۔	مجموعی فنڈ سے عطیات۔	۹۴
۱۶۵۔	بعض سرکاری املاک کا محصول سے استثنیٰ۔	۹۴
۱۶۵ الف۔	بعض کارپوریشنوں وغیرہ کی آمدنی پر محصول عائد کرنے کا مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کا اختیار۔	۹۴

باب ۲۔ قرض لینا و محاسبہ

۱۶۶۔	وفاقی حکومت کا قرض لینا۔	۹۵
۱۶۷۔	صوبائی حکومت کا قرض لینا۔	۹۵

آرٹیکل		صفحہ

محاسبہ وحسابات

۱۶۸۔	پاکستان کا محاسبِ اعلیٰ۔	۹۶
۱۶۹۔	محاسبِ اعلیٰ کے کارہائے منصبی اور اختیارات۔	۹۷
۱۷۰۔	حسابات کے متعلق ہدایات دینے کے بارے میں محاسبِ اعلیٰ کا اختیار۔	۹۷
۱۷۱۔	محاسبِ اعلیٰ کی رپورٹیں۔	۹۷

باب۳۔ جائیداد، معاہدات، ذمہ داریاں اور مقدمات

۱۷۲۔	لاوارث جائیداد۔	۹۸
۱۷۳۔	جائیداد حاصل کرنے اور معاہدات وغیرہ کرنے کا اختیار۔	۹۸
۱۷۴۔	مقدمات وکارروائیاں۔	۹۹

حصہ ہفتم

نظامِ عدالت

باب ۱۔ عدالتیں

۱۷۵۔	عدالتوں کا قیام اور اختیار سماعت۔	۱۰۱
۱۷۵۔الف۔	عدالت عظمیٰ، عدالت ہائے عالیہ اور وفاقی شرعی عدالت کے ججوں کا تقرر۔	۱۰۱

باب۲۔ پاکستان کی عدالتِ عظمیٰ

۱۷۶۔	عدالتِ عظمیٰ کی تشکیل۔	۱۰۵
۱۷۷۔	عدالتِ عظمیٰ کے ججوں کا تقرر۔	۱۰۵
۱۷۸۔	عہدے کا حلف۔	۱۰۵
۱۷۹۔	فارغ الخدمت ہونے کی عمر۔	۱۰۵
۱۸۰۔	قائم مقام چیف جسٹس۔	۱۰۵

آرٹیکل		صفحہ
۱۸۱۔	قائم مقام جج۔	۱۰۶
۱۸۲۔	ججوں کا وقتی طور پر بغرض خاص تقرر۔	۱۰۶
۱۸۳۔	عدالتِ عظمیٰ کا صدر مقام۔	۱۰۷
۱۸۴۔	عدالتِ عظمیٰ کا ابتدائی اختیارِ سماعت۔	۱۰۷
۱۸۵۔	عدالتِ عظمیٰ کا اختیار سماعت مرافعہ۔	۱۰۷
۱۸۶۔	مشاورتی اختیار سماعت۔	۱۰۹
۱۸۶۔الف۔	عدالتِ عظمیٰ کا مقدمات منتقل کرنے کا اختیار۔	۱۰۹
۱۸۷۔	عدالتِ عظمیٰ کے حکم ناموں کا اجراء اور تعمیل۔	۱۰۹
۱۸۸۔	عدالتِ عظمیٰ کا فیصلوں یا احکام پر نظر ثانی کرنا۔	۱۱۰
۱۸۹۔	عدالتِ عظمیٰ کے فیصلے دوسری عدالتوں کے لئے واجب التعمیل ہیں۔	۱۱۰
۱۹۰۔	عدالتِ عظمیٰ کی معاونت میں عمل۔	۱۱۰
۱۹۱۔	قواعد طریق کار۔	۱۱۰

باب ۴۔عدالت ہائے عالیہ

۱۹۲۔	عدالتِ عالیہ کی تشکیل۔	۱۱۰
۱۹۳۔	عدالتِ عالیہ کے ججوں کا تقرر۔	۱۱۱
۱۹۴۔	عہدے کا حلف۔	۱۱۲
۱۹۵۔	فارغ الخدمت ہونے کی عمر۔	۱۱۲
۱۹۶۔	قائم مقام چیف جسٹس۔	۱۱۲
۱۹۷۔	زائد جج۔	۱۱۲
۱۹۸۔	عدالتِ عالیہ کا صدر مقام۔	۱۱۳
۱۹۹۔	عدالتِ عالیہ کا اختیار سماعت۔	۱۱۴

آرٹیکل		صفحہ

آرٹیکل	عنوان	صفحہ
۲۰۰۔	عدالتِ عالیہ کے ججوں کا تبادلہ۔	۱۱۷
۲۰۱۔	عدالتِ عالیہ کا فیصلہ ماتحت عدالتوں کے لئے واجب التعمیل ہوگا۔	۱۱۸
۲۰۲۔	قواعد طریقِ کار۔	۱۱۸
۲۰۳۔	عدالتِ عالیہ ماتحت عدالتوں کی نگرانی کرے گی۔	۱۱۸

باب۳الف

وفاقی شرعی عدالت

آرٹیکل	عنوان	صفحہ
۲۰۳۔الف۔	اس باب کے احکام دستور کے دیگر احکام پر غالب ہوں گے۔	۱۱۸
۲۰۳۔ب۔	تعریفات۔	۱۱۹
۲۰۳۔ج۔	وفاقی شرعی عدالت۔	۱۱۹
۲۰۳۔ج ج۔	[حذف کردیا گیا]۔	۱۲۱
۲۰۳۔د	عدالت کے اختیارات، اختیار سماعت اور کارہائے منصبی۔	۱۲۱
۲۰۳۔دد	عدالت کا اختیار سماعت نگرانی اور دیگر اختیار سماعت۔	۱۲۳
۲۰۳۔ہ۔	عدالت کے اختیارات اور ضابطہ کار۔	۱۲۴
۲۰۳۔و۔	عدالت عظمیٰ کو اپیل۔	۱۲۵
۲۰۳۔ز۔	اختیار سماعت پر پابندی۔	۱۲۷
۲۰۳۔زز۔	عدالت کا فیصلہ عدالتِ عالیہ اور اس کی ماتحت عدالتوں کے لئے واجب التعمیل ہوگا۔	۱۲۷
۲۰۳۔ح۔	زیر سماعت کارروائیاں وغیرہ جاری رہیں گی۔	۱۲۷
۲۰۳۔ط۔	[حذف کردیا گیا]۔	۱۲۸
۲۰۳۔ی۔	قواعد وضع کرنے کا اختیار۔	۱۲۸

آرٹیکل		صفحہ

باب ۴
نظام عدالت کی بابت عام احکام

۲۰۴۔	توہین عدالت۔	۱۳۰
۲۰۵۔	ججوں کا مشاہرہ وغیرہ۔	۱۳۰
۲۰۶۔	استعفیٰ۔	۱۳۰
۲۰۷۔	جج کسی منفعت بخش عہدہ وغیرہ پر فائز نہیں ہوگا۔	۱۳۱
۲۰۸۔	عدالتوں کے عہدیدار اور ملازمین۔	۱۳۲
۲۰۹۔	اعلیٰ عدالتی کونسل۔	۱۳۲
۲۱۰۔	کونسل کا اشخاص وغیرہ کو حاضر ہونے کا حکم دینے کا اختیار۔	۱۳۴
۲۱۱۔	امتناع اختیار سماعت۔	۱۳۴
۲۱۲۔	انتظامی عدالتیں اور ٹربیونل۔	۱۳۴
۲۱۲۔الف۔	[حذف کردیا گیا]۔	۱۳۵
۲۱۲۔ب۔	[حذف کردیا گیا]۔	۱۳۶

حصہ ہشتم
انتخابات
باب ۱۔ چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمیشن

۲۱۳۔	چیف الیکشن کمشنر۔	۱۳۷
۲۱۴۔	کمشنر کے عہدے کا حلف۔	۱۳۸
۲۱۵۔	کمشنر کے عہدے کی میعاد۔	۱۳۸
۲۱۶۔	کمشنر کسی منفعت بخش عہدے پر فائز نہیں ہوگا۔	۱۳۸
۲۱۷۔	قائم مقام کمشنر۔	۱۳۸

آرٹیکل		صفحہ
۲۱۸۔	الیکشن کمیشن۔	۱۳۹
۲۱۹۔	کمشنر کے فرائض۔	۱۳۹
۲۲۰۔	حکام عاملہ کمیشن وغیرہ کی مدد کریں گے۔	۱۳۹
۲۲۱۔	افسران اور ملازمین ۔	۱۴۰

باب ۲۔ انتخابی قوانین اور انتخابات کا انعقاد

۲۲۲۔	انتخابی قوانین۔	۱۴۱
۲۲۳۔	دوہری رکنیت کی ممانعت۔	۱۴۱
۲۲۴۔	انتخاب اور ضمنی انتخاب کا وقت۔	۱۴۲
۲۲۴الف۔	کمیٹی یا الیکشن کمیشن کی جانب سے تصفیہ	۱۴۳
۲۲۵۔	انتخابی تنازعہ۔	۱۴۴
۲۲۶۔	انتخاب خفیہ رائے دہی کے ذریعے ہوں گے۔	۱۴۴

حصہ نہم

اسلامی احکام

۲۲۷۔	قرآن پاک اور سنت کے بارے میں احکام۔	۱۴۵
۲۲۸۔	اسلامی کونسل کی ہیئت ترکیبی وغیرہ۔	۱۴۵
۲۲۹۔	اسلامی کونسل سے مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) وغیرہ کی مشورہ طلبی۔	۱۴۶
۲۳۰۔	اسلامی کونسل کے کارہائے منصبی۔	۱۴۶
۲۳۱۔	قواعد ضابطہ کار۔	۱۴۸

آرٹیکل — صفحہ

حصہ دہم

ہنگامی احکام

۲۳۲۔ جنگ، داخلی خلفشار وغیرہ کی بناء پر ہنگامی حالت کا اعلان۔ ۱۴۹

۲۳۳۔ ہنگامی حالت کی مدت کے دوران بنیادی حقوق وغیرہ کو معطل کرنے کا اختیار۔ ۱۵۲

۲۳۴۔ کسی صوبے میں دستوری نظام کے ناکام ہو جانے کی صورت میں اعلان جاری کرنے کا اختیار۔ ۱۵۳

۲۳۵۔ مالی ہنگامی حالت کی صورت میں اعلان۔ ۱۵۵

۲۳۶۔ اعلان کی تنسیخ وغیرہ۔ ۱۵۶

۲۳۷۔ مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) بریت وغیرہ کے قوانین وضع کر سکے گی۔ ۱۵۶

حصہ یازدہم

دستور کی ترمیم

۲۳۸۔ دستور کی ترمیم۔ ۱۵۷

۲۳۹۔ دستور میں ترمیم کا بل۔ ۱۵۷

حصہ دوازدہم

متفرقات

باب ۱۔ ملازمتیں

۲۴۰۔ پاکستان کی ملازمت میں تقرر اور شرائط ملازمت۔ ۱۵۹

۲۴۱۔ موجودہ قواعد وغیرہ جاری رہیں گے۔ ۱۵۹

۲۴۲۔ پبلک سروس کمیشن۔ ۱۵۹

آرٹیکل		صفحہ

باب ۲۔ مسلح افواج

۲۴۳۔	مسلح افواج کی کمان ۔	۱۶۰
۲۴۴۔	مسلح افواج کا حلف ۔	۱۶۰
۲۴۵۔	مسلح افواج کے کارہائے منصبی ۔	۱۶۰

باب ۳۔ قبائلی علاقہ جات

۲۴۶۔	قبائلی علاقہ جات ۔	۱۶۱
۲۴۷۔	قبائلی علاقہ جات کا انتظام ۔	۱۶۳

باب ۴۔ عام

۲۴۸۔	صدر، گورنر، وزیر وغیرہ کا تحفظ ۔	۱۶۴
۲۴۹۔	قانونی کارروائیاں ۔	۱۶۵
۲۵۰۔	صدر، وغیرہ کی تنخواہیں، بھتہ جات، وغیرہ ۔	۱۶۵
۲۵۱۔	قومی زبان ۔	۱۶۷
۲۵۲۔	بڑی بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں سے متعلق خاص احکام ۔	۱۶۷
۲۵۳۔	جائیداد وغیرہ پر انتہائی تحدیدات ۔	۱۶۷
۲۵۴۔	وقت مطلوبہ کے اندر نہ ہونے کے باعث کوئی فعل کالعدم نہ ہوگا ۔	۱۶۸
۲۵۵۔	عہدے کا حلف ۔	۱۶۸
۲۵۶۔	نجی افواج کی ممانعت ۔	۱۶۸
۲۵۷۔	ریاست جموں و کشمیر سے متعلق حکم ۔	۱۶۸
۲۵۸۔	صوبوں سے باہر کے علاقہ جات کا نظم و نسق ۔	۱۶۸
۲۵۹۔	اعزازات ۔	۱۶۹

آرٹیکل		صفحہ

باب ۵۔توضیح

۲۶۰۔	تعریفات۔	۱۶۹
۲۶۱۔	کسی عہدے پر قائم مقام کوئی شخص اپنے پیش رو کا جانشین وغیرہ نہیں سمجھا جائے گا۔	۱۷۵
۲۶۲۔	گریگری نظام تقویم استعمال کیا جائے گا۔	۱۷۵
۲۶۳۔	مذکر و مؤنث اور واحد اور جمع۔	۱۷۵
۲۶۴۔	تنسیخ قوانین کا اثر۔	۱۷۵

باب ۶۔عنوان، آغاز نفاذ اور تنسیخ

۲۶۵۔	دستور کا عنوان اور آغاز نفاذ۔	۱۷۶
۲۶۶۔	تنسیخ۔	۱۷۷

باب ۷۔عبوری

۲۶۷۔	مشکلات کے ازالہ کے لئے صدر کے اختیارات۔	۱۷۷
۲۶۷۔الف۔	ازالہ مشکلات کا اختیار۔	۱۷۷
۲۶۷۔ب۔	ازالہ شک۔	۱۷۸
۲۶۸۔	بعض قوانین کے نفاذ کا تسلسل اور بعض قوانین کی تطبیق۔	۱۷۸
۲۶۹۔	قوانین اور افعال وغیرہ کی توثیق۔	۱۷۹
۲۷۰۔	بعض قوانین وغیرہ کی عارضی توثیق۔	۱۸۰
۲۷۰۔الف۔	فرامین صدر، وغیرہ کی توثیق۔	۱۸۱
۲۷۰۔الف الف	قوانین وغیرہ کا استقرار اور تسلسل۔	۱۸۳
۲۷۰۔ب۔	انتخابات دستور کے تحت منعقد شدہ متصور ہوں گے۔	۱۸۶
۲۷۰۔ب ب۔	عام انتخابات ۲۰۰۸ء۔	۱۸۶
۲۷۰۔ج۔	[حذف کر دیا گیا]۔	۱۸۶
۲۷۱۔	پہلی قومی اسمبلی۔	۱۸۶

آرٹیکل		صفحہ
۲۷۲۔	سینٹ کی پہلی تشکیل۔	۱۸۸
۲۷۳۔	پہلی صوبائی اسمبلی۔	۱۸۹
۲۷۴۔	جائیداد، اثاثہ جات، حقوق، ذمہ داریوں اور وجوب کا تصرف۔	۱۹۱
۲۷۵۔	ملازمت پاکستان میں اشخاص کا عہدوں پر برقرار رہنا، وغیرہ۔	۱۹۱
۲۷۶۔	پہلے صدر کا حلف۔	۱۹۳
۲۷۷۔	عبوری مالی احکام۔	۱۹۳
۲۷۸۔	حسابات جن کا یوم آغاز سے پہلے محاسبہ نہ ہوا ہو۔	۱۹۴
۲۷۹۔	محصولات کا تسلسل۔	۱۹۴
۲۸۰۔	ہنگامی حالت کے اعلان کا تسلسل۔	۱۹۴
	ضمیمہ	۱۹۵
	جدول	
جدول اوّل۔	آرٹیکل ۸(۱) اور (۲) کے نفاذ سے مستثنیٰ قوانین۔	۱۹۷
جدول دوم۔	صدر کا انتخاب۔	۲۰۲
جدول سوم۔	عہدوں کے حلف۔	۲۰۷
جدول چہارم۔	قانون سازی کی فہرستیں۔	۲۲۳
جدول پنجم۔	ججوں کے مشاہرے اور شرائط ملازمت۔	۲۳۱
جدول ششم۔	[حذف کر دیا گیا]۔	
جدول ہفتم۔	[حذف کر دیا گیا]۔	
	ضمیمہ	
	آرٹیکل ۱۶۳الف۔ [تبدیلی سے قبل]۔	۲۳۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے)

اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور

[۱۲ /اپریل ۱۹۷۳ء]

تمہید

چونکہ اللہ تبارک تعالیٰ ہی پوری کائنات کا بلاشرکتِ غیرے حاکم مطلق ہے اور پاکستان کے جمہور کو جو اختیار و اقتدار اس کی مقرر کردہ حدود کے اندر استعمال کرنے کا حق ہوگا، وہ ایک مقدس امانت ہے؛

چونکہ پاکستان کے جمہور کی منشاء ہے کہ ایک ایسا نظام قائم کیا جائے، جس میں مملکت اپنے اختیارات و اقتدار کو جمہور کے منتخب کردہ نمائندوں کے ذریعے استعمال کرے گی؛

جس میں جمہوریت، آزادی، مساوات، رواداری اور عدل عمرانی کے اصولوں پر جس طرح اسلام نے ان کی تشریح کی ہے، پوری طرح عمل کیا جائے گا؛

جس میں مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی حلقہ ہائے عمل میں اس قابل بنایا جائے گا کہ وہ اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات و مقتضیات کے مطابق، جس طرح قرآن پاک اور سنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے، ترتیب دے سکیں؛

جس میں قرار واقعی انتظام کیا جائے گا کہ اقلیتیں آزادی سے اپنے مذاہب پر عقیدہ رکھ سکیں اور ان پر عمل کر سکیں اور اپنی ثقافتوں کو ترقی دے سکیں؛

جس میں وہ علاقے جو اس وقت پاکستان میں شامل یا ضم ہیں اور ایسے دیگر علاقے جو بعد ازیں پاکستان میں شامل یا ضم ہوں ایک وفاق بنائیں گے جس میں وحدتیں اپنے اختیارات و اقتدار پر ایسی حدود اور پابندیوں کے ساتھ جو مقرر کر دی جائیں، خود مختار ہوں گی؛

جس میں بنیادی حقوق کی ضمانت دی جائے گی اور ان حقوق میں قانون اور اخلاق عامہ کے تابع حیثیت اور مواقع میں مساوات، قانون کی نظر میں برابری، معاشرتی، معاشی اور سیاسی انصاف اور خیال، اظہار خیال، عقیدہ، دین، عبادت اور اجتماع کی آزادی شامل ہوگی؛

جس میں اقلیتوں اور پسماندہ اور پست طبقوں کے جائز مفادات کے تحفظ کا قرار واقعی انتظام کیا جائے گا؛

جس میں عدلیہ کی آزادی پوری طرح محفوظ ہوگی؛

جس میں وفاق کے علاقوں کی سالمیّت، اس کی آزادی اور زمین، سمندر اور فضاء پر اس کے حقوق مقتدرہ کے بشمول اس کے جملہ حقوق کی حفاظت کی جائے گی؛

تا کہ اہل پاکستان فلاح و بہبود حاصل کرسکیں اور اقوام عالم کی صف میں اپنا جائز اور ممتاز مقام حاصل کرسکیں اور بین الاقوامی امن اور بنی نوع انسان کی ترقی اور خوش حالی میں اپنا پورا حصہ ادا کرسکیں:

لہٰذا، اب، ہم جمہور پاکستان؛

قادرِ مطلق اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے بندوں کے سامنے اپنی ذمہ داری کے احساس کے ساتھ؛

پاکستان کی خاطر عوام کی دی ہوئی قربانیوں کے اعتراف کے ساتھ؛

بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے اس اعلان سے وفاداری کے ساتھ کہ پاکستان عدل عمرانی کے اسلامی اصولوں پر مبنی ایک جمہوری مملکت ہوگی؛

اس جمہوریت کے تحفظ کے لئے وقف ہونے کے جذبے کے ساتھ جو ظلم وستم کے خلاف عوام کی انتھک جدوجہد کے نتیجے میں حاصل ہوئی ہے؛

اس عزم بالجزم کے ساتھ کہ ایک نئے نظام کے ذریعے مساوات پر مبنی معاشرہ تخلیق کرکے اپنی قومی اور سیاسی وحدت اور یک جہتی کا تحفظ کریں؛

بذریعہ ہذا، قومی اسمبلی میں اپنے نمائندوں کے ذریعے یہ دستور منظور کرکے اسے قانون کا درجہ دیتے ہیں اور اسے اپنا دستور تسلیم کرتے ہیں۔

حِصّہ اوّل

ابتدائیہ

جمہوریہ اور اس کے علاقہ جات۔

[1]۱۔ (۱) مملکتِ پاکستان ایک وفاقی جمہوریہ ہوگی جس کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہوگا جسے بعدازیں پاکستان کہا جائے گا۔

[2][(۲) پاکستان کے علاقے مندرجہ ذیل پر مشتمل ہوں گے۔۔۔

(الف) صوبہ جات [3][بلوچستان]، [4][خیبرپختونخواہ]، پنجاب اور [5][سندھ]؛

(ب) دارالحکومت اسلام آباد کا علاقہ جس کا حوالہ بعدازیں وفاقی دارالحکومت کے طور پر دیا گیا ہے؛

(ج) وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقے؛ اور

(د) ایسی ریاستیں اور علاقے جو الحاق کے ذریعے یا کسی اور طریقے سے پاکستان میں شامل ہیں یا ہو جائیں۔

(۳) [6][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] بذریعہ قانون وفاق میں نئی ریاستوں یا علاقوں کو ایسی قیود وشرائط پر داخل کر سکے گی جو وہ مناسب سمجھے]۔

اسلام مملکتی مذہب ہوگا۔

۲۔ اسلام پاکستان کا مملکتی مذہب ہوگا۔

قراردادِ مقاصد مستقل احکام کا حصہ ہوگی۔

[7][۲ الف۔ ضمیمہ میں نقل کردہ قراردادِ مقاصد میں بیان کردہ اصول اور احکام کو بذریعہ ہذا دستور کا مستقل حصہ قرار دیا جاتا ہے اور وہ بحسبہ مؤثر ہوں گے۔]

۱۔ دستور کے احکام، ماسوائے آرٹیکل ۶، ۸ تا ۲۸ (دونوں شامل ہیں) آرٹیکل ۱۰۱ کی شق ۲ اور (۲الف)، آرٹیکل ۱۹۹، ۲۱۳ تا ۲۱۶ (دونوں شامل ہیں) اور ۲۷۰الف، ۱۰ مارچ، ۱۹۸۵ء سے بذریعہ ایس۔ آر۔ او نمبر ۲۱۲(۱)/۸۵ بتاریخ ۱۰ مارچ، ۱۹۸۵ء جریدہ پاکستان غیر معمولی، حصہ دوم، صفحہ ۲۷۹ موثر بہ عمل ہیں اور مذکورہ بالا آرٹیکل، ۳۰ دسمبر، ۱۹۸۵ء سے بذریعہ ایس۔ آر۔ او نمبر ۱۲۷۳(۱)/۸۵ بتاریخ ۲۹ دسمبر، ۱۹۸۵ء جریدہ پاکستان غیر معمولی، حصہ دوم صفحہ ۳۱۸۵ موثر بہ عمل ہیں۔

۲۔ دستور (ترمیم اول) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے شقات (۲)، (۳) اور (۴) کی بجائے تبدیل کی گئیں (نفاذ پذیر از ۴ مئی، ۱۹۷۴ء)۔

۳۔ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۳ کی رو سے "بلوچستان" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۴۔ بحوالہ عین ماقبل "شمال مغربی سرحد" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۵۔ بحوالہ عین ماقبل "سندھ" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۶۔ احیائے دستور ۱۹۷۳ کا فرمان ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

۷۔ بحوالہ عین ماقبل نیا آرٹیکل ۲۔الف۔ شامل کیا گیا۔

استحصال کا خاتمہ۔ ۳۔ مملکت استحصال کی تمام اقسام کے خاتمہ اور اس بنیادی اصول کی تدریجی تکمیل کو یقینی بنائے گی کہ ہر کسی سے اس کی اہلیت کے مطابق کام لیا جائے گا اور ہر کسی کو اس کے کام کے مطابق معاوضہ دیا جائے۔

افراد کا حق کہ ان سے قانون وغیرہ کے مطابق سلوک کیا جائے۔ ۴۔ (۱) ہر شہری کا خواہ کہیں بھی ہو، اور کسی دوسرے شخص کا جو فی الوقت پاکستان میں ہو، یہ ناقابلِ انتقال حق ہے کہ اسے قانون کا تحفظ حاصل ہو اور اس کے ساتھ قانون کے مطابق سلوک کیا جائے۔

(۲) خصوصاً.................

(الف) کوئی ایسی کارروائی نہ کی جائے جو کسی شخص کی جان، آزادی جسم، شہرت یا املاک کے لئے مضر ہو، سوائے جبکہ قانون اس کی اجازت دے؛

(ب) کسی شخص کے کوئی ایسا کام کرنے میں ممانعت یا مزاحمت نہ ہوگی جو قانوناً ممنوع نہ ہو؛ اور

(ج) کسی شخص کو کوئی ایسا کام کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا جس کا کرنا اس کے لئے قانوناً ضروری نہ ہو۔

مملکت سے وفاداری اور دستور اور قانون کی اطاعت۔ ۵۔ (۱) مملکت سے وفاداری ہر شہری کا بنیادی فرض ہے۔

(۲) دستور اور قانون کی اطاعت ہر شہری خواہ وہ کہیں بھی ہو اور ہر اس شخص کی جو فی الوقت پاکستان میں ہو[1][واجب التعمیل] ذمہ داری ہے۔

سنگین غداری۔ ۶۔ [2][(۱) کوئی بھی شخص جو طاقت کے استعمال یا طاقت سے یا دیگر غیر آئینی ذریعے سے دستور کی تنسیخ کرے، تخریب کرے یا معطل کرے یا التواء میں رکھے یا اقدام کرے یا تنسیخ کرنے کی سازش کرے یا تخریب کرے یا معطل یا التواء میں رکھے سنگین غداری کا مجرم ہوگا۔]

(۲) کوئی شخص جو شق (۱) میں مذکورہ افعال میں مدد دے گا یا معاونت کرے گا، [3][یا شریک ہوگا] اسی طرح سنگین غداری کا مجرم ہوگا۔

[4][(۲الف) شق (۱) یا شق (۲) میں درج شدہ سنگین غداری کا عمل کسی بھی عدالت کے ذریعے بشمول عدالت عظمیٰ اور عدالت عالیہ جائز قرار نہیں دیا جائے گا۔]

(۳) [5][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] بذریعہ قانون ایسے اشخاص کے لئے سزا مقرر کرے گی جنہیں سنگین غداری کا مجرم قرار دیا گیا ہو۔

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ''بنیادی'' کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۴ کی رو سے شق (۱) کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[3] بحوالہ عین ماقبل شامل کئے گئے۔

[4] بحوالہ عین ماقبل نئی شق (۲الف) شامل کی گئی۔

[5] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ''پارلیمنٹ'' کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

حصہ دوم

بنیادی حقوق اور حکمت عملی کے اصول

۷۔ اس حصہ میں، تاوقتیکہ سیاق وسباق سے کچھ اور مفہوم نہ نکلتا ہو، "مملکت" سے وفاقی حکومت، [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کوئی صوبائی حکومت، کوئی صوبائی اسمبلی اور پاکستان میں ایسی مقامی ہیئت ہائے مجاز مراد ہیں جن کو از روئے قانون کوئی محصول یا چونگی عائد کرنے کا اختیار حاصل ہو۔ — مملکت کی تعریف۔

باب۔۱۔بنیادی حقوق

۸۔ (۱) کوئی قانون، یا رسم یا رواج جو قانون کا حکم رکھتا ہو، تناقض کی اس حد تک کالعدم ہوگا جس حد تک وہ اس باب میں عطا کردہ حقوق کا نقیض ہو۔ — بنیادی حقوق کے نقیض یا منافی قوانین کالعدم ہوں گے۔

(۲) مملکت کوئی ایسا قانون وضع نہیں کرے گی جو بایں طور عطا کردہ حقوق کو سلب یا کم کرے اور ہر وہ قانون جو اس شق کی خلاف ورزی میں وضع کیا جائے اس خلاف ورزی کی حد تک کالعدم ہوگا۔

(۳) اس آرٹیکل کے احکام کا اطلاق حسب ذیل پر نہیں ہوگا-----------

(الف) کسی ایسے قانون پر جس کا تعلق مسلح افواج یا پولیس یا امن عامہ قائم رکھنے کی ذمہ دار دیگر جمعیتوں کے ارکان سے ان کے فرائض کی صحیح طریقے پر انجام دہی یا ان میں نظم وضبط قائم رکھنے سے ہو؛ یا

[2][(ب) ان میں سے کسی پر-----------

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء)، کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

[2] دستور (ترمیم چہارم) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۷۱ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۲ (نفاذ پذیر از ۲۱/ نومبر ۱۹۷۵ء) کی رو سے اصل پیرا (ب) کی بجائے تبدیل کر دیا گیا جس میں قبل ازیں ایکٹ نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء کی دفعہ ۳ (نفاذ پذیر از ۴/ مئی ۱۹۷۴ء) کی رو سے ترمیم کی گئی تھی۔

(اوّل) جدول اوّل میں مصرحہ قوانین جس طرح کہ یوم نفاذ سے عین قبل نافذ العمل تھے یا جس طرح کہ مذکورہ جدول میں مصرحہ قوانین میں سے کسی کے ذریعے ان کی ترمیم کی گئی تھی؛

(دوم) جدول اوّل کے حصہ ۱ میں مصرحہ دیگر قوانین؛]

اور ایسا کوئی قانون یا اس کا کوئی حکم اس بناء پر کالعدم نہیں ہوگا کہ مذکورہ قانون یا حکم اس باب کے کسی حکم کے متناقض یا منافی ہے۔

(۴) شق (۳) کے پیرا (ب) میں مذکورہ کسی امر کے باوجود، یوم آغاز سے دو سال کے اندر متعلقہ مقننہ [1][جدول اوّل کے حصہ ۲] میں مصرحہ قوانین کو اس باب کی رو سے عطا کردہ حقوق کے مطابق بنائے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ متعلقہ مقننہ قرارداد کے ذریعے دو سال کی مذکورہ مدت میں زیادہ سے زیادہ چھ ماہ کی مدت کی توسیع کر سکے گی۔

تشریح:۔ اگر کسی قانون کے بارے میں [2][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] متعلقہ مقننہ ہو تو مذکورہ قرارداد قومی اسمبلی کی قرارداد ہوگی۔

(۵) اس باب کی رو سے عطا کردہ حقوق معطل نہیں کئے جائیں گے بجز جس طرح کہ دستور میں بالصراحت قرار دیا گیا ہے۔

فردکی سلامتی۔ **۹۔** کسی شخص کو، زندگی یا آزادی سے محروم نہیں کیا جائے گا سوائے جبکہ قانون اس کی اجازت دے۔

گرفتاری اور نظر بندی سے تحفظ۔ **۱۰۔** (۱) کسی شخص کو جسے گرفتار کیا گیا ہو، مذکورہ گرفتاری کی وجوہ سے، جس قدر جلد ہو سکے، آگاہ کئے بغیر نہ تو نظر بند رکھا جائے گا اور نہ اُسے اپنی پسند کے کسی قانون پیشہ شخص سے مشورہ کرنے اور اس کے ذریعہ صفائی پیش کرنے کے حق سے محروم کیا جائے گا۔

(۲) ہر اُس شخص کو جسے گرفتار کیا گیا ہو اور نظر بند رکھا گیا ہو، مذکورہ گرفتاری سے چوبیس گھنٹہ کے اندر کسی مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرنا لازم ہوگا لیکن مذکورہ مدّت میں وہ وقت شامل نہ ہوگا،

---

[1] دستور (ترمیم چہارم) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۷۱ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۲ کی رُو سے "جدول اوّل، جو ایسا قانون نہ ہو جو معاشی اصلاحات سے متعلق یا ان کے سلسلے میں ہو" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

جو مقامِ گرفتاری سے قریب ترین مجسٹریٹ کی عدالت تک لے جانے کے لئے درکار ہو اور ایسے کسی شخص کو کسی مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر مذکورہ مدت سے زیادہ نظر بند نہیں رکھا جائے گا۔

(۳) شقات (۱) اور (۲) میں مذکور کسی امر کا اطلاق کسی ایسے شخص پر نہیں ہو گا جسے امتناعی نظر بندی سے متعلق کسی قانون کے تحت گرفتار یا نظر بند کیا گیا ہو۔

(۴) امتناعی نظر بندی کے لئے کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا بجز ایسے لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے جو کسی ایسے طریقے پر کام کریں جو پاکستان یا اس کے کسی حصے کی سالمیت، تحفظ یا دفاع یا پاکستان کے خارجی امور یا امنِ عامہ یا رسد یا خدمات کے برقرار رکھنے کے لئے مضر ہو اور کوئی ایسا قانون کسی شخص کو [1][تین ماہ] سے زیادہ مدّت تک نظر بند رکھنے کی اجازت نہیں دے گا تاوقتیکہ متعلقہ نظر ثانی بورڈ نے، اسے اصالتاً سماعت کا موقع مہیا کرنے کے بعد، مذکورہ مدت ختم ہونے سے قبل اس کے معاملہ پر نظر ثانی نہ کر لی ہو اور یہ رپورٹ نہ دے دی ہو کہ اس کی رائے میں مذکورہ نظر بندی کے لئے وجہ کافی موجود ہے اور اگر [1][تین ماہ] کی مذکورہ مدّت کے بعد نظر بندی جاری رہے تو، تاوقتیکہ متعلقہ نظر ثانی بورڈ نے، تین ماہ کی ہر مدت کے خاتمے سے پہلے، اس کے معاملے پر نظر ثانی نہ کر لی ہو اور یہ رپورٹ نہ دی ہو کہ اس کی رائے میں ایسی نظر بندی کی وجہ کافی موجود ہے۔

تشریح اوّل:۔ اس آرٹیکل میں ''متعلقہ نظر ثانی بورڈ'' سے-------

(اوّل) کسی وفاقی قانون کے تحت نظر بند کسی شخص کے معاملے میں پاکستان کے چیف جسٹس کی طرف سے مقرر کردہ کوئی بورڈ مراد ہے جو ایک چیئرمین اور دوسرے دو اشخاص پر مشتمل ہو جن میں سے ہر ایک عدالت عظمیٰ یا کسی عدالتِ عالیہ کا جج ہو یا رہا ہو؛ اور

(دوم) کسی صوبائی قانون کے تحت نظر بند کسی شخص کے معاملے میں متعلقہ عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کی طرف سے مقرر کردہ کوئی بورڈ مراد ہے جو ایک چیئرمین اور دو دوسرے دو اشخاص پر مشتمل ہو جن میں سے ہر ایک کسی عدالت عالیہ کا جج ہو یا رہا ہو۔

---

[1] دستور (ترمیم سوم) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۲۲ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۲ کی رُو سے ''ایک ماہ'' کی بجائے تبدیل کئے گئے۔ (نفاذ پذیر از ۱۳ فروری ۱۹۷۵ء)۔

تشریح دوم:۔ کسی نظر ثانی بورڈ کی رائے کا اظہار اس کے ارکان کی اکثریت کے خیالات کے مطابق کیا جائے گا۔

(۵) جب کسی شخص کو کسی ایسے حکم کی تعمیل میں نظر بند کیا جائے جو امتناعی نظر بندی کے حامل کسی قانون کے تحت دیا گیا ہو تو حکم دینے والا حاکم مجاز مذکورہ نظر بندی سے [1][پندرہ دن کے اندر] مذکورہ شخص کو ان وجوہ سے مطلع کرے گا جن کی بناء پر وہ حکم دیا گیا ہو اور اسے اس حکم کے خلاف عرضداشت پیش کرنے کا اولین مواقع فراہم کرے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسا کوئی حکم دینے والا حاکم مجاز ان امور واقعہ کے افشاء سے انکار کر سکے گا، جن کے افشاء کو مذکورہ حاکم مجاز مفادِ عامہ کے خلاف سمجھتا ہو۔

(۶) حکم دینے والا حاکم مجاز اس معاملے سے متعلق تمام دستاویزات متعلقہ نظر ثانی بورڈ کو فراہم کرے گا تاوقتیکہ متعلقہ حکومت کے کسی سیکرٹری کا دستخط شدہ اس مضمون کا تصدیق نامہ پیش نہ کر دیا جائے کہ کسی دستاویزات کا پیش کرنا مفادِ عامہ میں نہیں ہے۔

(۷) امتناعی نظر بندی کے حامل کسی قانون کے تحت دیئے گئے کسی حکم کی تعمیل میں کسی شخص کو اس کی پہلی نظر بندی کے دن سے چوبیس ماہ کی مدت کے اندر، کسی مذکورہ حکم کے تحت امن عامہ کے لئے مضر طریقے پر کوئی فعل کرنے پر نظر بند کئے جانے والے کسی شخص کی صورت میں آٹھ ماہ کی مجموعی مدت سے زیادہ اور کسی دوسری صورت میں بارہ ماہ سے زیادہ کے لئے نظر بند نہیں رکھا جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ اس شق کا اطلاق کسی ایسے شخص پر نہیں ہوگا جو دشمن کا ملازم ہو یا اس کے لئے کام کرتا ہو یا اس کی طرف سے ملنے والی ہدایات پر عمل کرتا ہو[2]، یا جو کسی ایسے طریقے سے کام کر رہا ہو یا کام کرنے کا اقدام کر رہا ہو جو پاکستان یا اس کے کسی حصے کی سالمیت، تحفظ یا دفاع کے لئے مضر ہو یا جو کسی

---

[1] دستور (ترمیم سوم) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۲۲ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے "جتنی جلد ہو سکے لیکن مذکورہ نظر بندی سے ایک ہفتہ سے زائد نہیں" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔ (نفاذ پذیر از ۱۳ فروری ۱۹۷۵ء)۔

[2] دستور (ترمیم سوم) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۲۲ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے اضافہ کئے گئے۔

ایسے فعل کا ارتکاب کرے یا ارتکاب کرنے کا اقدام کرے جو کسی وفاقی قانون میں درج شدہ تعریف کے مطابق کسی قوم دشمن سرگرمی کے مساوی ہو یا جو کسی ایسی جماعت کا رکن ہو جس کے مقاصد میں کوئی مذکورہ قوم دشمن سرگرمی شامل ہو یا جو اس میں ملوث ہو]۔

(۸) متعلقہ نظر ثانی بورڈ کسی نظر بند شخص کی نظر بندی کے مقام کا تعین کرے گا اور اس کے کنبے کے لئے معقول گزارہ الاؤنس مقرر کرے گا۔

(۹) اس آرٹیکل میں مذکورہ کسی امر کا اطلاق کسی ایسے شخص پر نہیں ہوگا جو فی الوقت غیر ملکی دشمن ہو۔

[۱][۱۰۔الف۔ اس کے شہری حقوق اور ذمہ داریوں کے تعین یا اس کے خلاف کسی بھی الزام جرم میں ایک شخص منصفانہ سماعت اور جائز عمل کا مستحق ہوگا۔] — منصفانہ سماعت کا حق۔

۱۱۔ (۱) غلامی معدوم اور ممنوع ہے اور کوئی قانون کسی بھی صورت میں اسے پاکستان میں رواج دینے کی اجازت نہیں دے گا یا سہولت بہم نہیں پہنچائے گا۔ — غلامی، بیگار وغیرہ کی ممانعت۔

(۲) بیگار کی تمام صورتوں اور انسانوں کی خرید و فروخت کو ممنوع قرار دیا جاتا ہے۔

(۳) چودہ سال سے کم عمر کے کسی بچے کو کسی کارخانے یا کان یا دیگر پُر خطر ملازمت میں نہیں رکھا جائے گا۔

(۴) اس آرٹیکل میں مذکور کوئی امر اس لازمی خدمت پر اثر انداز متصور نہیں ہوگا.......

(الف) جو کسی قانون کے خلاف کسی جرم کی بناء پر سزا بھگتنے والے کسی شخص سے لی جائے؛ یا

(ب) جو کسی قانون کی رو سے غرض عامہ کے لئے مطلوب ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی لازمی خدمت ظالمانہ نوعیت کی یا شرف انسانی کے مخالف نہیں ہوگی۔

۱۲۔ (۱) کوئی قانون کسی شخص کو.......

(الف) کسی ایسے فعل یا ترک فعل کے لئے جو اس فعل کے سرزد ہونے کے وقت کسی قانون کے تحت قابلِ سزا نہ تھا سزا دینے کی اجازت نہیں دے گا؛ یا

(ب) کسی جرم کے لئے ایسی سزا دینے کی جو اس جرم کے ارتکاب کے وقت کسی قانون کی رو سے اس کے لئے مقررہ سزا سے زیادہ سخت یا اس سے مختلف ہو، اجازت نہیں دے گا۔

---

[۱] نیا آرٹیکل ۱۰ا۔الف، دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۵ کی رو سے شامل کیا گیا۔

(۲) شق (۱) میں یا آرٹیکل ۲۷۰ میں مذکور کوئی امر کسی ایسے قانون پر اطلاق پذیر نہ ہوگا جس کی رو سے تئیس مارچ، سن ایک ہزار نو سو چھپن سے کسی بھی وقت پاکستان میں نافذ العمل کسی دستور کی تنسیخ یا تخریب کی کارروائیوں کو جرم قرار دیا گیا ہو۔

دوہری سزا اور اپنے کو ملزم گردانے کے خلاف تحفظ۔

۱۳۔ کسی شخص.........

(الف) پر ایک ہی جرم کی بناء پر ایک بار سے زیادہ نہ تو مقدمہ چلایا جائے گا اور نہ سزا دی جائے گی؛ یا

(ب) کو، جب کہ اس پر کسی جرم کا الزام ہو، اس بات پر مجبور نہیں کیا جائے گا کہ وہ اپنے ہی خلاف ایک گواہ بنے۔

شرف انسانی وغیرہ قابل حرمت ہوگا۔

۱۴۔ (۱) شرف انسانی اور قانون کے تابع، گھر کی خلوت قابلِ حرمت ہوگی۔

(۲) کسی شخص کو شہادت حاصل کرنے کی غرض سے اذیت نہیں دی جائے گی۔

نقل وحرکت وغیرہ کی آزادی۔

۱۵۔ ہر شہری کو پاکستان میں رہنے اور مفادِ عامہ کے پیش نظر قانون کے ذریعہ عائد کردہ کسی معقول پابندی کے تابع، پاکستان میں داخل ہونے اور اس کے ہر حصے میں آزادانہ نقل وحرکت کرنے اور اس کے کسی حصے میں سکونت اختیار کرنے اور آباد ہونے کا حق ہوگا۔

اجتماع کی آزادی۔

۱۶۔ امن عامہ کے مفاد میں قانون کے ذریعے عائد کردہ پابندیوں کے تابع، ہر شہری کو پرامن طور پر اور اسلحہ کے بغیر جمع ہونے کا حق ہوگا۔

انجمن سازی کی آزادی۔

[1]۱۷۔ (۱) پاکستان کی حاکمیت اعلیٰ یا سالمیّت امنِ عامہ یا اخلاق کے مفاد میں قانون کے ذریعے عائد کردہ معقول پابندیوں کے تابع، ہر شہری کو انجمنیں یا یونینیں بنانے کا حق حاصل ہوگا۔

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۶ کی رو سے "آرٹیکل ۱۷" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

(۲) ہر شہری کو، جو ملازمت پاکستان میں نہ ہو، پاکستان کی حاکمیت اعلیٰ سالمیت کے مفاد میں قانون کے ذریعے عائد کردہ معقول پابندیوں کے تابع کوئی سیاسی جماعت بنانے یا اس کا رکن بننے کا حق ہوگا اور مذکورہ قانون میں قرار دیا جائے گا کہ جبکہ وفاقی حکومت یہ اعلان کر دے کہ کوئی سیاسی جماعت ایسے طریقے پر بنائی گئی ہے یا عمل کر رہی ہے جو پاکستان کی حاکمیت اعلیٰ یا سالمیت کے لئے مضر ہے تو وفاقی حکومت مذکورہ اعلان سے پندرہ دن کے اندر معاملہ عدالت عظمیٰ کے حوالے کر دے گی جس کا مذکورہ حوالے پر فیصلہ قطعی ہوگا۔

(۳) ہر سیاسی جماعت قانون کے مطابق اپنے مالی ذرائع کے ماخذ کے لئے جواب دہ ہوگی۔]

تجارت، کاروبار یا پیشے کی آزادی۔

۱۸۔ ایسی شرائط قابلیت کے تابع، اگر کوئی ہوں، جو قانون کے ذریعے مقرر کی جائیں، ہر شہری کو کوئی جائز پیشہ یا مشغلہ اختیار کرنے اور کوئی جائز تجارت یا کاروبار کرنے کا حق ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ اس آرٹیکل میں کوئی امر مانع نہیں ہوگا-----------

(الف) کسی تجارت یا پیشے کو اُجرت نامہ کے طریقہ کار کے ذریعے منضبط کرنے میں؛ یا

(ب) تجارت، کاروبار یا صنعت میں آزادانہ مقابلہ کے مفاد کے پیش نظر اسے منضبط کرنے میں؛ یا

(ج) وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت یا کسی ایسی کارپوریشن کی طرف سے جو مذکورہ حکومت کے زیر نگرانی ہو، دیگر اشخاص کو قطعی یا جزوی طور پر خارج کر کے کسی تجارت، کاروبار، صنعت یا خدمت کا انتظام کرنے میں۔

تقریر وغیرہ کی آزادی۔

۱۹۔ اسلام کی عظمت یا پاکستان یا اس کے کسی حصہ کی سالمیت، سلامتی یا دفاع، غیر ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات، امن عامہ، تہذیب یا اخلاق کے مفاد کے پیش نظر یا توہین عدالت، کسی جرم[1] [کے ارتکاب] یا اس کی ترغیب سے متعلق قانون کے ذریعے عائد کردہ مناسب پابندیوں کے تابع، ہر شہری کو تقریر اور اظہار خیال کی آزادی کا حق ہوگا، اور پریس کی آزادی ہوگی۔

---

[1] دستور (ترمیم چہارم) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۷۱ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۴ کی رو سے "ازالہ حیثیت عرفی" کی بجائے تبدیل کئے گئے (نفاذ پذیر از ۲۱ نومبر ۱۹۷۵ء)۔

حق معلومات۔ [1][۱۹۔الف۔ قانون کے ذریعے عائد کردہ مناسب پابندیوں اورضوابط کے تابع ہر شہری کوعوامی اہمیت کی حامل تمام معلومات تک رسائی کا حق حاصل ہوگا۔]

مذہب کی پیروی اور مذہبی اداروں کے انتظام کی آزادی۔ **۲۰۔** قانون، امن عامہ اوراخلاق کے تابع ،..........

(الف) ہر شہری کو اپنے مذہب کی پیروی کرنے ، اس پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کا حق ہوگا؛ اور

(ب) ہر مذہبی گروہ اوراس کے ہر فرقے کو اپنے مذہبی ادارے قائم کرنے، برقرار اوران کا انتظام کرنے کا حق ہوگا۔

کسی خاص مذہب کی اغراض کے لیے محصول لگانے سے تحفظ۔ **۲۱۔** کسی شخص کوکوئی ایسا خاص محصول ادا کرنے پر مجبورنہیں کیا جائے گا جس کی آمدنی اس کے اپنے مذہب کے علاوہ کسی اور مذہب کی تبلیغ وترویج پر صرف کی جائے۔

مذہب وغیرہ کے بارے میں تعلیمی اداروں سے متعلق تحفظات۔ **۲۲۔** (۱) کسی تعلیمی ادارے میں تعلیم پانے والے کسی شخص کو مذہبی تعلیم حاصل کرنے یا کسی مذہبی تقریب میں حصہ لینے یا مذہبی عبادت میں شرکت کرنے پر مجبورنہیں کیا جائے گا،اگرایسی تعلیم،تقریب یا عبادت کاتعلق اس کے اپنے مذہب کے علاوہ کسی اور مذہب سے ہو۔

(۲) کسی مذہبی ادارے کے سلسلے میں محصول لگانے کی بابت استثناء یا رعایت منظور کرنے میں کسی فرقے کے خلاف کوئی امتیاز روانہیں رکھا جائے گا۔

(۳) قانون کے تابع..........

(الف) کسی مذہبی فرقے یا گروہ کو کسی تعلیمی ادارے میں جوکلی طور پر اس فرقے یا گروہ کے زیر اہتمام چلایا جاتا ہو، اس فرقے یا گروہ کے طلباء کو مذہبی تعلیم دینے کی ممانعت نہ ہوگی ؛ اور

(ب) کسی شہری کو محض نسل، مذہب، ذات یا مقام پیدائش کی بنا ء پر کسی ایسے تعلیمی ادارے میں داخل ہونے سے محروم نہیں کیا جائے گا جسے سرکاری محاصل سے امداد ملتی ہو۔

---

[1] نیا آرٹیکل ۱۹ الف کو دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۷ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

(۴) اس آرٹیکل میں مذکورکوئی امر معاشرتی یا تعلیمی اعتبار سے پسماندہ شہریوں کی ترقی کے لئے کسی سرکاری ہیئت مجاز کی طرف سے اہتمام کرنے میں مانع نہ ہوگا۔

جائیداد کے متعلق حکم۔

۲۳۔ دستور اور مفاد عامہ کے پیش نظر قانون کے ذریعے عائد کردہ معقول پابندیوں کے تابع، ہر شہری کو جائیداد حاصل کرنے، قبضہ میں رکھنے اور فروخت کرنے کا حق ہوگا۔

حقوق جائیداد کا تحفظ۔

۲۴۔ (۱) کسی شخص کو اس کی جائیداد سے محروم نہیں کیا جائے گا سوائے جبکہ قانون اس کی اجازت دے۔

(۲) کوئی جائیداد زبردستی حاصل نہیں کی جائے گی اور نہ قبضہ میں لی جائے گی بجز کسی سرکاری غرض کے لئے اور بجز ایسے قانون کے اختیار کے ذریعے جس میں اس کے معاوضہ کا حکم دیا گیا ہو اور یا تو معاوضہ کی رقم کا تعین کر دیا گیا ہو یا اس اصول اور طریقے کی صراحت کی گئی ہو جس کے بموجب معاوضہ کا تعین کیا جائے گا اور اسے ادا کیا جائے گا۔

(۳) اس آرٹیکل میں مذکورکوئی امر حسب ذیل کے جواز پر اثر انداز نہیں ہوگا......

(الف) کوئی قانون جو جان، مال یا صحت عامہ کو خطرے سے بچانے کے لئے کسی جائیداد کے لازمی حصول یا اسے قبضے میں لینے کی اجازت دیتا ہو؛ یا

(ب) کوئی قانون جو کسی ایسی جائیداد کے حصول کی اجازت دیتا ہو جسے کسی شخص نے کسی ناجائز ذریعے سے یا کسی ایسے طریقے سے جو خلاف قانون ہو حاصل کیا ہو یا جو اس کے قبضہ میں آئی ہو؛ یا

(ج) کوئی قانون جو کسی ایسی جائیداد کے حصول، انتظام یا فروخت سے متعلق ہو جو کسی قانون کے تحت متروکہ جائیداد یا دشمن کی جائیداد ہو یا متصور ہوتی ہو (جو ایسی جائیداد نہ ہو جس کا متروکہ جائیداد ہونا کسی قانون کے تحت ختم ہو گیا ہو)؛ یا

(د) کوئی قانون جو یا تو مفاد عامہ کے پیش نظر یا جائیداد کا انتظام مناسب طور پر کرنے کے لئے یا اس کے ملک کے فائدے کے لئے، مملکت کو محدود مدت کے لئے، کسی جائیداد کا انتظام اپنی تحویل میں لے لینے کی اجازت دیتا ہو؛ یا

(ہ) کوئی قانون جو حسبِ ذیل غرض کے لئے کسی قسم کی جائیداد کے حصول کے لئے اجازت دیتا ہو۔۔

(اوّل) تمام یا شہریوں کے کسی مصرحہ طبقے کو تعلیم اور طبی امداد مہیا کرنے کے لئے؛ یا

(دوم) تمام یا شہریوں کے کسی مصرحہ طبقے کو رہائش اور عام سہولتیں اور خدمات مثلاً سڑکیں، آب رسانی، نکاسی آب، گیس اور برقی قوت مہیا کرنے کے لئے؛ یا

(سوم) ان لوگوں کو نان نفقہ مہیا کرنے کے لئے جو بیروزگاری، بیماری، کمزوری یا ضعیف العمری کی بناء پر اپنی کفالت خود کرنے کے قابل نہ ہوں؛ یا

(و) کوئی موجودہ قانون یا آرٹیکل ۲۵۳ کے بموجب وضع کردہ کوئی قانون۔

(۴) اس آرٹیکل میں محولہ کسی قانون کی رو سے قرار دیئے گئے یا اس کی تعمیل میں متعین کئے گئے کسی معاوضہ کے کافی ہونے یا نہ ہونے کو کسی عدالت میں زیر بحث نہیں لایا جائے گا۔

شہریوں سے مساوات۔ ۲۵۔ (۱) تمام شہری قانون کی نظر میں برابر ہیں اور قانونی تحفظ کے مساوی طور پر حقدار ہیں۔

(۲) [۱]* جنس کی بناء پر کوئی امتیاز نہیں کیا جائے گا۔

(۳) اس آرٹیکل میں مذکور کوئی امر عورتوں اور بچوں کے تحفظ کے لئے مملکت کی طرف سے کوئی خاص اہتمام کرنے میں مانع نہ ہوگا۔

---

[۱] لفظ "محض" کو دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۸ کی رُو سے حذف کیا گیا۔

[1][۲۵۔الف۔ ریاست پانچ سے سولہ سال تک کی عمر کے تمام بچوں کے لیے مذکورہ طریقہ کار پر جیسا کہ قانون کے ذریعے مقرر کیا جائے مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرے گی]۔ — تعلیم کا حق۔

۲۶۔ (۱) عام تفریح گاہوں یا جمع ہونے کی جگہوں میں جو صرف مذہبی اغراض کے لئے مختص نہ ہوں، آنے جانے کے لئے کسی شہری کے ساتھ محض نسل، مذہب، ذات، جنس، سکونت یا مقام پیدائش کی بناء پر کوئی امتیاز روا نہیں رکھا جائے گا۔ — عام مقامات میں داخلہ سے متعلق عدم امتیاز۔

(۲) شق (۱) میں مذکورہ کوئی امر عورتوں اور بچوں کے لئے کوئی خاص اہتمام کرنے میں مملکت کے مانع نہیں ہوگا۔

۲۷۔ (۱) کسی شہری کے ساتھ جو بہ اعتبار دیگر پاکستان کی ملازمت میں تقرر کا اہل ہو، کسی ایسے تقرر کے سلسلے میں محض نسل، مذہب، ذات، جنس، سکونت یا مقام پیدائش کی بناء پر امتیاز روا نہیں رکھا جائے گا: — ملازمتوں میں امتیاز کے خلاف تحفظ۔

مگر شرط یہ ہے کہ یوم آغاز سے زیادہ سے زیادہ [2][چالیس] سال کی مدت تک کسی طبقے یا علاقے کے لوگوں کے لئے آسامیاں محفوظ کی جاسکیں گی تا کہ پاکستان کی ملازمت میں ان کو مناسب نمائندگی حاصل ہو جائے:

مزید شرط یہ ہے کہ مذکورہ ملازمت کے مفاد میں مصرحہ آسامیاں یا ملازمتیں کسی ایک جنس کے افراد کے لئے محفوظ کی جاسکیں گی اگر مذکورہ آسامیاں یا ملازمتوں میں ایسے فرائض اور کارہائے منصبی کی انجام دہی ضروری ہو جو دوسری جنس کے افراد کی جانب سے مناسب طور پر انجام نہ دیئے جاسکتے ہوں۔[3][:]

[4][مگر شرط یہ بھی ہے کہ پاکستان کی ملازمت میں کسی بھی طبقے یا علاقے کی کم نمائندگی کی مذکورہ طریقہ کار پر تلافی کی جائے گی جیسا کہ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ایکٹ کے ذریعے تعین کرے]۔

---

۱ نیا آرٹیکل ۲۵الف کو دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۹ کی رو سے شامل کیا گیا۔

۲ دستور (سولھویں ترمیم) ایکٹ، ۱۹۹۹ء (نمبر ۷ بابت ۱۹۹۹ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے ''بیس'' کی بجائے تبدیل کر دیا گیا اور ہمیشہ سے بایں طور تبدیل شدہ متصور ہوگا۔ قبل ازیں اسے فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ''دس'' کی بجائے تبدیل کیا گیا تھا۔

۳ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۱۰ کی رُو سے وقف کامل کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۴ بحوالہ عین ماقبل نیا فقرہ شرطیہ شامل کیا گیا۔

(۲) شق (۱) میں مذکور کوئی امر کسی صوبائی حکومت یا کسی صوبے کی کسی مقامی یا دیگر ہیئت مجاز کی طرف سے مذکورہ حکومت یا ہیئت مجاز کے تحت کسی آسامی یا کسی قسم کی ملازمت کے سلسلے میں اس حکومت یا ہیئت مجاز کے تحت تقرر سے قبل، اس صوبے میں زیادہ سے زیادہ تین سال تک، سکونت سے متعلق شرائط عائد کرنے میں مانع نہیں ہوگا۔

زبان، رسم الخط اور ثقافت کا تحفظ۔

۲۸۔ آرٹیکل ۲۵۱ کے تابع، شہریوں کے کسی طبقہ کو، جس کی ایک الگ زبان، رسم الخط یا ثقافت ہو، اسے برقرار رکھنے اور فروغ دینے اور قانون کے تابع، اس غرض کے لئے ادارے قائم کرنے کا حق ہوگا۔

باب ۲۔ حکمتِ عملی کے اصول

حکمتِ عملی کے اصول۔

۲۹۔ (۱) اس باب میں بیان کردہ اصول حکمت عملی کے اصول کہلائیں گے اور مملکت کے ہر شعبے اور ہیئت مجاز کی اور مملکت کے کسی شعبے یا ہیئت مجاز کی طرف سے کارہائے منصبی انجام دینے والے ہر شخص کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان اصولوں کے مطابق، جہاں تک کہ وہ اس شعبے یا ہیئت مجاز کے کارہائے منصبی سے تعلق رکھتے ہوں، عمل کرے۔

(۲) جہاں تک حکمتِ عملی کے کسی مخصوص اصول پر عمل کرنے کا انحصار اس غرض کے لئے وسائل کے میسر ہونے پر ہو تو وہ اصول ان وسائل کی دستیابی پر مشروط تصور کیا جائے گا۔

(۳) ہر سال کی نسبت، صدر وفاق کے امور کے متعلق، اور ہر صوبے کا گورنر اپنے صوبے کے امور کے متعلق، حکمتِ عملی کے اصولوں پر عمل کرنے اور ان کی تعمیل کرنے کے بارے میں ایک رپورٹ تیار کرائے گا، اور [1][مجلس شوریٰ کا ہر ایک ایوان (پارلیمنٹ)] یا صوبائی اسمبلی کے سامنے، جیسی بھی صورت ہو، پیش کرائے گا، اور مذکورہ رپورٹ پر بحث کے لئے قومی اسمبلی [2][اور سینیٹ] یا صوبائی اسمبلی کے، جیسی بھی صورت ہو، قواعد ضابطہ کار میں گنجائش رکھی جائے گی۔

حکمتِ عملی کے اصولوں کی نسبت ذمہ داری۔

۳۰۔ (۱) یہ فیصلہ کرنے کی ذمہ داری کہ آیا مملکت کے کسی شعبے یا ہیئت مجاز کا، یا مملکت کے کسی شعبے یا ہیئت مجاز کی طرف سے کام کرنے والے کسی شخص کا کوئی فعل حکمت عملی کے اصولوں کے مطابق ہے، مملکت کے متعلقہ شعبے یا ہیئت مجاز کی یا متعلقہ شخص کی ہے۔

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۱۱ کی رُو سے ''قومی اسمبلی'' کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[2] بحوالہ عین ماقبل شامل کیا گیا۔

(۲) کسی فعل یا کسی قانون کے جواز پر اس بناء پر اعتراض نہیں کیا جائے گا کہ وہ حکمتِ عملی کے اصولوں کے مطابق نہیں ہے اور نہ اس بناء پر مملکت، مملکت کے کسی شعبے یا ہیئت مجاز یا کسی شخص کے خلاف کوئی قانونی کارروائی قابلِ سماعت ہوگی۔

اسلامی طریق زندگی۔

۳۱۔ (۱) پاکستان کے مسلمانوں کو، انفرادی اور اجتماعی طور پر، اپنی زندگی اسلام کے بنیادی اصولوں اور اساسی تصورات کے مطابق مرتب کرنے کے قابل بنانے کے لئے اور انہیں ایسی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے جن کی مدد سے وہ قرآن پاک اور سنت کے مطابق زندگی کا مفہوم سمجھ سکیں۔

(۲) پاکستان کے مسلمانوں کے بارے میں مملکت مندرجہ ذیل کے لئے کوشش کرے گی۔

(الف) قرآن پاک اور اسلامیات کی تعلیم کو لازمی قرار دینا، عربی زبان سیکھنے کی حوصلہ افزائی کرنا اور اس کے لئے سہولت بہم پہنچانا اور قرآن پاک کی صحیح اور من وعن طباعت اور اشاعت کا اہتمام کرنا؛

(ب) اتحاد اور اسلامی اخلاقی معیاروں کی پابندی کو فروغ دینا؛ اور

(ج) زکوٰۃ، [۱][عشر،] اوقاف اور مساجد کی باقاعدہ تنظیم کا اہتمام کرنا۔

بلدیاتی اداروں کا فروغ۔

۳۲۔ مملکت متعلقہ علاقوں کے منتخب نمائندوں پر مشتمل بلدیاتی اداروں کی حوصلہ افزائی کرے گی اور ایسے اداروں میں کسانوں، مزدوروں اور عورتوں کو خصوصی نمائندگی دی جائے گی۔

علاقائی اور دیگر مماثل تعصبات کی حوصلہ شکنی کی جائے گی۔

۳۳۔ مملکت شہریوں کے درمیان علاقائی، نسلی، قبائلی، فرقہ وارانہ اور صوبائی تعصبات کی حوصلہ شکنی کرے گی۔

قومی زندگی میں عورتوں کی مکمل شمولیت۔

۳۴۔ قومی زندگی کے تمام شعبوں میں عورتوں کی مکمل شمولیت کو یقینی بنانے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔

خاندان وغیرہ کا تحفظ۔

۳۵۔ مملکت، شادی، خاندان، ماں اور بچے کی حفاظت کرے گی۔

اقلیتوں کا تحفظ۔

۳۶۔ مملکت، اقلیتوں کے جائز حقوق اور مفادات کا، جن میں وفاقی اور صوبائی ملازمتوں میں ان کی مناسب نمائندگی شامل ہے، تحفظ کرے گی۔

معاشرتی انصاف کا فروغ اور معاشرتی برائیوں کا خاتمہ۔

۳۷۔ مملکت ــــ

---

[۱] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے شامل کیا گیا۔

(الف) پسماندہ طبقات یا علاقوں کے تعلیمی اور معاشی مفادات، کو خصوصی توجہ کے ساتھ فروغ دے گی؛

(ب) کم سے کم ممکنہ مدت کے اندر ناخواندگی کا خاتمہ کرے گی اور مفت اور لازمی ثانوی تعلیم مہیا کرے گی؛

(ج) فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم کو عام طور پر ممکن الحصول اور اعلیٰ تعلیم کو لیاقت کی بنیاد پر سب کے لئے مساوی طور پر قابلِ دسترس بنائے گی؛

(د) سستے اور سہل الحصول انصاف کو یقینی بنائے گی؛

(ہ) منصفانہ اور نرم شرائط کار، اس امر کی ضمانت دیتے ہوئے کہ بچوں اور عورتوں سے ایسے پیشوں میں کام نہ لیا جائے گا جو ان کی عمر یا جنس کے لئے نامناسب ہوں، مقرر کرنے کے لئے، اور ملازم عورتوں کے لئے زچگی سے متعلق مراعات دینے کے لئے، احکام وضع کرے گی؛

(و) مختلف علاقوں کے افراد کو، تعلیم، تربیت، زرعی اور صنعتی ترقی اور دیگر طریقوں سے اس قابل بنائے گی کہ وہ ہر قسم کی قومی سرگرمیوں میں، جن میں ملازمت پاکستان میں خدمت بھی شامل ہے، پورا پورا حصہ لے سکیں؛

(ز) عصمت فروشی، قمار بازی اور ضرر رساں ادویات کے استعمال، فحش ادب، اور اشتہارات کی طباعت نشر و اشاعت اور نمائش کی روک تھام کرے گی؛

(ح) نشہ آور مشروبات کے استعمال کی، سوائے اس کے کہ وہ طبی اغراض کے لئے یا غیر مسلموں کی صورت میں مذہبی اغراض کے لئے ہو، روک تھام کرے گی؛ اور

(ط) نظم و نسق حکومت کی مرکزیت دُور کرے گی تاکہ عوام کو سہولت بہم پہنچانے اور ان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے اس کے کام کے مستعد تصفیہ میں آسانی پیدا ہو۔

عوام کی معاشی اور معاشرتی فلاح و بہبود کا فروغ۔

۳۸۔ مملکت ــــ

(الف) عام آدمی کے معیار زندگی کو بلند کر کے، دولت اور وسائل پیداوار و تقسیم کو چند اشخاص کے ہاتھوں میں اس طرح جمع ہونے سے روک کر کہ اس سے مفاد عامہ کو نقصان پہنچے اور آجر و ماجور اور زمیندار اور مزارع کے درمیان حقوق کی منصفانہ تقسیم کی ضمانت دے کر بلالحاظ جنس، ذات، مذہب یا نسل عوام کی فلاح و بہبود کے حصول کی کوشش کرے گی؛

(ب) تمام شہریوں کے لئے، ملک میں دستیاب وسائل کے اندر، معقول آرام و فرصت کے ساتھ کام اور مناسب روزی کی سہولتیں مہیا کرے گی؛

(ج) پاکستان کی ملازمت میں، یا بصورت دیگر ملازم تمام اشخاص کو لازمی معاشرتی بیمہ کے ذریعے یا کسی اور طرح معاشرتی تحفظ مہیا کرے گی؛

(د) ان تمام شہریوں کے لئے جو کمزوری، بیماری یا بیروزگاری کے باعث مستقل یا عارضی طور پر اپنی روزی نہ کما سکتے ہوں بلالحاظ جنس، ذات، مذہب یا نسل، بنیادی ضروریات زندگی مثلاً خوراک، لباس، رہائش، تعلیم اور طبی امداد مہیا کرے گی؛

(ہ) پاکستان کی ملازمت کے مختلف درجات میں اشخاص سمیت، افراد کی آمدنی اور کمائی میں عدم مساوات کو کم کرے گی؛ [1][*]

(و) ربا کو جتنی جلد ممکن ہو ختم کرے گی [2][؛اور]

[3][(ز) تمام وفاقی ملازمتوں میں بشمول خود مختار اداروں اور کارپوریشنوں کے جن کا قیام وفاقی حکومت کے ذریعے عمل میں آیا ہو، یا وفاقی حکومت کی زیرنگرانی ہوں، صوبوں کا حصہ یقینی بنایا جائے گا اور ماضی میں صوبوں کے حصوں کی تقسیم میں ہونے والی فروگزاشت کو درست کیا جائے گا۔]

مسلح افواج میں عوام کی شرکت۔

۳۹۔ مملکت پاکستان کے تمام علاقوں کے لوگوں کو پاکستان کی مسلح افواج میں شرکت کے قابل بنائے گی۔

عالم اسلام سے رشتے استوار کرنا اور بین الاقوامی امن کو فروغ دینا۔

۴۰۔ مملکت اس بات کی کوشش کرے گی کہ اسلامی اتحاد کی بنیاد پر مسلم ممالک کے مابین برادرانہ تعلقات کو برقرار رکھا جائے اور مستحکم کیا جائے، ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے عوام کے مشترک مفادات کی حمایت کی جائے، بین الاقوامی امن اور سلامتی کو فروغ دیا جائے، تمام قوموں کے مابین خیرسگالی اور دوستانہ تعلقات پیدا کئے جائیں اور بین الاقوامی تنازعات کو پُرامن طریقوں سے طے کرنے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

---

۱ لفظ "اور" دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۱۲ کی رُو سے حذف کیا گیا۔
۲ بحوالہ عین ماقبل وقف کامل کی بجائے تبدیل کیا گیا۔
۳ بحوالہ عین ماقبل نیا پیراگراف (ز) کا اضافہ کیا گیا۔

حِصہ سوم

وفاق پاکستان

باب ا۔صدر

۴۱۔ (۱) پاکستان کا ایک صدر ہوگا جو مملکت کا سربراہ ہوگا اور جمہوریہ کے اتحاد کی نمائندگی کرے گا۔ صدر۔

(۲) کوئی شخص اس وقت تک صدر کی حیثیت سے انتخاب کا اہل نہیں ہوگا تاوقتیکہ وہ کم از کم پینتالیس سال کی عمر کا مسلمان نہ ہو اور قومی اسمبلی کا رکن منتخب ہونے کا اہل نہ ہو۔

[1][(۳) [2]☆☆☆ صدر جدول دوم کے احکام کے مطابق ذیل پر مشتمل انتخابی ادارے کے ارکان کی طرف سے منتخب کیا جائے گا------

(الف) دونوں ایوانوں کے ارکان؛ اور

(ب) صوبائی اسمبلیوں کے ارکان۔]

(۴) صدر کے عہدے کے لئے انتخاب، عہدے پر فائز صدر کی میعاد ختم ہونے سے زیادہ سے زیادہ ساٹھ دن اور کم سے کم تیس دن قبل کرایا جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ، اگر یہ انتخاب مذکورہ بالا مدت کے اندر اس لئے نہ کرایا جاسکتا ہو کہ قومی اسمبلی توڑ دی گئی ہے تو یہ اسمبلی کے عام انتخابات کے تیس دن کے اندر کرایا جائے گا۔

(۵) صدر کا خالی عہدہ پُر کرنے کے لئے انتخاب، عہدہ خالی ہونے کے تیس دن کے اندر کرایا جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ اگر یہ انتخاب مذکورہ بالا مدت کے اندر اس لئے نہ کرایا جاسکتا ہو کہ قومی اسمبلی توڑ دی گئی ہے تو یہ اسمبلی کے عام انتخابات کے تیس دن کے اندر کرایا جائے گا۔

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے شق (۳) کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[2] بعض الفاظ کو دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۱۳ کی رُو سے حذف کیا گیا۔

(۶) صدر کے انتخاب کے جواز پر کسی عدالت یا دیگر ہیئت مجاز کی طرف سے یا اس کے سامنے اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

[1]

* * * * * * *

صدر کا حلف۔ **۴۲۔** عہدہ سنبھالنے سے قبل، صدر، پاکستان کے چیف جسٹس کے سامنے جدول سوم میں مندرج عبارت میں حلف اٹھائے گا۔

صدر کے عہدے کی شرائط۔ **۴۳۔** (۱) صدر پاکستان کی ملازمت میں کسی منفعت بخش عہدہ پر فائز نہیں ہوگا اور نہ کوئی دوسری حیثیت اختیار کرے گا جو خدمات کے صلہ میں معاوضہ کے حق کی حامل ہو۔

(۲) صدر، [2][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا کسی صوبائی اسمبلی کے رکن کی حیثیت سے انتخاب کے لئے امیدوار نہیں ہوگا؛ اور، اگر [2][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا صوبائی اسمبلی کا کوئی رکن صدر کی حیثیت سے منتخب ہو جائے تو [2][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] میں یا، جیسی بھی صورت ہو، صوبائی اسمبلی میں اس کی نشست اس دن خالی ہو جائے گی جس دن وہ اپنا عہدہ سنبھالے گا۔

صدر کے عہدے کی میعاد۔ **۴۴۔** (۱) دستور کے تابع، صدر اس دن سے جس دن وہ اپنا عہدہ سنبھالے گا، پانچ سال کی مدت تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ صدر اپنی میعاد ختم ہو جانے کے باوجود، اپنے جانشین کے عہدہ سنبھالنے تک اس عہدے پر فائز رہے گا۔

(۲) دستور کے تابع، صدر کے عہدے پر فائز کوئی شخص، اس عہدے کے لئے دوبارہ انتخاب کا اہل ہوگا لیکن کوئی شخص دو متواتر میعادوں سے زیادہ اس عہدے پر فائز نہیں ہوگا۔

(۳) صدر قومی اسمبلی کے اسپیکر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا۔

---

[1] شقات (۷) تا (۹) کو دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۱۳ کی رُو سے حذف کیا گیا۔

[2] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

صدر کا معافی وغیرہ دینے کا اختیار۔

۴۵۔ صدر کو کسی عدالت، ٹریبونل یا دیگر ہیئت مجاز کی دی ہوئی سزا کو معاف کرنے، ملتوی کرنے اور کچھ عرصے کے لئے روکنے، اور اس میں تخفیف کرنے، اسے معطل یا تبدیل کرنے کا اختیار ہوگا۔

صدر کو آگاہ رکھا جائے گا۔

[۱]۴۶۔ وزیر اعظم صدر کو بین الاقوامی اور خارجہ پالیسی کے ان تمام معاملات اور تمام قانونی تجاویز پر جو وفاقی حکومت مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے سامنے پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہو سے آگاہ رکھے گا۔]

صدر کی برطرفی [۲][یا مواخذہ]۔

۴۷۔ [۳][(۱) دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، صدر کو، اس آرٹیکل کے احکام کے مطابق، جسمانی یا دماغی نااہلیت کی بنیاد پر اسکے عہدے سے برطرف کیا جاسکے گا یا دستور کی خلاف ورزی یا فاش غلط روی کے کسی الزام میں اس کا مواخذہ کیا جاسکے گا۔

(۲) کسی بھی ایوان کی کل رکنیت کے کم از کم نصف ارکان قومی اسمبلی کے اسپیکر یا، جیسی بھی صورت ہو، چیئرمین کو صدر کی برطرفی، یا جیسی بھی صورت ہو، اس کا مواخذہ کرنے کے لئے قرارداد کی تحریک کرنے کے اپنے ارادہ کا تحریری نوٹس دے سکیں گے؛ اور مذکورہ نوٹس میں اس کی نااہلیت کے کوائف یا اس کے خلاف الزام کی وضاحت ہوگی۔

(۳) اگر شق (۲) کے تحت کوئی نوٹس چیئرمین کو موصول ہو تو وہ اسے فوراً اسپیکر کو ارسال کردے گا۔

(۴) اسپیکر شق (۲) یا شق (۳) کے تحت نوٹس موصول ہونے کے تین دن کے اندر نوٹس کی ایک نقل صدر کو بھجوائے گا۔

(۵) اسپیکر نوٹس موصول ہونے کے بعد کم از کم سات دن کے بعد اور چودہ دن سے پہلے دونوں ایوانوں کا مشترکہ اجلاس طلب کرے گا۔

(۶) مشترکہ اجلاس اس بنیاد یا الزام کی، جس پر نوٹس مبنی ہو، تفتیش کرے گا یا تفتیش کروائے گا۔

(۷) صدر کو یہ حق حاصل ہوگا کہ تفتیش کے دوران، اگر کوئی ہو، اور مشترکہ اجلاس کے سامنے حاضر ہو اور اس کی نمائندگی کی جائے۔

---

۱ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۱۴ کی رُو سے "آرٹیکل ۴۶" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۲ فرمان صدر (نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رُو سے شامل کیا گیا۔

۳ بحوالہ عین ماقبل شقات (۱) اور (۲) کی بجائے تبدیل کی گئی۔

(۸) اگر تفتیش کے نتیجہ پر غور وخوض کے بعد، اگر کوئی ہو، مشترکہ اجلاس میں [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کی کل رکنیت کے کم از کم دو تہائی ووٹوں کے ذریعے اس مضمون کی قرارداد منظور کر لی جائے کہ صدر نا اہلیت کی وجہ سے عہدہ سنبھالنے کا اہل نہیں ہے یا دستور کی خلاف ورزی یا صریحاً غلط روی کا مجرم ہے تو صدر قرارداد منظور ہونے پر فوراً عہدہ چھوڑ دے گا۔

صدر مشورے وغیرہ پر عمل کرے گا۔

[2][۴۸۔ (۱) اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں، صدر عمل [3][اس پر اور] کابینہ [4][یا وزیر اعظم] کے مشورے کی مطابقت میں کرے گا:

[5][مگر شرط یہ ہے کہ [3][پندرہ دنوں کے اندر] صدر کابینہ یا، جیسی بھی صورت ہو، وزیر اعظم سے، یا تو عام طور پر یا بصورت دیگر، مذکورہ مشورے پر دوبارہ غور کرنے کے لئے کہہ سکے گا، [3][دس دنوں کے اندر] اور صدر مذکورہ دوبارہ غور کے بعد دیئے گئے مشورے کے مطابق عمل کرے گا۔]

(۲) شق (۱) میں شامل کسی امر کے باوجود صدر کسی ایسے معاملے کی نسبت جس کے بارے میں دستور کی رو سے اسے ایسا کرنے کا اختیار دیا گیا ہے، اپنی صواب دید پر عمل کرے گا [6][اور کسی ایسی چیز کے جواز پر جو صدر نے اپنی صوابدید پر کی ہو کسی وجہ سے خواہ کچھ بھی ہو اعتراض نہیں کیا جائے گا۔]

[7]* * * * * * *

(۴) اس سوال کی کہ آیا کوئی، اور اگر ایسا ہے تو کیا، مشورہ کابینہ، وزیر اعظم، کسی وزیر یا وزیر مملکت نے صدر کو دیا تھا، کسی عدالت، ٹربیونل یا دیگر ہیئت مجاز میں یا اس کی طرف سے تفتیش نہیں کی جائے گی۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ کا فرمان ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

[2] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "آرٹیکل ۴۸" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[3] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ ابابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۱۵ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

[4] دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ ابابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے "وزیر اعظم یا متعلقہ وزیر" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[5] بحوالہ عین ماقبل کی رو سے "ابتدائی فقرہ شرطیہ" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[6] بحوالہ عین ماقبل کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

[7] بحوالہ عین ماقبل شق (۳) حذف کی گئی۔

[1](۵) جبکہ صدر قومی اسمبلی تحلیل کرے، شق (۱) میں شامل کسی امر کے باوجود، وہ--

(الف) اسمبلی کے لئے عام انتخاب منعقد کروانے کے لیے، کوئی تاریخ مقرر کرے گا جو تحلیل کیے جانے کی تاریخ سے نوے دن سے زیادہ نہیں ہوگی؛ اور

(ب) نگران کابینہ کا تقرر [2][آرٹیکل ۲۲۴ یا جیسی بھی صورت ہو آرٹیکل ۲۲۴ الف کی تصریحات کے مطابق] کرے گا۔]

[1](۶) اگر وزیر اعظم کسی بھی وقت قومی اہمیت کے کسی بھی معاملے میں ریفرنڈم کا انعقاد ضروری سمجھے تو وہ معاملے کو مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے مشترکہ اجلاس کے حوالے کرے گا اور اگر یہ مشترکہ اجلاس میں منظور ہوتا ہے تو وزیر اعظم اس معاملے کو ایسے سوال کی شکل میں جس کا جواب یا تو "ہاں" یا "نہیں" میں دیا جاسکتا ہے ریفرنڈم کے حوالہ کرنے کا حکم دے گا۔]

(۷) مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ایکٹ کے ذریعے ریفرنڈم منعقد کرنے اور ریفرنڈم کے نتیجے کی تدوین اور اشتمال کا طریقۂ کار مقرر کیا جاسکے گا۔]

چیئرمین یا اسپیکر قائم مقام صدر ہوگا یا صدر کے کارہائے منصبی انجام دے گا۔

۴۹۔ (۱) اگر صدر کا عہدہ صدر کی وفات، استعفیٰ یا برطرفی کی وجہ سے خالی ہوجائے تو چیئرمین یا، اگر وہ صدر کے عہدے کے کارہائے منصبی انجام دینے سے قاصر ہو تو، قومی اسمبلی کا اسپیکر اس وقت تک قائم مقام صدر رہے گا جب تک کہ دفعہ ۴۱ کی شق (۳) کے مطابق کوئی صدر منتخب نہ ہوجائے۔

(۲) جب صدر، پاکستان سے غیر حاضری یا کسی دیگر وجہ سے اپنے کارہائے منصبی انجام دینے سے قاصر ہو تو چیئرمین یا، اگر وہ بھی غیر حاضر ہو یا صدر کے عہدے کے کارہائے منصبی انجام دینے سے قاصر ہو تو، قومی اسمبلی کا اسپیکر، صدر کے پاکستان واپس آنے تک یا جیسی بھی صورت ہو، اپنے کارہائے منصبی دوبارہ سنبھال لینے تک صدر کے کارہائے منصبی انجام دے گا۔

۱۔ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۱۵ کی رُو سے "شقات (۵) اور (۶)" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۲۔ دستور (بیسویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۲ء (نمبر ۵ بابت ۲۰۱۲ء) کی رُو سے اضافہ کیا گیا۔

باب ۔۲ [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)]

[1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کی ہیئت ترکیبی، میعاد اور اجلاس

مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)۔ [2][۵۰۔ پاکستان کی ایک مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) ہوگی جو صدر اور دو ایوانوں پر مشتمل ہوگی جو بالترتیب قومی اسمبلی اور سینٹ کے نام سے موسوم ہوں گے۔]

قومی اسمبلی۔ [3]۵۱۔ (۱) قومی اسمبلی میں خواتین اور غیر مسلموں کے لئے مخصوص نشستوں کے بشمول ارکان کی تین سو بیالیس نشستیں ہونگی۔

(۲) ایک شخص ووٹ دینے کا حق دار ہوگا اگر،۔۔۔۔

(الف) وہ پاکستان کا شہری ہو؛

(ب) وہ عمر میں اٹھارہ سال سے کم نہ ہو؛

(ج) اس کا نام انتخابی فہرست میں موجود ہو؛ اور

(د) اسے کسی با اختیار عدالت نے فاتر العقل قرار نہ دیا ہو۔

(۳) شق (۱) میں متذکرہ قومی اسمبلی میں نشستیں ماسوائے شق (۴) میں فراہم کردہ کے ہر صوبے، وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات اور وفاقی دارالحکومت کے لیے حسب ذیل متعین کی جائیں گی۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "آرٹیکل ۵۰" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[3] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۱۶ کی رُو سے "آرٹیکل ۵۱" کی بجائے تبدیل کیا گیا اور ۲۱/ اگست ۲۰۰۲ء سے ہمیشہ ایں طور پر تبدیل شدہ متصور ہوں گے۔

	عام نشستیں	خواتین	کل
بلوچستان	۱۴	۳	۱۷
خیبرپختونخواہ	۳۵	۸	۴۳
پنجاب	۱۴۸	۳۵	۱۸۳
سندھ	۶۱	۱۴	۷۵
وفاق کے زیرِ انتظام قبائلی علاقے	۱۲	ـ	۱۲
وفاقی دارالحکومت	۲	ـ	۲
کل	۲۷۲	۶۰	۳۳۲

(۴) شق (۳) میں محولہ نشستوں کی تعداد کے علاوہ قومی اسمبلی میں غیر مسلموں کے لیے دس نشستیں مختص کی جائیں گی۔

(۵) قومی اسمبلی میں نشستیں سرکاری طور پر شائع شدہ گزشتہ آخری مردم شماری کے مطابق آبادی کی بنیاد پر ہر صوبے، وفاق کے زیرِ انتظام قبائلی علاقہ جات اور دارالحکومت کے لیے متعین کی جائیں گی۔

(۶) قومی اسمبلی کے لیے انتخاب کی غرض سے،۔۔۔

(الف) عام نشستوں کے لیے انتخابی حلقے ایک رکنی علاقائی حلقے ہوں گے اور مذکورہ نشستوں کو پُر کرنے کے لیے ارکان بلاواسطہ اور آزادانہ ووٹ کے ذریعے قانون کے مطابق منتخب کیے جائیں گے؛

(ب) ہر ایک صوبہ خواتین کے لیے مخصوص تمام نشستوں کے لیے جو متعلقہ صوبوں کے لیے شق (۳) کے تحت متعین کی گئی ہیں واحد حلقہ انتخاب ہوگا؛

(ج) غیر مسلموں کے لیے مخصوص تمام نشستوں کے لیے حلقہ انتخاب پورا ملک ہوگا؛

(د) خواتین کے لیے مخصوص شدہ نشستوں کے لیے جو کسی صوبے کے لیے شق (۳) کے تحت مختص کی گئی ہیں ارکان قانون کے مطابق سیاسی جماعتوں کے امیدواروں کی فہرست سے متناسب نمائندگی کے نظام کے ذریعے قومی اسمبلی میں متعلقہ صوبہ سے ہر ایک سیاسی جماعت کی طرف سے حاصل کردہ عام نشستوں کی کل تعداد کی بنیاد پر منتخب کیے جائیں گے:

مگر شرط یہ ہے کہ اس پیراگراف کی غرض کے لیے کسی سیاسی جماعت کی طرف سے حاصل کردہ عام نشستوں کی کل تعداد میں وہ کامیاب آزاد امیدوار شامل ہوں گے جو سرکاری جریدے میں کامیاب امیدواروں کے ناموں کی اشاعت سے تین یوم کے اندر باضابطہ طور پر مذکورہ سیاسی جماعت میں شامل ہو جائیں۔

(ہ) غیر مسلموں کے لیے مخصوص نشستوں کے لیے ارکان قانون کے مطابق سیاسی جماعتوں کے امیدواروں کی فہرست سے متناسب نمائندگی کے نظام کے ذریعے قومی اسمبلی میں ہر ایک سیاسی جماعت کی طرف سے حاصل کردہ عام نشستوں کی کل تعداد کی بنیاد پر منتخب کیے جائیں گے:

مگر شرط یہ ہے کہ اس پیراگراف کی غرض کے لیے کسی سیاسی جماعت کی طرف سے حاصل کردہ عام نشستوں کی کل تعداد میں وہ کامیاب آزاد امیدوار یا امیدواران شامل ہوں گے جو سرکاری جریدے میں کامیاب امیدواروں کے ناموں کی اشاعت سے تین یوم کے اندر باضابطہ طور پر مذکورہ سیاسی جماعت میں شامل ہو جائیں۔]

۵۲۔ قومی اسمبلی، تاوقتیکہ قبل از وقت توڑ نہ دی جائے، اپنے پہلے اجلاس کے دن سے پانچ سال کی میعاد تک برقرار رہے گی اور اپنی میعاد کے اختتام پر ٹوٹ جائے گی۔ **قومی اسمبلی کی میعاد۔**

۵۳۔ (۱) کسی عام انتخاب کے بعد قومی اسمبلی اپنے پہلے اجلاس میں اور باستثنائے دیگر کام، اپنے ارکان میں سے ایک اسپیکر اور ایک ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب کرے گی اور جتنی بار بھی اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر کا عہدہ خالی ہو، اسمبلی کسی اور رکن کو اسپیکر یا، جیسی بھی صورت ہو، ڈپٹی اسپیکر منتخب کرے گی۔ **قومی اسمبلی کا اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر۔**

(۲) بطور اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر منتخب شدہ رکن، اپنا عہدہ سنبھالنے سے قبل قومی اسمبلی کے سامنے جدول سوم میں مندرج عبارت میں حلف اٹھائے گا۔

(۳) جب اسپیکر کا عہدہ خالی ہو یا، اسپیکر غیر حاضر ہو یا کسی بناء پر اپنے فرائض انجام دینے سے قاصر ہو تو ڈپٹی اسپیکر بطور اسپیکر کام کرے گا اور اگر اس وقت ڈپٹی اسپیکر بھی غیر حاضر ہو یا کسی بناء پر بطور اسپیکر کام کرنے سے قاصر ہو تو ایسا رکن جس کا اسمبلی کے قواعد وضابطہ کار کی رو سے تعین کیا جائے، اسمبلی کے اجلاس کی صدارت کرے گا۔

(۴) اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر اسمبلی کے اجلاس کی صدارت نہیں کرے گا جبکہ عہدے سے اس کی برطرفی کی قرارداد پر غور کیا جا رہا ہو۔

(۵) اسپیکر، صدر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے، اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا۔

(۶) ڈپٹی اسپیکر، اسپیکر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے، اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا۔

(۷) اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر کا عہدہ خالی ہو جائے گا اگر--

(الف) وہ اپنے عہدہ سے مستعفی ہو جائے؛

(ب) وہ اسمبلی کا رکن نہ رہے؛ یا

(ج) اسے عہدے سے اسمبلی کی ایک قرارداد کے ذریعے برطرف کر دیا جائے، جس کا کم از کم سات دن کا نوٹس دیا گیا ہو اور جسے اسمبلی کی کل رکنیت کی اکثریت کے ووٹوں سے منظور کیا گیا ہو۔

(۸) جب اسمبلی توڑ دی جائے، تو اسپیکر اس وقت تک اپنے عہدے پر برقرار رہے گا جب تک کہ اگلی اسمبلی کی طرف سے اس عہدے کو پُر کرنے کے لئے منتخب شدہ شخص اپنا عہدہ نہ سنبھال لے۔

مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کا اجلاس طلب کرنا اور برخاست کرنا۔

[۱]۵۴۔ (۱) صدر، وقتاً فوقتاً کسی ایک ایوان یا دونوں ایوانوں کا یا [۲][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا مشترکہ اجلاس ایسے وقت اور مقام پر طلب کر سکے گا جسے وہ مناسب خیال کرے اور اسے برخاست بھی کر سکے گا۔

(۲) ہر سال قومی اسمبلی کے کم از کم [۳][تین] اجلاس ہوں گے اور اسمبلی کے ایک اجلاس کی آخری نشست اور دوسرے اجلاس کی پہلی نشست کے لئے مقرر کردہ تاریخ کے درمیان ایک سو بیس دن سے زیادہ کا وقفہ نہیں ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ قومی اسمبلی ہر سال ایک سو [۴][تیس] ایام کار سے کم کے لئے اجلاس نہیں کرے گی۔

[۵][<u>تشریح</u>۔اس شق میں ''ایام کار'' میں کوئی دن جب مشترکہ اجلاس ہوا اور کوئی مدت، جو دو دن سے زائد نہ ہو، جس کے لئے قومی اسمبلی کا اجلاس ملتوی کر دیا جائے، شامل ہے۔]

(۳) قومی اسمبلی کی کل رکنیت کی کم سے کم ایک چوتھائی تعداد کے دستخطوں کے مطالبہ پر قومی اسمبلی کا اسپیکر، قومی اسمبلی کا اجلاس اس مطالبہ کی وصولی سے چودہ دن کے اندر، ایسے وقت اور مقام پر طلب کرے گا جسے وہ مناسب خیال کرے، اور جب اسپیکر نے اسمبلی کا اجلاس طلب کیا ہو تو صرف وہی اسے برخاست کر سکے گا۔

---

[۱] ۳۱ردسمبر ۱۹۷۳ء تک دفعہ ۵۴ کا نفاذ اس طرح ہوا تھا گویا کہ اس کی شق (۲) کا فقرہ شرطیہ حذف کر دیا گیا ہو، دیکھئے فرمان (قومی اسمبلی کے اجلاس) ازالہ مشکلات، ۱۹۷۳ء (فرمان صدر نمبر ۲۳ مجریہ ۱۹۷۳ء) آرٹیکل ۲۔

[۲] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[۳] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "دو" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[۴] دستور (ترمیم دہم) ایکٹ، ۱۹۸۷ء (نمبر ۱ بابت ۱۹۸۷ء) کی رو سے لفظ "ساٹھ" کی بجائے تبدیل کیا گیا جسے قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے تبدیل کیا گیا تھا۔

[۵] دستور (ترمیم چہارم) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۷۱ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے تشریح کا اضافہ کیا گیا (نفاذ پذیر از ۲۱ر نومبر ۱۹۷۵ء)۔

۵۵۔ (۱) دستور کے تابع ،قومی اسمبلی کے تمام فیصلے حاضر اور ووٹ دینے والے ارکان کی اکثریت سے کئے جائیں گے ،لیکن صدارت کرنے والا شخص ووٹ نہیں دے گا سوائے اس صورت کے کہ ووٹ مساوی ہوں۔ اسمبلی میں رائے دہندگی اور کورم۔

(۲) اگر کسی وقت قومی اسمبلی کے کسی اجلاس کے دوران صدارت کرنے والے شخص کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی جائے کہ اسمبلی کی کل رکنیت کے ایک چوتھائی سے کم ارکان حاضر ہیں تو وہ یا تو اسمبلی کو ملتوی کر دے گا یا اجلاس کو اس وقت تک کے لئے معطل کر دے گا جب تک کہ ایسی رکنیت کے کم سے کم ایک چوتھائی ارکان حاضر نہ ہو جائیں۔

۵۶۔ [۱] [(۱)] صدر، کسی ایک ایوان یا یکجا دونوں سے خطاب کر سکے گا اور اس غرض کے لئے ارکان کی حاضری کا حکم دے سکے گا۔ صدر کا خطاب۔

[۱] [(۲) صدر کسی بھی ایوان کو، خواہ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) میں اس وقت تک زیر غور کسی بل کی نسبت یا بصورت دیگر، پیغامات بھیج سکے گا، اور کوئی ایوان جسے کوئی پیغام بایں طور بھیجا جائے جملہ مناسب مستعدی کے ساتھ کسی ایسے معاملے پر غور کرے گا جس پر غور کرنے کے لئے پیغام کے ذریعے حکم دے دیا گیا ہو۔

[۲] [(۳) قومی اسمبلی کیلئے ہر عام انتخاب کے بعد پہلے اجلاس کے آغاز پر اور ہر سال کے پہلے اجلاس کے آغاز پر صدر یکجا دونوں ایوانوں سے خطاب کرے گا اور مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کو اسکی طلبی کی وجوہ سے آگاہ کرے گا۔]

(۴) کسی ایوان کے ضابطہ کار اور اس کی کارروائی کے انصرام کو منضبط کرنے کے لئے قواعد میں صدر کے خطاب میں محولہ معاملات پر بحث کرنے کے لئے وقت کا تعین کرنے کے لئے حکم وضع کیا جائے گا۔]

---

[۱] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے دوبارہ نمبر لگایا گیا اور اضافہ کیا گیا۔

[۲] دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ، ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۴ کی رو سے شق (۳) کی بجائے تبدیل کی گئی۔

[1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] میں تقریر کا حق۔

۵۷۔ وزیراعظم، کسی وفاقی وزیر، کسی وزیر مملکت اور اٹارنی جنرل کو کسی بھی ایوان یا ان کے کسی مشترکہ اجلاس یا ان کی کسی کمیٹی میں جس کا اسے رکن نامزد کر دیا جائے، تقریر کرنے اور بصورت دیگر اس کی کارروائی میں حصہ لینے کا حق ہوگا، لیکن اس آرٹیکل کی بناء پر ووٹ دینے کا حق نہیں ہوگا۔

قومی اسمبلی کی تحلیل۔

[2][۵۸۔(۱) صدر قومی اسمبلی کو تحلیل کر سکے گا اگر وزیراعظم اسے بایں طور پر مشورہ دے، اور قومی اسمبلی، تاوقتیکہ اس سے قبل تحلیل نہ کر دی گئی ہو، وزیراعظم کی طرف سے بایں طور پر مشورہ دیئے جانے کے بعد اڑتالیس گھنٹوں کے خاتمے پر تحلیل ہو جائے گی۔

تشریح: اس آرٹیکل میں ''وزیراعظم'' کے حوالے میں کسی ایسے وزیراعظم کا جس کے خلاف قومی اسمبلی میں عدم اعتماد کے ووٹ کے لئے قرارداد کا نوٹس دے دیا گیا ہو لیکن اس پر رائے دہی نہ کی گئی ہو یا جس کے خلاف ایسی کوئی قرارداد منظور کی جا چکی ہو یا جو استعفیٰ دینے کے بعد یا قومی اسمبلی کے تحلیل ہو جانے کے بعد اس عہدے پر برقرار ہو حوالہ شامل نہیں سمجھا جائے گا۔

(۲) آرٹیکل ۴۸ کی شق (۲) میں شامل کسی امر کے باوجود صدر بھی اپنی صوابدید پر قومی اسمبلی کو تحلیل کر سکے گا جبکہ وزیراعظم کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ منظور کیا جا چکا ہو کے بعد قومی اسمبلی کے کسی دوسرے رُکن کا دستور کے احکام کے مطابق قومی اسمبلی کے ارکان کی اکثریت کا اعتماد رکھنے کا امکان نہ ہو جس طرح کہ اس غرض سے طلب کردہ قومی اسمبلی کے اجلاس میں معلوم ہو۔]

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۱۷ کی رو سے ''آرٹیکل ۵۸'' کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

سینٹ۔

[1]۵۹ (۱) سینٹ ایک سو چار ارکان پر مشتمل ہوگی جن میں سے،۔۔۔

(الف) چودہ ہر ایک صوبائی اسمبلی کے ارکان منتخب کریں گے؛

(ب) آٹھ وفاق کے زیرِ انتظام قبائلی علاقوں سے ایسے طریقے سے منتخب کئے جائیں گے جو صدر فرمان کے ذریعے مقرر کرے؛

(ج) دو عام نشستوں پر اور ایک خاتون اور ایک ٹیکنو کریٹ بشمول عالم وفاقی دارالحکومت سے ایسے طریقے سے منتخب کئے جائیں گے جو صدر فرمان کے ذریعے مقرر کرے؛

(د) چار خواتین ہر ایک صوبائی اسمبلی کے ارکان منتخب کریں گے؛

(ہ) چار ٹیکنو کریٹ بشمول علماء ہر ایک صوبائی اسمبلی کے ارکان منتخب کریں گے؛ اور

(و) چار غیر مسلم، ہر صوبے سے ایک، ہر ایک صوبائی اسمبلی کے ارکان منتخب کریں گے:

مگر شرط یہ ہے کہ پیراگراف (و) دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء کے نفاذ کے بعد سینٹ کے اگلے الیکشن سے مؤثر ہوگا۔

(۲) سینٹ میں ہر صوبے کے لئے متعین نشستوں کو پُر کرنے کے لئے انتخاب، واحد قابل انتقال ووٹ کے ذریعے متناسب نمائندگی کے نظام کے مطابق کیا جائے گا۔

(۳) سینٹ تحلیل کے تابع نہیں ہوگی لیکن اس کے ارکان کی میعاد جو بحسب ذیل سبکدوش ہوں گے چھ سال ہوگی:۔

(الف) شق (۱) کے پیرا (الف) میں محولہ ارکان میں سے، سات پہلے تین سال کے اختتام کے بعد سبکدوش ہو جائیں گے اور سات اگلے تین سال کے اختتام کے بعد سبکدوش ہو جائیں گے؛

(ب) مذکورہ بالا شق کے پیرا (ب) میں محولہ ارکان میں سے چار پہلے تین سال کے اختتام کے بعد سبکدوش ہو جائیں گے اور چار اگلے تین سال کے اختتام کے بعد سبکدوش ہو جائیں گے؛

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۱۸ کی رو سے "آرٹیکل ۵۹" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

(ج) مذکورہ بالا شق کے پیرا (ج) میں محولہ ارکان میں سے،۔۔۔

(اوّل) عام نشست پر منتخب ہونے والا ایک رکن پہلے تین سال کے اختتام کے بعد سبکدوش ہو جائے گا اور دوسرا اگلے تین سال کے اختتام کے بعد سبکدوش ہو جائے گا؛اور

(دوم) ٹیکنو کریٹ کی نشست پر منتخب ہونے والا ایک رکن پہلے تین سال کے اختتام کے بعد سبکدوش ہو جائے گا اور خواتین کے لئے مخصوص نشست پر منتخب ہونے والی ایک رکن اگلے تین سال کے اختتام پر سبکدوش ہو جائے گی؛

(د) مذکورہ بالا شق کے پیرا (د) میں محولہ ارکان میں سے، دو پہلے تین سال کے اختتام پر سبکدوش ہو جائیں گے اور دو اگلے تین سال کے اختتام پر سبکدوش ہو جائیں گے؛

(ہ) مذکورہ بالا شق کے پیرا (ہ) میں محولہ ارکان میں سے، دو پہلے تین سال کے اختتام پر سبکدوش ہو جائیں گے اور دو اگلے تین سال کے بعد سبکدوش ہو جائیں گے؛اور

(و) مذکورہ بالا شق کے پیرا (و) میں محولہ ارکان میں سے دو پہلے تین سال کے اختتام پر سبکدوش ہو جائیں گے اور دو اگلے تین سال کے اختتام پر سبکدوش ہو جائیں گے:

مگر شرط یہ ہے کہ الیکشن کمیشن غیر مسلموں کی نشستوں کی پہلی میعاد کے لیے قرعہ اندازی کرے گا کہ کون سا رکن پہلے تین سال کے بعد سبکدوش ہو جائے گا۔

(۴) کسی اتفاقیہ خالی جگہ کو پُر کرنے کے لئے منتخب شدہ شخص کے عہدے کی میعاد اس رکن کی غیر منقضی میعاد ہو گی جس کی خالی جگہ اس نے پُر کی ہو۔]

چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین۔

۶۰۔ (۱) سینٹ کی باضابطہ طور پر تشکیل ہو جانے کے بعد، یہ اپنے پہلے اجلاس میں اور باستثنائے دیگر کارروائی، اپنے ارکان میں سے ایک چیئرمین اور ایک ڈپٹی چیئرمین کا انتخاب کرے

گی اور جتنی بار بھی چیئر مین یا ڈپٹی چیئر مین کا عہدہ خالی ہو جائے، سینٹ ایک اور رکن کو چیئر مین یا جیسی بھی صورت ہو، ڈپٹی چیئر مین کے طور پر منتخب کرے گی۔

(۲) چیئر مین یا ڈپٹی چیئر مین کے عہدے کی میعاد اس دن سے [۱][تین] سال ہوگی جس پر اس نے اپنا عہدہ سنبھالا ہو۔

سینٹ سے متعلق دیگر احکام۔

۶۱۔ آرٹیکل ۵۳ کی شقات (۲) تا (۷)، آرٹیکل ۵۴ کی شقات (۲) اور (۳) اور آرٹیکل ۵۵ کے احکام سینٹ پر اسی طرح اطلاق پذیر ہوں گے جس طرح وہ قومی اسمبلی پر اطلاق پذیر ہوتے ہیں اور، سینٹ پر اپنے اطلاق میں، اس طرح مؤثر ہوں گے گویا کہ ان میں قومی اسمبلی، اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے حوالہ جات بالترتیب سینٹ، چیئر مین اور ڈپٹی چیئر مین کے حوالہ جات ہوں [۲][اور گویا کہ، آرٹیکل ۵۴ کی مذکورہ شق (۲) کے فقرہ شرطیہ میں الفاظ [۳][ایک سو اور تیس] کی بجائے الفاظ [۴][ایک سو اور دس] تبدیل کردیا گیا ہو۔]

[۵][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ارکان کی بابت احکام

مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کی رکنیت کیلئے اہلیت۔

[۶][۶۲۔(۱) کوئی شخص مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کا رکن منتخب ہونے یا چنے جانے کا اہل نہیں ہوگا اگر ---

(الف) وہ پاکستان کا شہری نہ ہو؛

(ب) وہ قومی اسمبلی کی صورت میں، پچیس سال سے کم عمر کا ہو اور کسی انتخابی فہرست میں ووٹر کی حیثیت سے، ---

(اوّل) پاکستان کے کسی حصہ میں، عام نشست یا غیر مسلموں کے لئے مخصوص کسی نشست پر انتخاب کے لئے درج نہ ہو؛ اور

۱۔ دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ، ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۷ کی رو سے لفظ "دو" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۲۔ دستور (ترمیم اوّل) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۵ کی رو سے اضافہ کیے گئے (نفاذ پذیر از ۴ مئی ۱۹۷۴ء)۔

۳۔ دستور (ترمیم دہم) ایکٹ ۱۹۸۷ء (نمبر ۱ بابت ۱۹۸۷ء) کی دفعہ ۳ کی رو سے تبدیل کیا گیا جو قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۲۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ کی رو سے ترمیم کیا گیا تھا۔

۴۔ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۱۹، کی رو سے "نوے" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۵۔ احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

۶۔ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۲۰، کی رو سے "آرٹیکل ۶۲" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

(دوم) کسی صوبہ کے ایسے علاقے میں جہاں سے وہ خواتین کے لئے مخصوص نشست پر انتخاب کے لئے رکنیت چاہتی ہو، درج نہ ہو۔

(ج) وہ سینٹ کی صورت میں تیس سال سے کم عمر کا ہو اور کسی صوبے کے کسی علاقے میں یا، جیسی بھی صورت ہو، وفاقی دارالحکومت یا وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات میں جہاں سے وہ رکنیت چاہتا ہو بطور ووٹر درج نہ ہو؛

(د) وہ اچھے کردار کا حامل نہ ہو اور عام طور پر احکام اسلام سے انحراف میں مشہور ہو؛

(ہ) وہ اسلامی تعلیمات کا خاطر خواہ علم نہ رکھتا ہو اور اسلام کے مقرر کردہ فرائض کا پابند نیز کبیرہ گناہوں سے مجتنب نہ ہو؛

(و) وہ سمجھدار، پارسا نہ ہو اور فاسق ہو اور ایماندار اور امین نہ ہو، عدالت نے اس کے برعکس قرار نہ دیا ہو؛ اور

(ز) اس نے قیام پاکستان کے بعد ملک کی سالمیت کے خلاف کام کیا ہو یا نظریہ پاکستان کی مخالفت کی ہو۔

(۲) پیراجات (د) اور (ہ) میں صراحت کردہ نااہلیوں کا کسی ایسے شخص پر اطلاق نہیں ہوگا جو غیر مسلم ہو، لیکن ایسا شخص اچھی شہرت کا حامل ہوگا۔]

مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کی رکنیت کیلئے نااہلیت۔

[1][۶۳۔ (۱) کوئی شخص مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے رکن کے طور پر منتخب ہونے یا چنے جانے اور رکن رہنے کے لئے نااہل ہوگا، اگر،۔۔۔

(الف) وہ فاتر العقل ہو اور کسی مجاز عدالت کی طرف سے ایسا قرار دیا گیا ہو؛ یا

(ب) وہ غیر برأت یافتہ دیوالیہ ہو؛ یا

(ج) وہ پاکستان کا شہری نہ رہے، یا کسی بیرونی ریاست کی شہریت حاصل کرے؛ یا

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۲۱، کی رو سے "آرٹیکل ۶۳" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

(د) وہ پاکستان کی ملازمت میں کسی منفعت بخش عہدے پر فائز ہو ماسوائے ایسے عہدے کے جسے قانون کے ذریعے ایسا عہدہ قرار دیا گیا ہو جس پر فائز شخص نا اہل نہیں ہوتا؛ یا

(ہ) وہ کسی آئینی ہیئت یا کسی ایسی ہیئت کی ملازمت میں ہو جو حکومت کی ملکیت یا اس کے زیر نگرانی ہو یا جس میں حکومت تعدیلی حصہ یا مفاد رکھتی ہو؛ یا

(و) شہریت پاکستان ایکٹ، ۱۹۵۱ء (نمبر ۲ بابت ۱۹۵۱ء) کی دفعہ ۱۴ ب کی وجہ سے پاکستان کا شہری ہوتے ہوئے اسے آزاد جموں و کشمیر میں نافذ العمل کسی قانون کے تحت آزاد جموں و کشمیر کی قانون ساز اسمبلی کا رکن منتخب ہونے کے لئے فی الوقت نا اہل قرار دیا گیا ہو؛ یا

(ز) وہ کسی مجاز سماعت عدالت کی طرف سے کسی ایسی رائے کی تشہیر کے لیے سزایاب رہ چکا ہو، یا کسی ایسے طریقے پر عمل کر رہا ہو جو نظریہ پاکستان یا پاکستان کے اقتدار اعلیٰ، سالمیت یا سلامتی یا پاکستان کی عدلیہ کی دیانتداری یا آزادی کے لئے مضر ہو، یا جو پاکستان کی مسلح افواج یا عدلیہ کو بدنام کرے یا اس کی تضحیک کا باعث ہو، تاوقتیکہ اس کو رہا ہوئے پانچ سال کی مدت نہ گزر گئی ہو؛ یا

(ح) اسے کسی بھی اخلاقی پستی کے جرم میں ملوث ہونے پر کم از کم دو سال کی سزائے قید سنائی گئی ہو، تاوقتیکہ اس کو رہا ہوئے پانچ سال کا عرصہ نہ گزر گیا ہو؛ یا

(ط) وہ پاکستان کی ملازمت یا وفاقی حکومت، صوبائی حکومت یا کسی مقامی حکومت کی طرف سے قائم کردہ یا اس کے زیرِ اختیار کسی کارپوریشن یا دفتر کی ملازمت سے غلط روی کی بناء پر برطرف کر دیا گیا ہو، تاوقتیکہ اس کی برطرفی سے پانچ سال کا عرصہ نہ گزر گیا ہو؛ یا

(ی) وہ پاکستان کی ملازمت یا وفاقی حکومت، صوبائی حکومت یا کسی مقامی حکومت کی طرف سے قائم کردہ یا اس کے زیرِ اختیار کسی کارپوریشن یا دفتر کی ملازمت سے غلط روی کی بناء پر ہٹایا گیا ہو یا جبری طور پر فارغ الخدمت کر دیا گیا ہو؛ تاوقتیکہ اس کو ہٹانے یا جبری طور پر فارغ الخدمتی کرنے کو ختم ہوئے تین سال کا عرصہ نہ گزر گیا ہو؛ یا

(ک) وہ پاکستان کی یا کسی آئینی ہیئت یا کسی ہیئت کی جو حکومت کی ملکیت یا اس کے زیر نگرانی ہو یا جس میں حکومت تعدیلی حصہ یا مفاد رکھتی ہو، ملازمت میں رہ چکا ہو، تاوقتیکہ اس کی مذکورہ ملازمت ختم ہوئے دو سال کی مدت نہ گزر گئی ہو؛ یا

(ل) وہ، خواہ بذات خود یا اس کے مفاد میں یا اس کے فائدے کے لئے یا اس کے حساب میں یا کسی ہندو غیر منقسم خاندان کے رکن کے طور پر کسی شخص یا اشخاص کی جماعت کے ذریعے، کسی معاہدے میں کوئی حصہ یا مفاد رکھتا ہو، جو کسی انجمن امداد باہمی اور حکومت کے درمیان کوئی معاہدہ نہ ہو، جو حکومت کو مال فراہم کرنے کے لئے، یا اس کے ساتھ کئے ہوئے کسی معاہدے کی تکمیل یا خدمات کی انجام دہی کے لئے ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ اس پیرے کے تحت نا اہلیت کا اطلاق کسی شخص پر نہیں ہو گا---

(اوّل) جبکہ معاہدے میں حصہ یا مفاد اس کی وراثت یا جانشینی کے ذریعے یا موصٰی لہٗ، وصی یا مہتمم ترکہ کے طور پر منتقل ہوا ہو، جب تک اس کو اس کے اس طور پر مستقل ہونے کے بعد چھ ماہ کا عرصہ نہ گزر جائے؛

(دوم) جبکہ معاہدہ کمپنیات آرڈیننس، ۱۹۸۴ء (نمبر ۴۷ مجریہ ۱۹۸۴ء) میں تعریف کردہ کسی ایسی کمپنی عامہ نے کیا ہو یا اس کی طرف سے کیا گیا ہو جس کا وہ حصہ دار ہو لیکن کمپنی کے تحت کسی منفعت بخش عہدے پر فائز مختار انتظامی نہ ہو؛ یا

(سوم) جبکہ وہ ایک غیر منقسم ہندو خاندان کا فرد ہو اور اس معاہدے میں، جو اُس خاندان کے کسی دیگر فرد نے علیحدہ کاروبار کے دوران کیا ہو، کوئی حصہ یا مفاد نہ رکھتا ہو؛

تشریح۔ اس آرٹیکل میں ''مال'' میں زرعی پیداوار یا جنس جو اس نے کاشت یا پیدا کی ہو یا ایسا مال شامل نہیں ہے جسے فراہم کرنا اس پر حکومت کی ہدایت یا فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کے تحت فرض ہو یا وہ اس کے لئے پابند ہو؛ یا

(م) وہ پاکستان کی ملازمت میں حسب ذیل عہدوں کے علاوہ کسی منفعت بخش عہدے پر فائز ہو، یعنی:-

(اوّل) کوئی عہدہ جو کل وقتی عہدہ نہ ہو جس کا معاوضہ یا تو تنخواہ کے ذریعے یا فیس کے ذریعے ملتا ہو؛

(دوم) نمبردار کا عہدہ خواہ اس نام سے یا کسی دوسرے نام سے موسوم ہو؛

(سوم) قومی رضا کار؛

(چہارم) کوئی عہدہ جس پر فائز شخص، مذکورہ عہدے پر فائز ہونے کی وجہ سے کسی فوج کی تشکیل یا قیام کا حکم وضع کرنے والے کسی قانون کے تحت فوجی تربیت یا فوجی ملازمت کے لئے طلب کئے جانے کا مستوجب ہو؛ یا

(ن) اس نے کسی بنک، مالیاتی ادارے، کوآپریٹو سوسائٹی یا کوآپریٹو ادارے سے اپنے نام سے یا اپنے خاوند یا بیوی یا اپنے زیرِ کفالت کسی شخص کے نام سے دو ملین روپے یا اس سے زیادہ رقم کا قرضہ حاصل کیا ہو جو مقررہ تاریخ سے ایک سال سے زیادہ عرصے کے لئے غیر ادا شدہ رہے یا اس نے مذکورہ قرضہ معاف کرالیا ہو؛ یا

(س) اس نے یا اس کے خاوند یا بیوی نے یا اس کے زیرِ کفالت کسی شخص نے اپنے کاغذاتِ نامزدگی داخل کرتے وقت چھ ماہ سے زیادہ کے لئے دس ہزار روپے سے زائد رقم کے سرکاری واجبات اور یوٹیلٹی اخراجات بشمول ٹیلیفون، بجلی، گیس اور پانی کے اخراجات ادا نہ کئے ہوں؛ یا

(ع) وہ فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کے تحت فی الوقت مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) یا کسی صوبائی اسمبلی کا رکن منتخب کیے جانے یا چنے جانے کا نا اہل ہو۔

__تشریح۔__ اس پیراگراف کی اغراض کے لیے ''قانون'' میں آرٹیکل ۸۹ یا آرٹیکل ۱۲۸ کے تحت جاری کردہ کوئی آرڈیننس شامل نہیں ہوگا۔

(۲) اگر کوئی سوال اٹھے کہ آیا مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کا کوئی رکن، رکن رہنے کے لئے نا اہل ہو گیا ہے، تو اسپیکر یا، جیسی بھی صورت ہو، چیئر مین، تا وقتیکہ وہ فیصلہ کرے کہ مذکورہ کوئی سوال پیدا نہیں ہوا، اس سوال کو، مذکورہ سوال پیدا ہونے سے تیس دن کے اندر، الیکشن کمیشن کو بھیجے گا اور اگر وہ مذکورہ بالا مدت کے اندر ایسا کرنے میں ناکام ہو جائے تو اس کو الیکشن کمیشن کو ارسال کردہ متصور کیا جائے گا۔

(۳) الیکشن کمیشن اس سوال کا اس کی وصولی سے یا اس کو وصول کیا گیا متصور ہونے کے نوے دنوں کے اندر فیصلہ کرے گا اور اگر اس کی یہ رائے ہو کہ رکن نا اہل ہو گیا ہے تو، وہ رکن نہیں رہے گا اور اس کی نشست خالی ہو جائے گی۔]

انحراف وغیرہ کی بنیاد پر نا اہلیت۔

[1]۶۳۔الف (۱) اگر کسی ایوان میں کسی تنہا سیاسی جماعت پر مشتمل پارلیمانی پارٹی کا کوئی رکن---

(الف) اپنی سیاسی جماعت کی رکنیت سے مستعفی ہو جائے یا کسی دوسری پارلیمانی پارٹی میں شامل ہو جائے؛ یا

(ب) اس پارلیمانی پارٹی کی طرف سے جس سے اس کا تعلق ہو، جاری کردہ حسب ذیل سے متعلق کسی ہدایت کے برعکس ایوان میں ووٹ دے یا ووٹ دینے سے اجتناب کرے---

(اوّل) وزیرِ اعظم یا وزیرِ اعلیٰ کے انتخاب؛ یا

(دوم) اعتماد یا عدم اعتماد کے ووٹ؛ یا

(سوم) کسی مالی بل یا دستوری (ترمیمی) بل؛

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۲۲، کی رو سے ''آرٹیکل ۶۳ الف'' کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

تو پارٹی کا سربراہ تحریری طور پر اعلان کر سکے گا کہ وہ اس سیاسی جماعت سے منحرف ہو گیا ہے، اور پارٹی کا سربراہ اعلان کی ایک نقل افسر صدارت کنندہ اور چیف الیکشن کمشنر کو بھیج سکے گا اور اسی طرح اس کی ایک نقل متعلقہ رکن کو بھیجے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ اعلان کرنے سے پہلے، پارٹی کا سربراہ مذکورہ رکن کو اس بارے میں اظہارِ وجوہ کا موقع فراہم کرے گا کہ کیوں نہ اس کے خلاف مذکورہ اعلان کر دیا جائے۔

__تشریح۔__ ''پارٹی کا سربراہ'' سے کوئی شخص، خواہ کسی بھی نام سے پکارہ جائے، پارٹی کی جانب سے جیسا کہ مظہرہ ہو مراد ہے۔

(۲) کسی ایوان کا کوئی رکن کسی پارلیمانی پارٹی کا رکن ہوگا اگر وہ، ایسی سیاسی جماعت کے جو ایوان میں پارلیمانی پارٹی تشکیل کرتی ہو، امیدوار یا نامزد کے طور پر منتخب ہو کر یا، کسی سیاسی جماعت کے امیدوار یا نامزد کی حیثیت کے علاوہ بصورتِ دیگر منتخب ہو کر، مذکورہ انتخاب کے بعد تحریری اعلان کے ذریعے مذکورہ پارلیمانی پارٹی کا رکن بن گیا ہو۔

(۳) شق (۱) کے تحت اعلان کی وصولی پر، ایوان کا افسر صدارت کنندہ دو دن کے اندر وہ اعلان چیف الیکشن کمشنر کو بھیج دے گا، اور اگر وہ ایسا کرنے میں ناکام ہو جائے تو یہ متصور کیا جائے کہ اس نے ارسال کر دیا ہے، جو اعلان کو الیکشن کمیشن کے سامنے اس کے بارے میں چیف الیکشن کمشنر کی طرف سے اس کی وصولی کے تیس دن کے اندر اعلان کی توثیق کرتے ہوئے یا اس کے برعکس اس کے فیصلہ کے لئے رکھے گا۔

(۴) جبکہ الیکشن کمیشن اعلان کی توثیق کر دے، تو شق (۱) میں محولہ رکن ایوان کا رکن نہیں رہے گا اور اس کی نشست خالی ہو جائے گی۔

(۵) الیکشن کمیشن کے فیصلہ سے ناراض کوئی فریق، تیس دن کے اندر، عدالتِ عظمٰی میں اپیل داخل کر سکے گا جو اپیل داخل کرنے کی تاریخ سے نوے دنوں کے اندر اس معاملہ کا فیصلہ کرے گی۔

(۶) اس آرٹیکل میں شامل کسی امر کا کسی ایوان کے چیئرمین یا اسپیکر پر اطلاق نہیں ہوگا۔

(۷) اس آرٹیکل کی اغراض کے لئے،---

(الف) ''ایوان'' سے وفاق کے تعلق سے قومی اسمبلی یا سینٹ اور صوبہ کے تعلق سے صوبائی اسمبلی مراد ہے، جیسی بھی صورت ہو؛

(ب) ''افسر صدارت کنندہ'' سے قومی اسمبلی کا اسپیکر، سینٹ کا چیئرمین یا صوبائی اسمبلی کا اسپیکر مراد ہے، جیسی بھی صورت ہو۔

(۸) مذکورہ بالا طور پر تبدیل کردہ آرٹیکل ۶۳ الف کا اطلاق اگلے عام انتخابات سے ہوگا جن کا دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء کے نفاذ کے بعد انعقاد ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ آرٹیکل ۶۳ الف جس کو مذکورہ بالا طور پر تبدیل کیا گیا ہے کے مؤثر ہونے تک موجودہ آرٹیکل ۶۳ الف کے احکامات بدستور نافذ رہیں گے۔]

[1] * * * * * * *

نشستوں کا خالی کرنا۔ ۶۴۔ (۱) [2][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا کوئی رکن اسپیکر یا، جیسی بھی صورت ہو، چیئرمین کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنی نشست سے مستعفی ہو سکے گا اور اس کے بعد اس کی نشست خالی ہو جائے گی۔

(۲) کوئی ایوان کسی رکن کی نشست کو خالی قرار دے سکے گا اگر، ایوان کی اجازت کے بغیر، وہ اس کے اجلاسوں سے مسلسل چالیس روز تک غیر حاضر رہے۔

ارکان کا حلف۔ ۶۵۔ کسی ایوان کے لئے منتخب شدہ کوئی شخص، اس وقت تک نہ اپنی جگہ سنبھالے گا اور نہ ووٹ دے گا جب تک کہ وہ ایوان کے سامنے جدول سوم میں مندرج عبارت میں حلف نہ اٹھا لے۔

ارکان وغیرہ کے استحقاقات۔ ۶۶۔ (۱) دستور اور [2][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے قواعد ضابطہ کار کے تابع، [2][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] میں تقریر کی آزادی ہوگی اور کوئی رکن، [2][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] میں کی

---

[1] موجودہ آرٹیکل ۶۳ الف کے لیے دیکھئے ضمیمہ صفحہ ۲۳۸۔

[2] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

ہوئی اپنی کسی تقریر یا دیئے ہوئے کسی ووٹ کی نسبت کسی عدالت میں کسی قانونی کارروائی کا مستوجب نہیں ہوگا اور کوئی شخص [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کی طرف سے یا اس کے اختیار کے تحت کسی رپورٹ، مضمون، ووٹ یا کارروائی کی اشاعت کی نسبت بایں طور مستوجب نہیں ہوگا۔

(۲) دیگر لحاظ سے [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے اختیارات، تحفظات اور استحقاقات اور ارکان [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے تحفظات اور استحقاقات وہ ہوں گے جو قانون کے ذریعے وقتاً فوقتاً متعین کئے جائیں اور بایں طور متعین ہونے تک وہ ہوں گے جن سے قومی اسمبلی پاکستان اور اس کی کمیٹیاں اور اس کے ارکان یوم آغاز سے عین قبل مستفید ہو رہے تھے۔

(۳) کسی ایوان کی طرف سے ایسے اشخاص کو سزا دینے کے لئے قانون کے ذریعے حکم وضع کیا جاسکے گا جو اس ایوان کی کسی کمیٹی کے سامنے کوئی شہادت دینے یا کوئی دستاویز پیش کرنے سے انکار کر دیں جبکہ انہیں اس کمیٹی کے چیئرمین کی طرف سے باضابطہ طور پر ایسا کرنے کو کہا گیا ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسا کوئی قانون،----

(الف) کسی عدالت کو یہ اختیار دے سکے گا کہ وہ ایسے شخص کو سزا دے جو شہادت دینے یا دستاویزات پیش کرنے سے انکار کرے؛ اور

(ب) ایسے فرمان کے تابع مؤثر ہوگا جو صدر کی طرف سے، خفیہ معاملات کو افشاء ہونے سے محفوظ رکھنے کیلئے بنایا گیا ہو۔

(۴) اس آرٹیکل کے احکام ان اشخاص پر جو [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] میں تقریر کرنے یا بصورت دیگر اس کی کارروائی میں حصہ لینے کا حق رکھتے ہیں اس طرح اطلاق پذیر ہوں گے جس طرح وہ ارکان پر اطلاق پذیر ہوتے ہیں۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(۵) اس آرٹیکل میں [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] سے کوئی ایوان یا مشترکہ اجلاس یا اس کی کوئی کمیٹی مراد ہے۔

عام طریق کار

قواعد ضابطہ کار وغیرہ۔ ۶۷۔ (۱) دستور کے تابع، کوئی ایوان اپنے ضابطہ کار اور اپنی کارروائی کے انصرام کو منضبط کرنے کے لیے[2] قواعد بنا سکے گا اور اسے اس امر کے باوجود کام کرنے کا اختیار ہوگا کہ اس کی رکنیت میں کوئی جگہ خالی ہو، اور ایوان کی کوئی کارروائی اس بناء پر ناجائز نہیں ہوگی کہ کچھ اشخاص جو ایسا کرنے کا حق نہیں رکھتے تھے، کارروائی کے دوران بیٹھے، ووٹ دیئے یا کسی اور صورت میں حصہ لیتے رہے۔

(۲) شق (۱) کے تحت قواعد بننے تک، کسی ایوان میں ضابطہ کار اور کارروائی کے انصرام کو صدر کے بنائے ہوئے قواعد ضابطہ کار کے تحت منضبط کیا جائے گا۔

مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) میں بحث پر پابندی۔ ۶۸۔ [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] میں عدالت عظمیٰ یا کسی عدالتِ عالیہ کے کسی جج کے، اپنے فرائض کی انجام دہی میں روّیے کے بارے میں کوئی بحث نہیں ہوگی۔

عدالتیں مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کی کارروائی کی تحقیقات نہیں کریں گی۔ ۶۹۔(۱) [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] میں کسی بھی کارروائی کے جواز پر ضابطہ کار کی کسی بے قاعدگی کی بناء پر اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(۲) [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا کوئی افسر یا رکن جسے دستور کی رو سے یا اس کے تحت [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] میں ضابطہ کار یا انصرام کارروائی کو منضبط کرنے یا نظم برقرار رکھنے کے اختیارات دیئے گئے ہوں ان اختیارات کے استعمال کی نسبت کسی عدالت کے اختیار سماعت کے تابع نہیں ہوگا۔

(۳) اس آرٹیکل میں [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا وہی مفہوم ہوگا جو آرٹیکل ۶۶ میں ہے۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

[2] سینٹ میں ضابطہ کار اور انصرام کارروائی کے قواعد کے لئے دیکھئے جریدہ پاکستان، ۱۹۷۳ء غیر معمولی، حصہ دوم صفحات ۱۵۴۳ تا ۱۶۲۰۔
قومی اسمبلی میں ضابطہ کار اور انصرام کارروائی کے قواعد کے لئے دیکھئے جریدہ پاکستان، ۱۹۷۳ء غیر معمولی، حصہ دوم صفحات ۱۸۹۷ تا ۱۹۵۷۔

قانون سازی کا طریقۂ کار

[1][۷۰۔ (۱) وفاقی قانون سازی کی فہرست میں کسی امر کے بارے میں کسی بل کی ابتداء کسی بھی ایوان میں ہو سکے گی اور، اگر اسے وہ ایوان منظور کرے جس میں اس کی ابتداء ہوئی تھی، تو اسے دوسرے ایوان میں بھیج دیا جائے گا؛ اور، اگر دوسرا ایوان بھی اسے ترمیم کے بغیر منظور کر لے، تو اسے منظوری کے لئے صدر کو پیش کر دیا جائے گا۔ — بل پیش کرنا اور منظور کرنا۔

(۲) اگر ذیلی شق (۱) کے تحت کسی ایوان میں کوئی ارسال کردہ بل ترمیم کے ساتھ منظور کر لیا جائے تو اس کو واپس اس ایوان میں بھیج دیا جائے گا جس میں اس کی ابتداء ہوئی تھی اور اگر وہ ایوان ان ترمیمات کے ساتھ منظور کر لے تو اسے منظوری کے لیے صدر کو پیش کر دیا جائے گا۔

(۳) اگر شق (۱) کے تحت کسی ایوان کو ارسال کردہ کوئی بل مسترد ہو جائے یا اس سے پیش کرنے کے نوے دن کے اندر منظور نہ کیا گیا ہو تو شق (۲) کے تحت ایوان کو ترمیمات کے ساتھ ارسال کردہ بل اس ایوان نے مذکورہ ترمیمات کے ساتھ منظور نہ کیا ہو تو، بل، اس ایوان میں جس میں اس کی ابتداء ہوئی تھی، کی درخواست پر مشترکہ اجلاس میں زیرِ غور لایا جائے گا اور اگر موجودہ ارکان کی اکثریت رائے سے اور مشترکہ اجلاس میں رائے دہی سے منظور ہو جائے تو اسے منظوری کے لیے صدر کو پیش کر دیا جائے گا۔

(۴) اس آرٹیکل اور دستور کے مابعد احکام میں "وفاقی قانون سازی کی فہرست" سے جدول چہارم میں وفاقی قانون سازی کی فہرست مراد ہے۔]

۷۱۔ [مصالحت کمیٹی] (دستور اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۲۴، کی رو سے حذف کیا گیا جیسا کہ مختلف ترامیم کے ذریعے ترمیم کیا گیا۔

۷۲۔ (۱) صدر قومی اسمبلی کے اسپیکر اور چیئرمین سے مشورے کے بعد، دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس اور باہمی رابطوں کی نسبت ضابطۂ کار کے[2] قواعد بنا سکے گا۔ — مشترکہ اجلاس میں طریقِ کار۔

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۲۳، کی رو سے "آرٹیکل ۷۰" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[2] قواعد (مشترکہ اجلاس) پارلیمنٹ، ۱۹۷۳ء کے لئے دیکھئے جریدہ پاکستان، ۱۹۷۳ء، غیر معمولی، حصہ دوم صفحات ۱۶۵۷ تا ۱۶۷۲۔

(۲) مشترکہ اجلاس کی صدارت قومی اسمبلی کا اسپیکر یا، اس کی عدم موجودگی میں، ایسا شخص کرے گا جس کو شق (۱) کے تحت وضع شدہ قواعد کی رو سے متعین کیا جائے۔

(۳) شق (۱) کے تحت وضع شدہ قواعد کو مشترکہ اجلاس کے سامنے پیش کیا جائے گا اور مشترکہ اجلاس میں ان میں اضافہ کیا جا سکے گا، کمی بیشی کی جا سکے گی، ترمیم کی جا سکے گی یا انہیں تبدیل کیا جا سکے گا۔

(۴) دستور کے تابع، کسی مشترکہ اجلاس میں تمام فیصلے حاضر اور رائے دینے والے ارکان کی اکثریت کے ووٹوں سے کئے جائیں گے۔

مالی بلوں کی نسبت طریق کار۔

۷۳۔ [1][(۱) آرٹیکل ۷۰ میں مذکورہ کسی امر کے باوجود کسی مالی بل کی ابتداء قومی اسمبلی میں ہوگی:

مگر شرط یہ ہے کہ جب کوئی مالی بل بشمول سالانہ بجٹ کے گوشوارے پر مشتمل مالیاتی بل قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے، تو اس کے ساتھ ساتھ اس کی نقل سینٹ کو بھیجی جائے گی جو چودہ دن کے اندر، اس کے بارے میں سفارشات قومی اسمبلی کو دے سکے گی۔]

[2][(۱۔الف) قومی اسمبلی سینٹ کی سفارشات پر غور کرے گی اور اس کے بعد کہ اسمبلی کی طرف سے بل سینٹ کی سفارشات کو شامل کر کے یا شامل کئے بغیر منظور کر لیا گیا ہو اسے منظوری کے لئے صدر کو پیش کر دیا جائے گا۔]

[3]* * * * * * *

(۲) اس باب کی اغراض کے لئے، کسی بل یا ترمیم کو مالی بل تصور کیا جائے گا اگر اس میں حسب ذیل امور میں سے تمام یا کسی سے متعلق احکام شامل ہوں، یعنی:-

(الف) کسی محصول کا عائد کرنا، منسوخ کرنا، اس میں تخفیف کرنا، ردوبدل کرنا یا اسے منضبط کرنا؛

(ب) وفاقی حکومت کی جانب سے رقم کا قرض لینا یا کوئی ضمانت دینا یا اس حکومت کی مالی ذمہ داریوں کی بابت قانون میں ترمیم؛

---

۱ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۲۵ کی رو سے "شق (۱)" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔
۲ بحوالہ عین ماقبل نئی شق (۱۔الف) کو شامل کیا گیا۔
۳ موجودہ شق (۱۔الف) دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کے نتیجہ میں حذف شدہ ٹھہرے گی، دیکھئے دفعہ ۲۔

(ج) وفاقی مجموعی فنڈ کی تحویل مذکورہ فنڈ میں رقوم کی ادائیگی یا اس میں سے رقوم کا اجراء؛

(د) وفاقی مجموعی فنڈ پر کوئی وجوب، عائد کرنا یا کسی مذکورہ وجوب کو منسوخ کرنا یا اس میں کوئی ردوبدل کرنا؛

(ہ) وفاق کے حسابات عامہ کی بابت رقوم کی وصولی، مذکورہ رقوم کی تحویل یا ان کا اجراء؛

(و) وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت کے حسابات کا محاسبہ؛ اور

(ز) ماقبل پیروں میں مصرحہ امور میں سے کسی سے متعلق کوئی ضمنی امر۔

(۳) کوئی بل محض اس وجہ سے مالی بل متصور نہیں ہوگا کہ اس میں حسب ذیل امور کے بارے میں احکام وضع کیے گئے ہیں--

(الف) کوئی جرمانہ یا دیگر مالی تعزیر کے عائد کرنے یا اس میں ردوبدل کرنے سے متعلق یا کسی لائسنس فیس یا کسی انجام دی گئی خدمت کی فیس یا خرچ کے مطالبے یا ادائیگی سے متعلق؛ یا

(ب) مقامی اغراض کے لئے کسی مقامی ہیئت مجاز یا ادارے کی جانب سے کوئی محصول عائد کرنے، منسوخ کرنے، اس میں تخفیف کرنے، ردوبدل کرنے یا اسے منضبط کرنے سے متعلق۔

(۴) اگر یہ سوال پیدا ہو کہ آیا کوئی بل مالی بل ہے یا نہیں تو اس پر قومی اسمبلی کے اسپیکر کا فیصلہ قطعی ہوگا۔

(۵) صدر کو منظوری کے لئے پیش کئے جانے والے ہر مالی بل پر قومی اسمبلی کے اسپیکر کی دستخطی ایک سند ہوگی کہ یہ مالی بل ہے اور مذکورہ سند تمام اغراض کے لئے حتمی ہوگی اور اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

مالی اقدامات کے لئے وفاقی حکومت کی مرضی ضروری ہوگی۔

۷۴۔ کوئی مالی بل یا کوئی بل یا ترمیم جسے اگر قانونی شکل دی جائے اور اس پر عمل درآمد کیا جائے تو وفاقی مجموعی فنڈ میں سے رقم خرچ کرنی پڑے یا وفاق کے حسابات عامہ میں سے رقم نکلوانی پڑے یا پاکستان کے زرمسکوکہ یا کرنسی یا بینک دولت پاکستان کی تشکیل یا کارہائے منصبی پر اثرانداز ہو، بجز

وفاقی حکومت کی طرف سے یا اس کی مرضی سے [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] میں پیش نہیں کی جائے گی اور نہ اس کی تحریک کی جائے گی۔

بلوں کے لئے صدر کی منظوری۔

[2][۷۵۔ (۱) جب کوئی بل منظوری کے لئے صدر کو پیش کیا جائے، تو صدر [3][دس] دن کے اندر،......

(الف) بل کی منظوری دے دے گا؛ یا

(ب) کسی ایسے بل کی صورت میں جو مالی بل نہ ہو، بل کو اس پیغام کے ساتھ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) میں واپس کر دے گا کہ بل پر، یا اس کے کسی مصرحہ حکم پر، دوبارہ غور کیا جائے اور یہ کہ پیغام میں مصرحہ کسی ترمیم پر غور کیا جائے۔

[4][(۲) جبکہ صدر نے کوئی بل مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کو واپس بھیج دیا ہو، تو اس پر مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) مشترکہ اجلاس میں دوبارہ غور کرے گی اور اگر اسے مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)، دونوں ایوانوں کے موجود ارکان کی اکثریت رائے دہی اور رائے شماری سے ترمیم کے ساتھ یا بلا ترمیم دوبارہ منظور کر لے، تو اسے دستور کی اغراض کے لئے دونوں ایوانوں کی طرف سے منظور شدہ تصور کیا جائے گا اور اسے صدر کو پیش کیا جائے گا اور صدر اس کی منظوری دس دنوں میں دے گا، اس میں ناکامی پر مذکورہ منظوری دی گئی متصور ہوگی۔]

(۳) جبکہ صدر نے کسی بل کی منظوری دے دی ہو [5][یا دی گئی منظوری متصور ہوگی] تو وہ قانون بن جائے گا اور مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کا ایکٹ کہلائے گا۔

(۴) مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کا کوئی ایکٹ، اور کسی ایسے ایکٹ کا کوئی حکم، محض اس وجہ سے باطل نہیں ہوگا کہ دستور کے تحت مطلوبہ کوئی سفارش، ماقبل منظوری یا رضامندی نہیں دی گئی تھی، اگر مذکورہ ایکٹ کی دستور کے مطابق منظوری دی گئی ہو۔]

---

1. احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔
2. فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے آرٹیکل ۷۵ کی بجائے تبدیل کیا گیا۔
3. دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۲۶ کی رو سے "تیس" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔
4. بحوالہ عین ماقبل "شق (۲)" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔
5. بحوالہ عین ماقبل شامل کیا گیا۔

۷۶۔ (۱) کسی بھی ایوان میں زیرِغور کوئی بل اس ایوان کی برخاستگی کی بناء پر ساقط نہیں ہوگا۔

بل اسمبلی کی برخاستگی وغیرہ کی بناء پر ساقط نہیں ہوگا۔

(۲) سینٹ میں زیرِغور کوئی بل جسے قومی اسمبلی نے منظور نہ کیا ہو قومی اسمبلی کے ٹوٹنے پر ساقط نہیں ہوگا۔

(۳) قومی اسمبلی میں زیرِغور کئی بل یا کوئی بل جو قومی اسمبلی سے منظور ہو جانے پر سینٹ میں زیرِغور ہو قومی اسمبلی کے ٹوٹنے پر ساقط ہو جائے گا۔

۷۷۔ بجز [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے کسی ایکٹ کے ذریعے یا اس کے اختیار کے تحت وفاق کی اغراض کے لئے کوئی محصول نہیں لگایا جائے گا۔

محصول صرف قانون کے تحت لگایا جائے گا۔

مالیاتی طریق کار

۷۸۔ (۱) وفاقی حکومت کے وصول شدہ تمام محاصل، اس حکومت کے جاری کردہ جملہ قرضہ جات اور کسی قرض کی واپسی کے سلسلہ میں اسے وصول ہونے والی تمام رقوم، ایک مجموعی فنڈ کا حصہ بنیں گی جس کا نام وفاقی مجموعی فنڈ ہوگا۔

وفاقی مجموعی فنڈ اور سرکاری حساب۔

(۲) دیگر تمام رقوم۔۔۔۔

(الف) جو وفاقی حکومت کو یا اس کی طرف سے وصول ہوں؛ یا

(ب) جو عدالت عظمیٰ یا وفاق کے اختیار کے تحت قائم شدہ کسی دوسری عدالت کو وصول ہوں یا ان کے پاس جمع کرائی جائیں؛

وفاق کے سرکاری حساب میں جمع کی جائیں گی۔

۷۹۔ وفاقی مجموعی فنڈ کی تحویل، اس فنڈ میں رقوم کی ادائیگی، اس سے رقوم کی بازخواست، وفاقی حکومت کو یا اس کی طرف سے وصول شدہ دیگر رقوم کی تحویل، وفاق کے سرکاری حساب میں ان کی

وفاقی مجموعی فنڈ اور سرکاری حساب کی تحویل وغیرہ۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

ادائیگی، اور اس میں سے باز خواست، اور مذکورہ بالا امور سے متعلقہ یا ضمنی جملہ امور[1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے ذریعے یا، اس بارے میں اس طرح احکام وضع ہونے تک، صدر کے وضع کردہ کوائف کے بموجب منضبط ہوں گے۔

سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ۔

۸۰۔ (۱) وفاقی حکومت ہر مالی سال کی بابت، وفاقی حکومت کی اس سال کی تخمینی آمدنی اور مصارف کا کیفیت نامہ قومی اسمبلی کے سامنے پیش کرائے گی، جس کا اس حصہ میں سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے۔

(۲) سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ میں مندرجہ ذیل علیحدہ علیحدہ ظاہر کی جائیں گی---

(الف) ایسی رقوم جو ان مصارف کو پورا کرنے کے لئے درکار ہوں جنہیں دستور میں وفاقی مجموعی فنڈ پر واجب الادا بیان کیا گیا ہے؛ اور

(ب) ایسی رقوم جو ایسے دیگر مصارف کو پورا کرنے کے لئے درکار ہوں، جن کی وفاقی مجموعی فنڈ سے ادائیگی کی تجویز کی گئی ہو؛

اور محاصل کے حساب میں سے ہونے والے مصارف اور دیگر مصارف میں تفریق رکھی جائے گی۔

وفاقی مجموعی فنڈ پر واجب الادا مصارف۔

۸۱۔ مندرجہ بالا مصارف، وفاقی مجموعی فنڈ پر واجب الادا مصارف ہوں گے:-

(الف) صدر کو واجب الادا مشاہرہ اور اس کے عہدے سے متعلق دیگر مصارف، اور مشاہرہ جو مندرجہ ذیل کو واجب الادا ہوگا---

(ایک) عدالت عظمیٰ [2][اور عدالت عالیہ اسلام آباد] کے جج صاحبان؛

(دو) چیف الیکشن کمشنر؛

(تین) چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین؛

(چار) قومی اسمبلی کے اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر؛

(پانچ) محاسب اعلیٰ؛

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] دستور (انیسویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (ایکٹ نمبر ۱ بابت ۲۰۱۱ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

(ب) عدالت عظمیٰ، عدالت عالیہ اسلام آباد، [1][محاسب اعلیٰ کے محکمے اور چیف الیکشن کمشنر اور انتخابی کمیشن کے دفتر اور سینٹ اور قومی اسمبلی کے دفاتر کے انتظامی مصارف بشمول افسران اور ملازمین کو واجب الادا مشاہرے کے؛]

(ج) جملہ واجبات قرضہ جن کی ادائیگی وفاقی حکومت کے ذمے ہو، بشمول سود، مصارف ذخیرہ ادائی، سرمائے کی باز ادائیگی یا بے باقی اور قرضوں کے حصول کے اور وفاقی مجموعی فنڈ کی ضمانت پر قرض کے معاوضے اور انفکاک کے سلسلے میں کئے جانے والے دیگر مصارف؛

(د) کوئی رقوم جو پاکستان کے خلاف کسی عدالت یا ٹربیونل کے کسی فیصلے، ڈگری یا فیصلہ ثالثی کی تعمیل کے لئے درکار ہوں؛ اور

(ہ) کوئی دیگر رقوم جن کو دستور یا [2][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے ذریعے مذکورہ طور پر واجب الادا قرار دے دیا گیا ہو۔

۸۲۔ سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ کی بابت طریق کار۔ (۱) سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ کے اس حصہ پر جو وفاقی مجموعی فنڈ سے واجب الادا مصارف سے تعلق رکھتا ہو قومی اسمبلی میں بحث ہو سکے گی، لیکن اسے قومی اسمبلی کی رائے شماری کے لئے پیش نہیں کیا جائے گا۔

(۲) سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ کا وہ حصہ جو دیگر مصارف سے تعلق رکھتا ہو مطالبات زر کی شکل میں قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا اور اسمبلی کو کسی مطالبے کو منظور کرنے یا منظور کرنے سے انکار کرنے یا کسی مطالبے کو اس میں مصرحہ رقم کی تخفیف کے تابع منظور کرنے کا اختیار ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ، یوم آغاز سے دس سال کی مدت کے لئے یا قومی اسمبلی کے دوسرے عام انتخاب کے انعقاد تک، جو بھی بعد میں واقع ہو، کسی مطالبہ کا اس میں مصرحہ رقم میں کسی تخفیف کے بغیر منظور کیا جانا متصور ہوگا، تاوقتیکہ، اسمبلی کی کل رکنیت کی

---

[1] دستور (انیسویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (ایکٹ نمبر ۱ بابت ۲۰۱۱ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

[2] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

اکثریت کے ووٹوں کے ذریعے اسے مسترد نہ کر دیا جائے یا اسے اس میں مصرحہ رقم میں کسی تخفیف کے تابع منظور نہ کیا جائے۔

(۳) وفاقی حکومت کی سفارش کے بغیر کوئی مطالبہ زر پیش نہیں کیا جائے گا۔

منظور شدہ مصارف کی جدول کی توثیق۔ ۸۳۔ (۱) وزیراعظم اپنے دستخطوں سے ایک جدول کی توثیق کرے گا جس میں حسب ذیل کی تصریح ہوگی---

(الف) ان رقوم کی جو قومی اسمبلی نے آرٹیکل ۸۲ کے تحت منظور کی ہوں یا جس کا منظور کیا جانا متصور ہو؛اور

(ب) ان مختلف رقوم کی جو وفاقی مجموعی فنڈ سے واجب الادا مصارف کو پورا کرنے کے لئے مطلوب ہوں لیکن کسی رقم کی صورت میں، اس رقم سے متجاوز نہ ہوگی جو قومی اسمبلی میں اس سے قبل پیش کردہ کیفیت نامہ میں دکھائی گئی ہو۔

(۲) بایں طور توثیق شدہ جدول کو قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا لیکن اس پر بحث یا رائے شماری نہیں ہوگی۔

(۳) دستور کے تابع، وفاقی مجموعی فنڈ سے کوئی مصارف باضابطہ منظور شدہ متصور نہ ہوگا، تاوقتیکہ بایں طور توثیق شدہ جدول میں اس کی صراحت نہ کر دی گئی ہو اور مذکورہ جدول کو شق (۲) کی رو سے مطلوبہ طور پر قومی اسمبلی کے سامنے پیش نہ کر دیا گیا ہو۔

ضمنی اور زائد رقوم۔ ۸۴۔ اگر کسی مالی سال کی بابت یہ معلوم ہو کہ---

(الف) مجاز کردہ رقم جو رواں مالی سال کے دوران کسی خاص خدمت پر صرف کی جانی تھی، ناکافی ہے یا کسی ایسی نئی خدمت پر خرچ کی ضرورت پیدا ہوگئی ہے جو اس سال کے سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ میں شامل نہیں ہے؛ یا

(ب) کسی مالی سال کے دوران کسی خدمت پر اس رقم سے زائد رقم صرف کر دی گئی ہے جو اس سال کے واسطے اس خدمت کے لئے منظور کی گئی تھی؛

تو وفاقی حکومت کو اختیار ہوگا کہ وفاقی مجموعی فنڈ سے خرچ کی منظوری دے دے، خواہ وہ خرچ دستور کی رو سے مذکورہ فنڈ سے واجب الادا ہو یا نہ ہو، اور قومی اسمبلی کے سامنے ایک ضمنی کیفیت نامہ میزانیہ یا، جیسی بھی صورت ہو، زائد کیفیت نامہ میزانیہ پیش کرائے جس میں مذکورہ خرچ کی رقم درج ہو اور ان کیفیت ناموں پر آرٹیکل ۸۰ تا ۸۴ کے احکام کا اطلاق اسی طرح ہوگا جیسا کہ ان کا اطلاق سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ پر ہوتا ہے۔

۸۵۔ مذکورہ بالا احکام میں مالی امور سے متعلق شامل کسی امر کے باوجود، قومی اسمبلی کو اختیار ہوگا کہ وہ تخمینی خرچ کی بابت کسی رقم کی منظوری کے لئے آرٹیکل ۸۲ میں مقررہ رائے شماری کے طریقہ کار کی تکمیل اور خرچ کی بابت آرٹیکل ۸۳ کے احکام کے مطابق منظور شدہ خرچ کی جدول کی توثیق ہونے تک، کسی مالی سال کے کسی حصے کے لئے، جو چار ماہ سے زائد نہ ہو، مذکورہ منظوری پیشگی دے دے۔ — حساب پر رائے شماری۔

۸۶۔ مذکورہ بالا احکام میں مالی امور سے متعلق شامل کسی امر کے باوجود، کسی وقت جب کہ قومی اسمبلی ٹوٹی ہوئی ہو، تخمینی خرچ کی بابت رقوم کی منظوری کے لئے آرٹیکل ۸۲ میں مقررہ رائے شماری کے طریقہ کار کی تکمیل اور خرچ کی بابت آرٹیکل ۸۳ کے احکام کے مطابق منظور شدہ خرچ کی جدول کی توثیق ہونے تک، وفاقی حکومت کسی مالی سال کے کسی حصہ کے لئے جو چار ماہ سے زائد نہ ہو، وفاقی مجموعی فنڈ سے خرچ کی منظوری دے سکے گی۔ — اسمبلی ٹوٹ جانے کی صورت میں خرچ کی منظوری دینے کا اختیار۔

۸۷۔ (۱) ہر ایوان کا سیکرٹریٹ الگ ہوگا: — مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے سیکرٹریٹ۔

مگر شرط یہ ہے کہ اس شق میں مذکورہ کوئی امر دونوں ایوانوں کے لئے مشترک اسامیاں وضع کرنے میں مانع نہ سمجھا جائے گا۔

(۲) [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] قانون کے ذریعے کسی ایوان کے عملہ معتمدی میں بھرتی نیز مقرر کردہ اشخاص کی شرائط ملازمت کو منضبط کر سکے گی۔

(۳) تاوقتیکہ [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] شق (۲) کے تحت قانون وضع نہ کرے، اسپیکر یا، جیسی بھی صورت ہو، چیئرمین، صدر کی منظوری سے قومی اسمبلی یا سینٹ کے عملہ معتمدی میں بھرتی اور مقرر کردہ اشخاص کی ملازمت کی شرائط کو منضبط کرنے کے لئے [2]قواعد وضع کر سکے گا۔

مالیاتی کمیٹی۔ **۸۸۔** (۱) منظور شدہ مد بندی کے دائرے میں قومی اسمبلی اور سینٹ کے خرچ پر قومی اسمبلی یا، جیسی بھی صورت ہو، سینٹ اپنی مالیاتی کمیٹی کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے کنٹرول کرے گی۔

(۲) مالیاتی کمیٹی اسپیکر، یا جیسی بھی صورت ہو، چیئرمین، وزیر مالیات اور ایسے دیگر ارکان پر مشتمل ہوگی جنہیں اس کے لئے قومی اسمبلی یا جیسی بھی صورت ہو، سینٹ منتخب کرے۔

(۳) مالیاتی کمیٹی اپنے طریقہ کار کے انضباط کے لئے [3]قواعد وضع کر سکے گی۔

آرڈیننس

صدر کا آرڈیننس نافذ کرنے کا اختیار۔ **۸۹۔** (۱) صدر، سوائے جبکہ [4][سینٹ یا] قومی اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہو، اگر اس بارے میں مطمئن ہو کہ ایسے حالات موجود ہیں جن کی بناء پر فوری کارروائی ضروری ہو گئی ہے تو وہ حالات کے تقاضے کے مطابق آرڈیننس وضع اور نافذ کر سکے گا۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] قواعد (بھرتی) قومی اسمبلی سیکریٹریٹ، ۱۹۷۳ء کے لئے دیکھئے جریدہ پاکستان، ۱۹۷۳ء غیر معمولی، حصہ دوم، صفحات ۲۲۷۹-۲۲۸۶۔
قواعد (بھرتی) سینٹ سیکریٹریٹ کے لئے دیکھئے بحوالہ ماقبل صفحات ۲۳۰۱-۲۳۰۷۔

[3] قواعد (مالیاتی کمیٹی) قومی اسمبلی، ۱۹۷۳ء کے لئے دیکھئے جریدہ پاکستان، ۱۹۷۳ء غیر معمولی، حصہ دوم، صفحات ۲۴۵۱-۲۴۵۴۔
قواعد (مالیاتی کمیٹی) سینٹ، ۱۹۷۳ء کے لئے دیکھئے بحوالہ عین ماقبل صفحات ۲۴۷۹-۲۴۸۴۔

[4] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۲۷ کی رو سے شامل کیا گیا۔

(۲) اس آرٹیکل کے تحت نافذ کردہ کوئی آرڈیننس وہی قوت واثر رکھے گا جو [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کا ہوتا ہے اور ویسی ہی پابندیوں کے تابع ہوگا جو [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے اختیار قانون سازی پر عائد ہوتی ہیں لیکن ایسے ہر آرڈیننس کو---

(الف) پیش کیا جائے گا---

(اوّل) قومی اسمبلی کے سامنے اگر اس میں [2][آرٹیکل ۷۳ کی شق (۲) میں مصرحہ معاملات میں سے سب یا کسی سے متعلق احکام شامل ہوں]، اور وہ اپنے نفاذ سے [3][ایک سوبیس دن] کے اختتام پر یا، اگر اسمبلی اس مدت کے اختتام سے قبل اس کی نامنظوری کی قرارداد پاس کر دے تو اس قرارداد کے پاس ہو جانے پر، منسوخ قرار پائے گا [4][:]

[5][مگر شرط یہ ہے کہ قومی اسمبلی قرارداد کے ذریعے آرڈیننس کی مزید ایک سوبیس یوم تک توسیع کر سکے گی اور اس توسیع شدہ مدت کے اختتام پر اس کو منسوخ سمجھا جائے گا، یا، اگر اسمبلی اس مدت کے اختتام سے قبل اس کی نامنظوری کی قرارداد پاس کر دے تو اس قرارداد کے پاس ہو جانے پر، منسوخ متصور کیا جائے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ مزید مدت کے لیے توسیع ایک مرتبہ دی جائے گی۔]

(دوم) دونوں ایوانوں کے سامنے، اگر اس میں [2][ذیلی پیرا (اوّل) میں محولہ معاملات میں سے کسی سے متعلق احکام شامل نہ ہوں] اور وہ اپنے نفاذ سے [3][ایک سوبیس دن] کے اختتام پر یا، اگر دونوں میں سے کوئی ایوان اس

---

۱ احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

۲ دستور (ترمیم دوم) فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۲۰ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے بعض الفاظ کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

۳ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۲۷، کی رو سے "چار ماہ" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۴ بحوالہ عین ماقبل وقفہ کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۵ بحوالہ عین ماقبل نیا فقرہ شرطیہ شامل کیا گیا۔

مدت کے اختتام سے قبل نامنظوری کی قرارداد پاس کردے، تو اس قرارداد کے پاس ہو جانے پر، منسوخ قرار پائے گا[1][:]

[2][مگر شرط یہ ہے کہ کوئی بھی ایوان قرارداد کے ذریعے اس کو مزید ایک سو بیس دن کے لیے توسیع کر سکے گا اور اس توسیع شدہ مدت کے اختتام پر اس کو منسوخ سمجھا جائے گا، یا، اگر ایوان اس مدت کے اختتام سے قبل اس کی نامنظوری کی قرارداد پاس کر دے تو اس قرارداد کے پاس ہو جانے پر، اس کو منسوخ متصور کیا جائے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ مزید مدت کے لیے توسیع ایک مرتبہ دی جائے گی؛ اور]

(ب) صدر کی جانب سے کسی وقت بھی واپس لیا جا سکے گا۔

[3][(۳) شق (۲) کے احکامات سے متناقص ہوئے بغیر، ۔

(الف) شق (۲) کے پیراگراف (الف) کے ذیلی پیراگراف (اوّل) کے تحت آرڈیننس قومی اسمبلی میں متعارف کردہ بل متصور ہوگا؛ اور

(ب) شق (۲) کے پیراگراف (الف) کے ذیلی پیراگراف (دوم) کے تحت دونوں ایوانوں کے سامنے پیش کردہ کوئی بھی آرڈیننس ایوان میں متعارف کردہ بل متصور ہوگا جبکہ یہ پہلی دفعہ پیش کیا گیا تھا۔]

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۲۷، کی رو سے "؛ اور" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[2] بحوالہ عین ماقبل نیا فقرہ شرطیہ شامل کیا گیا۔

[3] بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۲۷، کی رو سے "شق (۳)" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

باب ۲۔ وفاقی حکومت

[1][2][۹۰۔(۱) دستور کے مطابق، وفاقی حکومت کی جانب سے وفاق کا عاملانہ اختیار صدر کے نام سے استعمال کیا جائے گا، جو وزیر اعظم اور وفاقی وزراء پر مشتمل ہوگا، جو وزیر اعظم کے ذریعے کام کریں گے جو کہ وفاق کا چیف ایگزیکٹیو ہوگا۔ وفاقی حکومت۔

(۲) دستور کے تحت اپنے کارہائے منصبی کو وزیر اعظم خواہ بلاواسطہ یا وفاقی وزراء کے ذریعے بجالائے گا۔]

[3][۹۱۔ (۱) صدر کو اس کے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں مدد اور مشورہ دینے کے لئے وزراء کی ایک کابینہ ہوگی جس کا سربراہ وزیر اعظم ہوگا۔ کابینہ۔

(۲) قومی اسمبلی کا اجلاس قومی اسمبلی کے عام انتخابات کے انعقاد کے اکیس دن بعد ہوگا، تاوقتیکہ اس سے پہلے صدر اجلاس طلب نہ کرلے۔

(۳) اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے الیکشن کے بعد، قومی اسمبلی، کسی بھی دوسری کارروائی کو چھوڑ کر، کسی بحث کے بغیر، اپنے مسلم اراکین میں سے ایک کا وزیر اعظم کے طور پر انتخاب کرے گی۔

(۴) وزیر اعظم قومی اسمبلی کے کل اراکین کی تعداد کی اکثریت رائے دہی کے ذریعے نامزد کیا جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ، اگر کوئی رکن پہلی رائے شماری میں مذکورہ اکثریت حاصل نہ کر سکے تو، پہلی رائے شماری میں سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے والے پہلے دو اراکین کے درمیان میں دوسری رائے شماری کا انعقاد کیا جائے گا اور وہ رکن جو موجود اراکین کی اکثریت رائے دہی حاصل کرلیتا ہے اس کا منتخب وزیر اعظم کے طور پر اعلان کیا جائے گا:

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے آرٹیکلز ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵ اور ۹۶ کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] ایکٹ نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء کی دفعہ ۲۸ کی رو سے "آرٹیکل ۹۰" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[3] بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۲۹ کی رو سے آرٹیکل ۹۱ کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

مزید شرط یہ ہے کہ، اگر دو یا اس سے زائد ارکین کی جانب سے حاصل کردہ ووٹ کی تعداد مساوی ہو جائے تو، ان کے درمیان مزید رائے شماری کا انعقاد کیا جائے گا تاوقتیکہ ان میں سے کوئی ایک سب سے زیادہ حق رائے دہی حاصل نہ کر لے۔

(۵) شق (۴) کے تحت نامزد رکن کو صدر کی جانب سے عہدہ سنبھالنے کی دعوت دی جائے گی اور وہ عہدہ سنبھالنے سے پہلے، تیسرے جدول میں بیان کردہ طریقہ کار میں صدر کے روبرو حلف اٹھائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ وزیراعظم کے عہدے پر فائز ہونے کے لیے میعاد کی تعداد پر پابندی نہیں ہوگی۔

(۶) کابینہ مع وزرائے مملکت اجتماعی طور پر قومی اسمبلی اور سینٹ کو جواب دہ ہوگی۔

(۷) وزیراعظم صدر کی خوشنودی کے دوران عہدے پر فائز رہے گا، لیکن صدر اس شق کے تحت اپنے اختیارات استعمال نہیں کرے گا تاوقتیکہ اسے یہ اطمینان نہ ہو کہ وزیراعظم کو قومی اسمبلی کے ارکان کی اکثریت کا اعتماد حاصل نہیں ہے، جس صورت میں وہ قومی اسمبلی کو طلب کرے گا اور وزیراعظم کو اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کا حکم دے گا۔

(۸) وزیراعظم، صدر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا۔

(۹) کوئی وزیر جو مسلسل چھ ماہ کی مدت تک قومی اسمبلی کا رکن نہ رہے، مذکورہ مدت کے اختتام پر وزیر نہیں رہے گا اور مذکورہ اسمبلی کے توڑے جانے سے قبل اسے دوبارہ وزیر مقرر نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ وہ اسمبلی کا رکن منتخب نہ ہو جائے:

مگر شرط یہ ہے کہ اس شق میں شامل کسی امر کا ایسے وزیر پر اطلاق نہیں ہوگا جو سینٹ کا رکن ہو۔

(۱۰) اس آرٹیکل میں شامل کسی امر کا یہ مطلب نہ ہوگا کہ وزیراعظم یا کسی دوسرے وزیر یا وزیر مملکت کو کسی ایسی مدت کے دوران جبکہ قومی اسمبلی تحلیل کر دی گئی ہو اپنے عہدے پر برقرار رہنے کا نااہل قرار دے دیا جائے اور نہ ہی اس کی رو سے کسی ایسی مدت کے دوران

کسی شخص کوبطور وزیراعظم یا دیگر وزیر یا بطور وزیر مملکت مقرر کرنے کی ممانعت ہوگی ۔]

وفاقی وزراء اور وزرائے مملکت۔

۹۲۔ (۱) آرٹیکل ۹۱ کی شقات [۱](۹) اور (۱۰)] کے تابع، صدر، وزیراعظم کے مشورے پر مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ارکان میں سے وفاقی وزراء اور وزرائے مملکت کا تقرر کرے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ ان وفاقی وزراء اور وزرائے مملکت کی تعداد جو سینٹ کے رکن ہوں کسی بھی وقت وفاقی وزراء کی ایک چوتھائی تعداد سے زیادہ نہیں ہوگی[۲][:]

[۳][مزید شرط یہ ہے کہ کابینہ کی کل تعداد، بشمول وزرائے مملکت، مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے مجموعی ارکان کے گیارہ فی صد سے زائد نہیں ہوگی:

مزید یہ بھی شرط ہے کہ مذکورہ بالا ترمیم اگلے عام انتخابات سے مؤثر ہوگی جس کا دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء کے نفاذ کے بعد انعقاد ہوگا۔]

(۲) عہدے پر فائز ہونے سے پہلے، کوئی وفاقی وزیر یا وزیر مملکت جدول سوم میں دی گئی عبارت میں صدر کے سامنے حلف اٹھائے گا۔

(۳) کوئی وفاقی وزیر یا وزیر مملکت صدر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا، یا صدر وزیراعظم کے مشورے پر اسے عہدے سے برطرف کر سکے گا۔

مشیران۔

۹۳۔ (۱) صدر، وزیراعظم کے مشورے پر، ایسی شرائط پر جو وہ متعین کرے، زیادہ سے زیادہ پانچ مشیر مقرر کر سکے گا۔

(۲) آرٹیکل ۵۷ کے احکام کا کسی مشیر پر بھی اطلاق ہوگا۔

وزیراعظم کا عہدے پر برقرار رہنا۔

۹۴۔ صدر وزیراعظم سے اپنے عہدے پر برقرار رہنے کے لئے کہہ سکے گا جب تک کہ اس کا جانشین وزیراعظم کے عہدے پر فائز نہ ہو جائے۔

وزیراعظم کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ۔

۹۵۔ (۱) وزیراعظم کے خلاف عدم اعتماد کے ووٹ کی قرارداد جسے قومی اسمبلی کی کل رکنیت کے کم از کم بیس فیصد نے پیش کیا ہو قومی اسمبلی کی طرف سے منظور کی جا سکے گی۔

(۲) شق (۱) میں محولہ کسی قرارداد پر اس دن سے تین دن کی مدت کے خاتمہ سے پہلے یا سات

۱۔ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۳۰ کی رو سے "(۷) اور (۸)" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۲۔ بحوالہ عین ماقبل وقف کامل کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۳۔ بحوالہ عین ماقبل فقرہ شرطیہ شامل کیا گیا۔

دن کی مدت کے بعد ووٹ نہیں لئے جائیں گے جس دن مذکورہ قرارداد قومی اسمبلی میں پیش کی گئی ہو۔

(۳) شق (۱) میں محولہ کسی قرارداد کو قومی اسمبلی میں پیش نہیں کیا جائے گا جبکہ قومی اسمبلی سالانہ میزانیہ کے کیفیت نامے میں پیش کردہ رقوم کے مطالبات پر غور کر رہی ہو۔

(۴) اگر شق (۱) میں محولہ قرارداد کو قومی اسمبلی کی مجموعی رکنیت کی اکثریت سے منظور کر لیا جائے، تو وزیراعظم عہدے پر فائز نہیں رہے گا۔]

۹۶۔ [وزیراعظم کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ] دوبارہ نمبر لگانے کے ذریعے بدلنے کی وجہ سے حذف کیا گیا دیکھئے فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء آرٹیکل ۲ اور جدول۔

وفاق کے عاملانہ اختیار کی وسعت۔

۹۷۔ دستور کے تابع، وفاق کا عاملانہ اختیار ان امور پر حاوی ہوگا جن کے بارے میں [۱][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کو قوانین وضع کرنے کا اختیار ہے، جس میں پاکستان میں اور اس سے باہر کے علاقہ جات کے متعلق حقوق، اقتدار اور دائرہ اختیار کو بروئے کار لانا شامل ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ مذکورہ اقتدار، ماسوائے جیسا کہ دستور میں یا [۱][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے وضع کردہ کسی قانون میں بالصراحت موجود ہو، کسی صوبے میں کسی ایسے امر پر حاوی نہیں ہوگا جس کے بارے میں صوبائی اسمبلی کو بھی قوانین وضع کرنے کا اختیار ہو۔

ماتحت ہیئت ہائے مجاز کو کار ہائے منصبی کی تفویض۔

۹۸۔ وفاقی حکومت کی سفارش پر [۱][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] قانون کے ذریعے وفاقی حکومت کے ماتحت عہدیداروں یا ہیئت ہائے مجاز کو کار ہائے منصبی تفویض کر سکے گی۔

وفاقی حکومت کا انصرام کار۔

[۲][۹۹۔ (۱) وفاقی حکومت کی کل عاملانہ کارروائیوں کے بارے میں یہ کہا جائے گا کہ وہ صدر کے نام سے کی گئی ہیں۔

(۲) [۳][وفاقی حکومت] قواعد کے ذریعے ان احکام اور دیگر دستاویزات کی توثیق کے طریقے

۱۔ احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

۲۔ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "آرٹیکل ۹۹" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۳۔ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۳۱ کی رو سے "صدر" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

کی صراحت کرے گی جو[1][صدر کے نام سے] مرتب یا جاری کی گئی ہوں، اور اس طرح توثیق شدہ کسی حکم یا دستاویز کے جواز پر کسی عدالت میں اس بناء پر اعتراض نہیں کیا جائے گا کہ اس کو صدر نے مرتب یا جاری نہیں کیا تھا۔

[2][(۳) وفاقی حکومت اپنے کام کی تقسیم اور انجام دہی کے لئے بھی قواعد مرتب کرے گی۔]]

اٹارنی جنرل برائے پاکستان۔

۱۰۰۔ (۱) صدر کسی ایسے شخص کو جو عدالت عظمیٰ کا جج بننے کا اہل ہو، پاکستان کا اٹارنی جنرل مقرر کرے گا۔

(۲) اٹارنی جنرل صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا۔[3][اور نجی پیشہ وکالت میں حصہ نہیں لے سکے گا جب تک وہ اٹارنی جنرل کے عہدے پر فائز رہے گا۔]

(۳) اٹارنی جنرل کا یہ فرض ہوگا کہ وہ وفاقی حکومت کو ایسے قانونی معاملات پر مشورہ دے اور قانونی نوعیت کے ایسے دیگر فرائض انجام دے جو وفاقی حکومت کی طرف سے اسے حوالے کئے جائیں یا تفویض کئے جائیں اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں اسے پاکستان کی تمام عدالتوں اور ٹریبونلوں میں سماعت کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

(۴) اٹارنی جنرل، صدر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدہ سے مستعفی ہو سکے گا۔

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۳۱ کی رو سے "اس کے نام سے" تبدیل کیا گیا۔

[2] بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۳۱ کی رو سے "شق (۳)" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[3] بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۳۲ کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

حصہ چہارم

صوبے

باب ۱۔ گورنر

گورنر کا تقرر۔

۱۰۱۔ [1][(۱) ہر صوبے کے لئے ایک گورنر ہوگا، جسے صدر وزیر اعظم کے مشورے پر مقرر کرے گا۔]

(۲) کسی شخص کو بجز اس کے کہ وہ قومی اسمبلی کا رکن منتخب ہونے کا اہل ہو، اور پینتیس سال سے کم عمر کا نہ ہو، [2][اور درج شدہ رائے دہندہ ہو اور متعلقہ صوبے کا رہائشی ہو] کسی صوبے کا گورنر مقرر نہیں کیا جائے گا۔[3][:]

[4]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

[4]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

(۳) گورنر، صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا[5][اور ایسے مشاہرے، بھتوں اور مراعات کا مستحق ہوگا جو صدر متعین کرے۔]

(۴) گورنر، صدر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے، اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا۔

[6][(۵) صدر کسی گورنر کے کارہائے منصبی کی [7][کسی ایسی اتفاقی صورت میں جس کی بابت اس حصہ میں حکم وضع نہ کیا گیا ہو] انجام دہی کے لئے ایسے احکام وضع کر سکے گا جو وہ موزوں سمجھے۔]

---

۱ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۳۳ کی رو سے "شق (۱)" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۲ بحوالہ عین ماقبل اضافہ کیا گیا۔

۳ دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے وقف کامل کی بجائے تبدیل کیا گیا (نفاذ پذیر از ۱۳ ستمبر، ۱۹۷۶ء)۔

۴ فقرہ شرطیہ اور شق (۲الف) ایکٹ نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء کی دفعہ ۱۱ کی رو سے حذف کر دیئے گئے جس میں قبل ازیں ایکٹ نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء کی دفعہ ۲ کی رو سے ترمیم کی گئی تھی۔

۵ دستور (ترمیم اول) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۶ کی رو سے اضافہ کئے گئے (نفاذ پذیر از ۸ مئی ۱۹۷۴ء)۔

۶ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کئے گئے۔

۷ دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ، ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۱۱ کی رو سے اضافہ کیے گئے۔

عہدے کا حلف۔ **۱۰۲۔** گورنر، عہدے پر فائز ہونے سے قبل، عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کے سامنے، جدول سوم میں درج شدہ عبارت میں حلف اٹھائے گا۔

گورنر کے عہدے کی شرائط۔ **۱۰۳۔** (۱) گورنر پاکستان کی ملازمت میں کوئی منفعت بخش عہدہ یا کوئی دوسری ایسی حیثیت قبول نہیں کرے گا جو خدمات کی انجام دہی کے صلہ میں معاوضہ کے حق کی حامل ہو۔

(۲) گورنر، [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا کسی صوبائی اسمبلی کے رکن کی حیثیت سے انتخاب کا امیدوار نہیں ہوگا اور، اگر [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا کسی صوبائی اسمبلی کے کسی رکن کو گورنر مقرر کیا جائے تو [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا جیسی بھی صورت ہو، صوبائی اسمبلی میں اس کی نشست اس دن خالی ہو جائے گی جس دن وہ اپنے عہدے پر فائز ہوگا۔

اسپیکر صوبائی اسمبلی، گورنر کی غیر موجودگی میں بطور گورنر کام یا کارہائے منصبی انجام دے گا۔ [2][**۱۰۴۔** جب گورنر، پاکستان سے غیر حاضری کی صورت میں یا کسی دوسری وجہ سے، اپنے عہدے کے کارہائے منصبی کی انجام دہی کے قابل نہ ہو تو، اسپیکر صوبائی اسمبلی اور اس کی غیر حاضری میں کوئی بھی دوسرا شخص جیسا کہ صدر نامزد کرے گا جو گورنر کے کارہائے منصبی انجام دے گا تاوقتیکہ گورنر پاکستان واپس آجائے یا جیسی بھی صورت ہو، اپنے کارہائے منصبی سنبھال لے۔]

گورنر مشورے وغیرہ پر عمل کرے گا۔ [3][**۱۰۵۔** (۱) دستور کے تابع، اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں، گورنر کابینہ [4][یا وزیر اعلیٰ] کے مشورے [5][پر اور] اس کے مطابق عمل کرے گا:

[4][مگر شرط یہ ہے کہ [5][پندرہ دن کے اندر] گورنر کابینہ یا، جیسی بھی صورت ہو، وزیر اعلیٰ کو مذکورہ مشورے پر، عام طور پر یا بصورتِ دیگر، دوبارہ غور کرنے کا حکم دے سکے گا، اور گورنر [5][دس دنوں کے اندر] مذکورہ دوبارہ غور کے بعد دیئے ہوئے مشورے کے مطابق عمل کرے گا۔]

[6]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

---

۱ احیائے دستور ۱۹۷۳ کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ و جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

۲ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۳۴ کی رو سے "آرٹیکل ۱۰۴" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۳ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ و جدول کی رو سے آرٹیکل ۱۰۵ کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۴ دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ، ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۱۲ کی رو سے "مختصر شرطیہ" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۵ ایکٹ نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء کی دفعہ ۳۵ کی رو سے شامل کیا گیا۔

۶ دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ، ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۱۲ کی رو سے فقرہ شرطیہ کو حذف کیا گیا۔

(۲) اس سوال کی کہ آیا کوئی، اور اگر ایسا ہے تو کیا، مشورہ وزیر اعلیٰ[1] [یا کابینہ] نے گورنر کو دیا تھا، کسی عدالت، ٹریبونل یا دیگر ہیئت مجاز میں یا اس کی طرف سے تفتیش نہیں کی جائے گی۔

[2][(۳) جبکہ گورنر صوبائی اسمبلی کو تحلیل کر دے، شق (۱) میں شامل کسی امر کے باوجود، گورنر ---

(الف) تحلیل کی تاریخ کے نوے دن کے اندر، اسمبلی کے عام انتخابات کے انعقاد کے لیے، تاریخ مقرر کرے گا؛ اور

(ب) نگران کابینہ مقرر کرے گا۔]

[3]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

(۵) احکامات [4][آرٹیکل ۴۸ کی شق (۲)] کے کسی گورنر کے سلسلے میں اس طرح مؤثر ہوں گے گویا کہ ان میں 'صدر' کا حوالہ ''گورنر'' کا حوالہ ہو۔]

باب ۲۔ صوبائی اسمبلیاں

[5][۱۰۶۔ (۱) ہر صوبائی اسمبلی عام نشستوں اور خواتین اور غیر مسلموں کے لئے مخصوص نشستوں پر مشتمل ہوگی جس طرح کہ ذیل میں صراحت کی گئی ہے۔ صوبائی اسمبلیوں کی تشکیل۔

	عام نشستیں	خواتین	غیر مسلم	کل
بلوچستان	۵۱	۱۱	۳	۶۵
خیبر پختونخواہ	۹۹	۲۲	۳	۱۲۴
پنجاب	۲۹۷	۶۶	۸	۳۷۱
سندھ	۱۳۰	۲۹	۹	۱۶۸

(۲) کسی شخص کو ووٹ دینے کا حق ہوگا اگر ---

(الف) وہ پاکستان کا شہری ہو؛

---

۱ دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ، ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۱۲ کی رو سے ''کابینہ یا کسی وزیر'' کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۲ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۳۵ کی رو سے ''شق (۳)'' کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۳ بحوالہ عین ماقبل شق (۴) کو حذف کیا گیا۔

۴ دستور (ترمیم ہشتم)، ایکٹ، ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۱۲ کی رو سے ''(۳)'' کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۵ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۳۶ کی رو سے ''آرٹیکل ۱۰۶'' کی بجائے تبدیل کیا گیا اور مورخہ ۲۱/اگست ۲۰۰۲ء سے ہمیشہ بایں طور پر تبدیل شدہ متصور کیا جائے گا۔

(ب) وہ اٹھارہ سال سے کم عمر کا نہ ہو؛

(ج) اس کا نام صوبے میں کسی علاقے کی انتخابی فہرست میں درج ہو؛ اور

(د) اسے کسی مجاز عدالت کی طرف سے فاترالعقل قرار نہ دیا گیا ہو۔

(۳) کسی صوبائی اسمبلی کے انتخاب کی غرض کے لیے،۔۔۔

(الف) عام نشستوں کے لئے انتخابی حلقے ایک رکنی علاقائی حلقے ہوں گے اور مذکورہ نشستوں کو پُر کرنے کے لئے ارکان بلاواسطہ اور آزادانہ ووٹ کے ذریعے منتخب کئے جائیں گے؛

(ب) شق (۱) کے تحت متعلقہ صوبوں کے لئے تعین کردہ خواتین اور غیر مسلموں کے لئے مخصوص تمام نشستوں کے لئے ہر ایک صوبہ واحد انتخابی حلقہ ہوگا؛

(ج) شق (۱) کے تحت کسی صوبہ کے لئے تعین کردہ خواتین اور غیر مسلموں کے لئے مخصوص نشستوں کو پُر کرنے کے لئے ارکان قانون کے مطابق سیاسی جماعتوں کے امیدواروں کی فہرست سے متناسب نمائندگی کے نظام کے ذریعہ صوبائی اسمبلی میں ہر ایک سیاسی جماعت کی طرف سے حاصل کردہ عام نشستوں کی کل تعداد کی بنیاد پر منتخب کئے جائیں گے:

مگر شرط یہ ہے کہ اس ذیلی شق کی غرض کے لئے، کسی سیاسی جماعت کی طرف سے حاصل کردہ عام نشستوں کی کل تعداد میں وہ کامیاب آزاد امیدوار شامل ہوں گے جو سرکاری جریدے میں کامیاب امیدواروں کے ناموں کی اشاعت کے تین یوم کے اندر باضابطہ طور پر مذکورہ سیاسی جماعت میں شامل ہو جائیں۔]

صوبائی اسمبلی کی میعاد

۱۰۷۔ کوئی صوبائی اسمبلی، اگر وہ قبل از وقت توڑ نہ دی جائے، اپنے پہلے اجلاس کی تاریخ سے پانچ سال کی میعاد تک برقرار رہے گی اور اپنی میعاد کے اختتام پر ٹوٹ جائے گی۔

۱۰۸۔ کسی عام انتخاب کے بعد، کوئی صوبائی اسمبلی اپنے پہلے اجلاس میں، بہ اخراج کسی دیگر کام کے، اپنے ارکان میں سے ایک اسپیکر اور ایک ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب کرے گی، اور جتنی بار بھی اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر کا عہدہ خالی ہو جائے، وہ اسمبلی کسی اور رکن کو بطور اسپیکر یا، جیسی بھی صورت ہو، ڈپٹی اسپیکر منتخب کرے گی۔ اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر۔

۱۰۹۔ گورنر وقتاً فوقتاً--- صوبائی اسمبلی کا اجلاس طلب اور برخاست کرنا۔

(الف) صوبائی اسمبلی کا اجلاس ایسے وقت اور مقام پر طلب کر سکے گا جسے وہ مناسب خیال کرے؛ اور

(ب) صوبائی اسمبلی کا اجلاس برخاست کر سکے گا۔

۱۱۰۔ گورنر صوبائی اسمبلی سے خطاب کر سکے گا اور اس مقصد کے لئے ارکان کی حاضری کا حکم دے سکے گا۔ گورنر کا صوبائی اسمبلی سے خطاب کرنے کا اختیار۔

۱۱۱۔ ایڈووکیٹ جنرل کو صوبائی اسمبلی یا اس کی کسی کمیٹی میں، جس کا اسے رکن نامزد کر دیا جائے، تقریر کرنے اور بصورت دیگر اس کی کارروائی میں حصہ لینے کا حق ہوگا، لیکن اس آرٹیکل کی رو سے وہ ووٹ دینے کا مستحق نہ ہوگا۔ صوبائی اسمبلی میں تقریر کا حق۔

[۱]۱۱۲۔ (۱) گورنر صوبائی اسمبلی کو تحلیل کر دے گا اگر وزیر اعلیٰ اُسے ایسا مشورہ دے اور صوبائی اسمبلی، بجز اس کے کہ اس سے قبل تحلیل نہ کر دی گئی ہو، وزیر اعلیٰ کی طرف سے ایسا مشورہ دیئے جانے کے بعد اڑتالیس گھنٹوں کے خاتمے پر تحلیل ہو جائے گی۔ صوبائی اسمبلی کی تحلیل۔

تشریح: اس آرٹیکل میں "وزیر اعلیٰ" کے حوالے سے یہ معنی اخذ نہیں کئے جائیں گے کہ اس میں کسی ایسے وزیر اعلیٰ کا حوالہ شامل ہے جس کے خلاف صوبائی اسمبلی میں عدم اعتماد کے ووٹ کی کسی قرارداد کا نوٹس دے دیا گیا ہو لیکن اس پر رائے دہی نہ کی گئی ہو یا جس کے خلاف عدم اعتماد کے ووٹ کی کوئی قرارداد منظور ہو گئی ہو۔

(۲) گورنر بھی اپنی صوابدید پر، لیکن صدر کی ماقبل منظوری کے تابع، صوبائی اسمبلی کو توڑ سکے گا، جبکہ وزیر اعلیٰ کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ منظور کیے جانے کے بعد، صوبائی اسمبلی کے کسی رکن کا دستور کے احکام کے مطابق صوبائی اسمبلی کے ارکان کی اکثریت کا اعتماد رکھنے کا امکان نہ ہو جس طرح کہ اس غرض سے بلائی گئی صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں معلوم ہوا ہو۔]

---

[۱] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۳۷ کی رو سے "آرٹیکل ۱۱۲" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

صوبائی اسمبلی کی رکنیت کیلئے اہلیت اورنا اہلیت۔ [1][۱۱۳۔ آرٹیکل ۶۲ اور ۶۳ میں مندرج قومی اسمبلی کی رکنیت کے لئے اہلیت اور نا اہلیت کا کسی صوبائی اسمبلی کے لئے بھی اس طرح اطلاق ہوگا گویا کہ اس میں ''قومی اسمبلی'' کا حوالہ ''صوبائی اسمبلی'' کا حوالہ ہو۔]

صوبائی اسمبلی میں بحث پر پابندی۔ ۱۱۴۔ کسی صوبائی اسمبلی میں عدالت عظمیٰ یا کسی عدالتِ عالیہ کے کسی جج کے اپنے فرائض کی انجام دہی میں طرز عمل کے بارے میں کوئی بحث نہیں ہوگی۔

مالی امور کے لئے صوبائی حکومت کی رضامندی ضروری ہوگی۔ ۱۱۵۔ (۱) کسی مالی بل، یا کسی بل یا ترمیم کو جو اگر وضع اور نافذ العمل ہو جائے تو صوبائی مجموعی فنڈ سے اخراجات یا صوبے کے سرکاری حسابات میں سے رقم کی باز خواست کا باعث ہو صوبائی اسمبلی میں پیش نہیں کیا جائے گا یا اس کی تحریک نہیں کی جائے گی بجز اس کے کہ صوبائی حکومت اسے پیش کرے یا اس کی تحریک کرے یا اس کی رضامندی سے ایسا کیا جائے۔

(۲) اس آرٹیکل کی اغراض کے لئے کسی بل یا ترمیم کو مالی بل تصور کیا جائے گا اگر اس میں شامل احکام کا تعلق مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک یا تمام معاملات سے ہو، یعنی:---

(الف) کسی محصول کا عائد کرنا، منسوخ کرنا، اس میں تخفیف کرنا، کمی بیشی کرنا یا اسے منضبط کرنا؛

(ب) صوبائی حکومت کی جانب سے رقم بطور قرض لینا یا کوئی ضمانت دینا یا اس حکومت کی مالی ذمہ داریوں کی بابت قانون میں ترمیم؛

(ج) صوبائی مجموعی فنڈ کی تحویل، اس میں رقوم کی ادائیگی یا اس میں سے رقوم کا اجراء؛

(د) صوبائی مجموعی فنڈ پر کوئی وجوب عائد کرنا یا کسی ایسے وجوب کو منسوخ کرنا یا اس میں کوئی تبدیلی کرنا؛

(ہ) صوبے کے سرکاری حساب میں رقوم وصول کرنا، ایسی رقوم کی تحویل یا ان کا اجراء؛ اور

(و) ماقبل پیروں میں مذکورہ امور میں سے کسی سے متعلق کوئی ضمنی امر۔

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے آرٹیکل ۱۱۳ کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

(۳) کوئی بل محض اس وجہ سے مالی بل متصور نہیں ہوگا کہ اس میں حسب ذیل امور کے بارے میں احکام وضع کئے گئے ہیں---

(الف) کوئی جرمانہ یا دیگر مالی تعزیر عائد کرنے یا اس میں تبدیلی کرنے سے متعلق یا کسی لائسنس فیس یا کسی انجام دی گئی خدمت کی فیس یا خرچ کے مطالبے یا ادائیگی سے متعلق؛ یا

(ب) مقامی اغراض کے لئے کسی مقامی ہیئت مجاز یا ادارے کی جانب سے کوئی محصول عائد کرنے، منسوخ کرنے یا اس میں تخفیف کرنے، کمی بیشی کرنے یا اسے منضبط کرنے سے متعلق۔

(۴) اگر یہ سوال پیدا ہو کہ آیا کوئی بل مالی بل ہے یا نہیں تو اس پر صوبائی اسمبلی کے اسپیکر کا فیصلہ قطعی ہوگا۔

(۵) گورنر کو منظوری کے لئے پیش کئے جانے والے ہر مالی بل پر صوبائی اسمبلی کے اسپیکر کی دستخط شدہ ایک سند ہوگی کہ یہ مالی بل ہے اور ایسی سند تمام اغراض کیلئے حتمی ہوگی اور اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

بلوں کے لئے گورنر کی منظوری۔

[1][۱۱۶۔ (۱) جب صوبائی اسمبلی کسی بل کو منظور کرلے، تو اسے گورنر کی منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔

(۲) جبکہ کوئی بل گورنر کو منظوری کے لئے پیش کیا جائے، تو گورنر [2][دس] دن کے اندر--

(الف) بل کی منظوری دے دے گا؛ یا

(ب) کسی ایسے بل کی صورت میں جو مالی بل نہ ہو، بل کو اس پیغام کے ساتھ صوبائی اسمبلی کو واپس کردے گا کہ بل پر، یا اس کے کسی مصرحہ حکم پر، دوبارہ غور کیا جائے اور یہ کہ پیغام میں مصرحہ کسی ترمیم پر غور کیا جائے۔

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے آرٹیکل ۱۱۶ کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[2] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۳۸ کی رو سے "تیس" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[1][(۳) جبکہ گورنر نے کوئی بل صوبائی اسمبلی کو واپس بھیج دیا ہو، تو اس پر صوبائی اسمبلی دوبارہ غور کرے گی اور، اگر صوبائی اسمبلی اسے صوبائی اسمبلی کے حاضر اور ووٹ دینے والے ارکان کی اکثریت کے ووٹوں سے، ترمیم کے ساتھ یا بلا ترمیم، دوبارہ منظور کرے، تو اسے دوبارہ گورنر کو پیش کیا جائے گا اور گورنر[2][دس دنوں کے اندر اس کی منظوری دے گا جس میں ناکامی کی صورت میں یہ سمجھا جائے گا کہ منظوری ہو چکی ہے۔]

(۴) جبکہ گورنر نے کسی بل کی منظوری دے دی ہو[3][یا اس کی دی گئی منظوری متصور ہو] تو وہ قانون بن جائے گا اور صوبائی اسمبلی کا ایکٹ کہلائے گا۔

(۵) کسی صوبائی اسمبلی کا کوئی ایکٹ، اور کسی ایسے ایکٹ کا کوئی حکم، محض اس وجہ سے باطل نہیں ہوگا کہ دستور کے تحت مطلوبہ کوئی سفارش، ماقبل منظوری یا رضامندی نہیں دی گئی تھی اگر مذکورہ ایکٹ کے دستور کے مطابق منظوری دی گئی ہو۔]

بل اجلاس کی برخاستگی وغیرہ کی بناء پر ساقط نہیں ہوگا۔

۱۱۷۔ (۱) کسی صوبائی اسمبلی میں زیرِ غور کوئی بل، اسمبلی کی برخاستگی کی بناء پر ساقط نہیں ہوگا۔

(۲) کسی صوبائی اسمبلی میں زیرِ غور کوئی بل، اسمبلی کے ٹوٹ جانے پر ساقط ہو جائے گا۔

مالیاتی طریقِ کار

صوبائی مجموعی فنڈ اور سرکاری حساب۔

۱۱۸۔ (۱) صوبائی حکومت کے وصول شدہ تمام محاصل، اس حکومت کے جاری کردہ جملہ قرضہ جات اور کسی قرضہ کی واپسی کے سلسلہ میں اسے وصول ہونے والی تمام رقوم، ایک مجموعی فنڈ کا حصہ بنیں گی جس کا نام صوبائی مجموعی فنڈ ہوگا۔

(۲) دیگر تمام رقوم جو--

(الف) صوبائی حکومت کو یا اس کی طرف سے وصول ہوں؛ یا

---

۱ دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ، ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۱۵ کی رو سے "شق (۳)" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۲ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۳۸ کی رو سے "اس کی منظوری نہیں روکے گا" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۳ بحوالہ عین ماقبل شامل کیا گیا۔

(ب) عدالت عالیہ یا صوبے کے اختیار کے تحت قائم شدہ کسی دوسری عدالت کو وصول ہوں یا اس کے پاس جمع کرائی گئی ہوں؛

صوبے کے سرکاری حساب میں جمع کی جائیں گی۔

۱۱۹۔ صوبائی مجموعی فنڈ کی تحویل، اس فنڈ میں رقوم کی ادائیگی، اس سے رقوم کی بازخواست، صوبائی حکومت کو یا اسکی طرف سے وصول شدہ دیگر رقوم کی تحویل، صوبے کے سرکاری حساب میں ان کی ادائیگی اور اس سے بازخواست، اور مذکورہ بالا امور سے متعلقہ یا ضمنی جملہ امور، صوبائی اسمبلی کے ایکٹ کے ذریعے یا اس بارے میں اس طرح احکام وضع ہونے تک گورنر کے بنائے ہوئے قواعد کے بموجب منضبط ہوں گے۔ صوبائی مجموعی فنڈ اور سرکاری حساب کی تحویل وغیرہ۔

۱۲۰۔ (۱) صوبائی حکومت، ہر مالی سال کی بابت، صوبائی حکومت کی اس سال کی تخمینی آمدنی اور مصارف کا کیفیت نامہ صوبائی اسمبلی کے سامنے پیش کرائے گی جس کا اس باب میں سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے۔ سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ۔

(۲) سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ میں مندرجہ ذیل علیحدہ علیحدہ ظاہر کی جائیں گی--

(الف) ایسی رقوم جو ان مصارف کو پورا کرنے کے لئے درکار ہوں جنہیں دستور میں صوبائی مجموعی فنڈ پر واجب الادا بیان کیا گیا ہے؛ اور

(ب) ایسی رقوم جو ایسے دیگر مصارف کو پورا کرنے کے لئے درکار ہوں جن کی صوبائی مجموعی فنڈ سے ادائیگی کی تجویز کی گئی ہو؛

اور محاصل کے حساب میں سے ہونے والے مصارف اور دیگر مصارف میں تفریق رکھی جائے گی۔

۱۲۱۔ مندرجہ ذیل مصارف صوبائی مجموعی فنڈ پر واجب الادا مصارف ہوں گے :- صوبائی مجموعی فنڈ پر واجب الادا مصارف۔

(الف) گورنر کو قابل ادائیگی مشاہرہ اور اس کے عہدے سے متعلق دیگر مصارف اور مشاہرہ جو مندرجہ ذیل کو قابل ادائیگی ہوگا:-

(اوّل) عدالت عالیہ کے جج؛ اور

(دوم) صوبائی اسمبلی کے اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر؛

(ب) عدالتِ عالیہ اور صوبائی اسمبلی کے دفاتر کے انتظامی اخراجات بشمول ان مشاہروں کے جو ان کے عہدہ داروں اور ملازمین کو واجب الادا ہوں؛

(ج) جملہ واجبات قرضہ جن کی ادائیگی صوبائی حکومت کے ذمہ ہو، بشمول سود، مصارف ذخیرہ ادائی، سرمایہ کی بازادائیگی یا بے باقی یا قرضوں کے حصول کے اور صوبائی مجموعی فنڈ کی ضمانت پر قرض کے معاوضے اور انفکاک کے سلسلے میں کئے جانے والے دیگر مصارف؛

(د) کوئی رقوم جو کسی صوبے کے خلاف کسی عدالت یا ٹریبونل کے کسی فیصلے، ڈگری یا فیصلہ ثالثی کی تعمیل کے لئے درکار ہوں؛ اور

(ہ) کوئی دیگر رقوم جن کو دستور کی رو سے یا صوبائی اسمبلی کے ایکٹ کے ذریعے اس طرح واجب الادا قرار دیا گیا ہو۔

سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ کی بابت طریق کار۔

۱۲۲۔ (۱) سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ کے اس حصہ پر، جو صوبائی مجموعی فنڈ سے واجب الادا مصارف سے تعلق رکھتا ہو، صوبائی اسمبلی میں بحث ہو سکے گی لیکن اسے صوبائی اسمبلی کی رائے دہی کے لئے پیش نہیں کیا جائے گا۔

(۲) سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ کا وہ حصہ جو دیگر مصارف سے تعلق رکھتا ہو، مطالبات زر کی شکل میں صوبائی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا اور اس اسمبلی کو کسی مطالبے کو منظور کرنے یا منظور کرنے سے انکار کرنے، یا کسی مطالبے کو اس میں مصرحہ رقم کی تخفیف کے تابع منظور کرنے کا اختیار ہوگا:

[۱]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

(۳) صوبائی حکومت کی سفارش کے بغیر کوئی مطالبہ زر پیش نہیں کیا جائے گا۔

---

[۱] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۳۹ کی رو سے "فقرہ شرطیہ" حذف کر دیا گیا۔

۱۲۳۔ (۱) وزیراعلیٰ اپنے دستخطوں سے ایک جدول کی توثیق کریگا جس میں حسب ذیل تصریح ہوگی--- منظور شدہ خرچ کی جدول کی توثیق۔

(الف) ان رقوم کی جو آرٹیکل ۱۲۲ کے تحت صوبائی اسمبلی نے منظور کی ہوں یا جن کا منظور کیا جانا متصور ہو؛ اور

(ب) ان مختلف رقوم کی جو صوبائی مجموعی فنڈ سے واجب الادا مصارف کو پورا کرنے کے لئے مطلوب ہوں، لیکن کسی رقم کی صورت میں، اس رقم سے متجاوز نہ ہوگی جو اسمبلی میں اس سے قبل پیش کردہ کیفیت نامہ میں دکھائی گئی ہو۔

(۲) بایں طور توثیق شدہ جدول کو صوبائی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا لیکن اس پر بحث یا رائے شماری کی اجازت نہ ہوگی۔

(۳) دستور کے تابع، صوبائی مجموعی فنڈ سے کوئی مصارف باضابطہ منظور شدہ متصور نہ ہوگا تاوقتیکہ بایں طور توثیق شدہ جدول میں اس کی صراحت نہ کر دی گئی ہو اور مذکورہ جدول کو شق (۲) کی رو سے مطلوبہ طور پر صوبائی اسمبلی کے سامنے پیش نہ کر دیا گیا ہو۔

۱۲۴۔ اگر کسی مالی سال کی بابت یہ معلوم ہو کہ--- ضمنی اور زائد رقم۔

(الف) مجاز کردہ رقم جو رواں مالی سال کے دوران کسی خاص خدمت پر صرف کی جانی تھی ناکافی ہے یا کسی ایسی نئی خدمت پر خرچ کی ضرورت پیدا ہوگئی ہے جو اس سال کے سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ میں شامل نہیں ہے؛ یا

(ب) کسی مالی سال کے دوران کسی خدمت پر اس رقم سے زائد رقم صرف کر دی گئی ہے جو اس سال کے واسطے اس خدمت کے لئے منظور کی گئی تھی؛

تو صوبائی حکومت کو اختیار ہوگا کہ صوبائی مجموعی فنڈ سے خرچ کی منظوری دے دے، خواہ وہ خرچ دستور کی رو سے اس فنڈ سے واجب الادا ہو یا نہ ہو، اور صوبائی اسمبلی کے سامنے ایک ضمنی کیفیت نامہ میزانیہ یا، جیسی بھی صورت ہو، ایک زائد کیفیت نامہ میزانیہ پیش کرائے گی جس میں مذکورہ خرچ کی رقم درج ہو، اور ان کیفیت ناموں پر آرٹیکل ۱۲۰ تا ۱۲۳ کے احکام کا اطلاق اسی طرح ہوگا جیسے ان کا اطلاق سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ پر ہوتا ہے۔

حساب پر رائے شماری۔ **۱۲۵۔** مذکورہ بالا احکام میں مالی امور سے متعلق شامل کسی امر کے باوجود صوبائی اسمبلی کو اختیار ہوگا کہ وہ تخمینی خرچ کی بابت کسی رقم کی منظوری کے لئے آرٹیکل ۱۲۲ میں مقررہ رائے شماری کے طریقہ کار کی تکمیل اور خرچ کی بابت آرٹیکل ۱۲۳ کے احکام کے مطابق خرچ کی جدول کی توثیق ہونے تک کسی مالی سال کے کسی حصہ کے لئے، جو تین ماہ سے زائد نہ ہو، کوئی منظوری پیشگی دے دے۔

اسمبلی ٹوٹ جانے کی صورت میں خرچ کی منظوری دینے کا اختیار۔ **۱۲۶۔** مذکورہ بالا احکام میں مالی امور سے متعلق شامل کسی امر کے باوجود، کسی وقت جبکہ صوبائی اسمبلی ٹوٹی ہوئی ہو، تخمینی خرچ کی بابت رقم کی منظوری کے لئے آرٹیکل ۱۲۲ میں رائے شماری کے مقررہ طریقہ کار کی تکمیل اور خرچ کی بابت دفعہ ۱۲۳ کے احکام کے مطابق منظور شدہ خرچ کی جدول کی توثیق ہونے تک، صوبائی حکومت کسی مالی سال میں کسی مدت کے لئے جو چار ماہ سے زائد نہ ہو، صوبائی مجموعی فنڈ سے خرچ کی منظوری دے سکے گی۔

قومی اسمبلی وغیرہ سے متعلق احکام صوبائی اسمبلی وغیرہ پر اطلاق پذیر ہوں گے۔ **۱۲۷۔** دستور کے تابع، آرٹیکل ۵۳ کی شق (۲) تا (۸)، آرٹیکل ۵۴ کی شق (۲) اور (۳)، آرٹیکل ۵۵، آرٹیکل ۶۳ تا ۶۷، آرٹیکل ۶۹، آرٹیکل ۷۷، آرٹیکل ۱۸۷ اور آرٹیکل ۸۸ کے احکام کا کسی صوبائی اسمبلی یا اس کی کسی کمیٹی یا اس کے ارکان یا صوبائی حکومت پر اور اس سے متعلق اطلاق ہوگا، لیکن اس طرح کہ---

(الف) ان احکام میں [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کسی ایوان یا قومی اسمبلی کا کوئی حوالہ صوبائی اسمبلی کے حوالے کے طور پر پڑھا جائے گا؛

(ب) ان احکام میں صدر کا کوئی حوالہ صوبے کے گورنر کے حوالہ کے طور پر پڑھا جائے گا؛

(ج) ان احکام میں وفاقی حکومت کا کوئی حوالہ صوبائی حکومت کے حوالہ کے طور پر پڑھا جائے گا؛

(د) ان احکام میں وزیر اعظم کا کوئی حوالہ وزیر اعلیٰ کے حوالہ کے طور پر پڑھا جائے گا؛

(ہ) ان احکام میں کسی وفاقی وزیر کا کوئی حوالہ کسی صوبائی وزیر کے حوالہ کے طور پر پڑھا جائے گا؛[2]☆

---

1 احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

2 لفظ "اور" دستور (ترمیم اول) ایکٹ ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۷ کی رو سے حذف کیا گیا (نفاذ پذیر از ۴ مئی ۱۹۷۴ء)۔

(و) ان احکام میں قومی اسمبلی پاکستان کا کوئی حوالہ یوم آغاز سے عین قبل موجود صوبائی اسمبلی کے حوالہ کے طور پر پڑھا جائے گا[1] [؛اور]

[2][(ز) آرٹیکل ۵۴ کی مذکورہ شق (۲) اس طرح موثر ہوگی گویا کہ، اس کے فقرہ شرطیہ میں، الفاظ "ایک سو تیں" کی بجائے لفظ "[3][ایک سو]" تبدیل کردیا گیا ہو۔]

آرڈیننس

۱۲۸۔ (۱) گورنر، سوائے جبکہ صوبائی اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہو، اگر اس بارے میں مطمئن ہو کہ ایسے حالات موجود ہیں جن کی بناء پر فوری کارروائی ضروری ہوگئی ہے تو وہ حالات کے تقاضے کے مطابق آرڈیننس وضع اور نافذ کرسکے گا۔ — گورنر کا آرڈیننس نافذ کرنے کا اختیار۔

(۲) اس آرٹیکل کے تحت نافذ کردہ کوئی آرڈیننس وہی قوت اور اثر رکھے گا جو صوبائی اسمبلی کے کسی ایکٹ کو حاصل ہے اور ویسی ہی پابندیوں کے تابع ہوگا جو صوبائی اسمبلی کے اختیار قانون سازی پر عائد ہوتی ہیں لیکن ایسے ہر آرڈیننس کو۔۔۔

(الف) صوبائی اسمبلی کے سامنے پیش کیا جائے گا اور وہ اپنے نفاذ سے [4][نوے دنوں] کے اختتام پر، یا اگر اسمبلی اس مدت کے اختتام سے قبل اس کی نامنظوری کی قرارداد پاس کردے، تو اس قرارداد کے پاس ہونے پر، منسوخ ہوجائیگا[5][:]

[6][مگر شرط یہ ہے کہ صوبائی اسمبلی قرارداد کے ذریعے آرڈیننس کو مزید نوے دنوں کے لیے، توسیع دے سکے گی، اور یہ توسیع شدہ مدت کے خاتمہ پر یا خاتمہ کی مدت سے قبل ازیں اسمبلی کی طرف سے اس کو نامنظور کرنے کی قرارداد منظور ہونے پر منسوخ شدہ سمجھا جائے گا:

---

[1] دستور (ترمیم اول) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۷ کی رو سے وقف کامل کی بجائے تبدیل کیا گیا (نفاذ پذیر از ۴ مئی، ۱۹۷۴ء)۔

[2] بحوالہ عین ماقبل پیرا (ز) کا اضافہ کیا گیا۔

[3] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۴۰ کی رو سے "ستر" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[4] بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۴۱ کی رو سے "تین ماہ" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[5] بحوالہ عین ماقبل لفظ "؛اور" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[6] بحوالہ عین ماقبل فقرہ شرطیہ شامل کیا گیا۔

مزید شرط یہ ہے کہ مزید مدت کے لیے توسیع ایک دفعہ دی جائے گی ۔]

(ب) گورنر کی جانب سے کسی وقت بھی واپس لیا جا سکے گا۔

(۳) شق (۲) کے احکام پر اثر انداز ہوئے بغیر، صوبائی اسمبلی کے روبرو پیش کئے جانیوالے ہر آرڈیننس کو صوبائی اسمبلی میں پیش کردہ بل تصور کیا جائے گا۔

باب ۴۔ صوبائی حکومتیں

صوبائی حکومت۔ [۱]۱۲۹۔ (۱) دستور کے تابع صوبے کے عاملانہ اختیارات صوبائی حکومت کی جانب سے گورنر کے نام سے استعمال کیے جائیں گے جو وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء پر مشتمل ہوگی، جو وزیر اعلیٰ کے ذریعے کام کرے گی۔

(۲) دستور کے تابع اپنے کارہائے منصبی کی تعمیل میں، وزیر اعلیٰ خواہ بلاواسطہ یا صوبائی وزراء کے ذریعے کام کرے گا۔]

کابینہ۔ [۲]۱۳۰۔ (۱) گورنر کو اس کے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں مدد اور مشورہ دینے کے لئے وزراء کی ایک کابینہ ہوگی، جس کا سربراہ وزیر اعلیٰ ہوگا۔

(۲) صوبائی اسمبلی کا اجلاس اسمبلی کے عام انتخابات کے اکیس دن بعد ہوگا، تاوقتیکہ اس سے پہلے گورنر اجلاس طلب نہ کرلے۔

(۳) اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے الیکشن کے بعد صوبائی اسمبلی، کسی بھی دوسری کارروائی کو چھوڑ کر، کسی بحث کے بغیر، اپنے اراکین میں سے ایک کا وزیر اعلیٰ کے طور پر انتخاب کرے گی۔

---

۱ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۴۲ کی رو سے "آرٹیکل ۱۲۹" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۲ بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۴۳ کی رو سے "آرٹیکل ۱۳۰" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

(۴) وزیراعلیٰ کو صوبائی اسمبلی کے کل اراکین کی تعداد کی اکثریتی رائے دہی کے ذریعے نامزد کیا جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ، اگر کوئی رکن پہلی رائے شماری میں مذکورہ اکثریت حاصل نہ کر سکے تو، پہلی رائے شماری میں سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے والے پہلے دو اراکین کے درمیان میں دوسری رائے شماری کا انعقاد کیا جائے گا اور وہ رکن جو موجود اراکین کی اکثریت رائے دہی حاصل کر لیتا ہے اس کا منتخب وزیراعلیٰ کے طور پر اعلان کیا جائے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ، اگر دو یا اس سے زائد اراکین کی جانب سے حاصل کردہ ووٹ کی تعداد مساوی ہو جائے تو، ان کے درمیان مزید رائے شماری کا انعقاد کیا جائے گا تاوقتیکہ ان میں سے کوئی ایک سب سے زیادہ حق رائے دہی حاصل نہ کر لے۔

(۵) شق (۴) کے تحت نامزد رکن کو گورنر کی جانب سے عہدہ سنبھالنے کی دعوت دی جائے گی اور وہ، عہدہ سنبھالنے سے پہلے، تیسرے جدول میں بیان کردہ طریقہ کار میں گورنر کے روبرو حلف اٹھائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ وزیراعلیٰ کے عہدے پر فائز ہونے کے لیے میعاد کی تعداد پر پابندی نہیں ہوگی۔

(۶) کابینہ اجتماعی طور پر صوبائی اسمبلی کو جواب دہ ہوگی اور کابینہ کی کل تعداد پندرہ اراکین یا صوبائی اسمبلی کے کل اراکین کے گیارہ فی صد سے زائد نہیں ہوگی، جو بھی زائد ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ مذکورہ بالا حد اگلے عام انتخابات سے دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء کے آغاز نفاذ کے بعد مؤثر ہوگی۔

(۷) وزیراعلیٰ گورنر کی خوشنودی کے دوران عہدے پر فائز رہے گا، لیکن گورنر اس شق کے تحت اپنے اختیارات استعمال نہیں کرے گا تاوقتیکہ اسے یہ اطمینان نہ ہو کہ وزیراعلیٰ کو صوبائی اسمبلی کے ارکان کی اکثریت کا اعتماد حاصل نہیں ہے، ایسی صورت میں وہ صوبائی اسمبلی کو طلب کرے گا اور وزیراعلیٰ کو اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کا حکم دے گا۔

(۸) وزیراعلیٰ، گورنر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا۔

(۹) کوئی وزیر جو مسلسل چھ ماہ کی مدت کے لیے صوبائی اسمبلی کا رکن نہ رہے، مذکورہ مدت کے اختتام پر، وزیر نہیں رہے گا، اور مذکورہ اسمبلی کے تحلیل ہو جانے سے قبل اسے دوبارہ وزیر مقرر نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ وہ اس اسمبلی کا رکن منتخب نہ ہو جائے۔

(۱۰) اس آرٹیکل میں شامل کسی امر کا یہ مطلب نہ ہوگا کہ، وزیراعلیٰ یا کسی دوسرے وزیر کو کسی ایسی مدت کے دوران جبکہ صوبائی اسمبلی تحلیل کر دی گئی ہو، اپنے عہدے پر برقرار رہنے کا نااہل قرار دیا جائے یا نہ ہی اس کی رو سے کسی ایسی مدت کے دوران کسی شخص کو بطور وزیراعلیٰ یا دیگر وزیر مقرر کرنے کی ممانعت ہوگی۔

(۱۱) وزیراعلیٰ پانچ سے زائد مشیران کا تقرر نہ کر سکے گا۔]

گورنر کو آگاہ رکھا جائے گا۔

[۱] [۱۳۱۔ وزیراعلیٰ، گورنر کو صوبائی انتظام سے متعلق امور اور تمام قانون سازی کی تجاویز جو صوبائی حکومت، صوبائی اسمبلی کے سامنے پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہو، سے آگاہ رکھے گا۔]

صوبائی وزراء۔

[۲] [۱۳۲۔ (۱) آرٹیکل ۱۳۰ کی شقات [۳] [(۹) اور (۱۰)] کے تابع، گورنر وزیراعلیٰ کے مشورے پر صوبائی اسمبلی کے ارکان میں سے صوبائی وزراء کا تقرر کرے گا۔

(۲) عہدے پر فائز ہونے سے پہلے، کوئی صوبائی وزیر جدول سوم میں دی گئی عبارت میں گورنر کے سامنے حلف اٹھائے گا۔

(۳) کوئی صوبائی وزیر، گورنر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے، اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا یا گورنر، وزیراعلیٰ کے مشورے پر اسے عہدے سے برطرف کر سکے گا۔

وزیراعلیٰ کا عہدے پر برقرار رہنا۔

۱۳۳۔ گورنر، وزیراعلیٰ کو اپنے عہدے پر برقرار رہنے کے لئے کہہ سکے گا تاوقتیکہ اس کا جانشین وزیراعلیٰ کے عہدے پر فائز نہ ہو جائے۔]

---

[۱] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۴۴ کی رو سے "آرٹیکل ۱۳۱" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[۲] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "آرٹیکلز ۱۳۲ اور ۱۳۳" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[۳] ایکٹ نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء کی دفعہ ۴۵ کی رو سے "(۷) اور (۸)" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۱۳۴۔ [وزیر اعلیٰ کی طرف سے استعفیٰ] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے حذف کیا گیا۔

۱۳۵۔ [صوبائی وزیر کی جانب سے وزیر اعلیٰ کے فرائض کی انجام دہی] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے حذف کیا گیا۔

وزیر اعلیٰ کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ۔

[1][**۱۳۶۔** (۱) وزیر اعلیٰ کے خلاف عدم اعتماد کے ووٹ کی قرارداد جسے صوبائی اسمبلی کی کل رکنیت کے کم از کم بیس فیصد نے پیش کیا ہو صوبائی اسمبلی کی طرف سے منظور کی جا سکے گی۔

(۲) شق (۱) میں محولہ کسی قرارداد پر اس دن سے تین دن کی مدت کے خاتمہ سے پہلے یا سات دن کی مدت کے بعد ووٹ نہیں لئے جائیں گے جس دن مذکورہ قرارداد اسمبلی میں پیش کی گئی ہو۔

(۳) اگر شق (۱) میں محولہ قرارداد کو صوبائی اسمبلی کی کل رکنیت کی اکثریت سے منظور کر لیا جائے، تو وزیر اعلیٰ عہدے پر فائز نہیں رہے گا۔]

صوبے کے عاملانہ اختیار کی وسعت۔

۱۳۷۔ دستور کے تابع، صوبہ کا عاملانہ اختیار ان امور پر وسعت پذیر ہو گا جن کے بارے میں صوبائی اسمبلی کو قوانین بنانے کا اختیار ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ کسی ایسے معاملے، میں جس کے بارے میں [2][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] اور کسی صوبے کی صوبائی اسمبلی دونوں کو قوانین بنانے کا اختیار ہو، صوبے کا عاملانہ اختیار اس عاملانہ اختیار سے مشروط اور محدود ہو گا جو دستور یا [2][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے بنائے ہوئے قانون کے ذریعے وفاقی حکومت یا اس کی ہیئت ہائے مجاز کو بالصراحت تفویض کیا گیا ہو۔

ماتحت ہیئت ہائے مجاز کو کارہائے منصبی کی تفویض۔

۱۳۸۔ صوبائی حکومت کی سفارش پر صوبائی اسمبلی قانون کے ذریعے صوبائی حکومت کے ماتحت عہدیداروں یا ہیئت ہائے مجاز کو کارہائے منصبی تفویض کر سکے گی۔

صوبائی حکومت کے کاروبار کا انصرام۔

[3][**۱۳۹۔** (۱) صوبائی حکومت کی تمام عاملانہ کارروائیوں کے متعلق یہ کہا جائے گا کہ وہ گورنر کے نام سے کی گئی ہیں۔

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے آرٹیکل ۱۳۶ کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[2] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

[3] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے آرٹیکل ۱۳۹ کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

(۲) [۱][صوبائی حکومت] قواعد کے ذریعے اس طریقے کی صراحت کرے گی جس کے مطابق [۲][گورنر کے نام] سے وضع کیے ہوئے احکام اور تکمیل کی ہوئی دیگر دستاویزات کی توثیق کی جائے گی، اور اس طرح توثیق شدہ کسی حکم یا دستاویز کے جواز پر کسی عدالت میں اس بناء پر اعتراض نہیں کیا جائے گا کہ اسے گورنر نے وضع یا مکمل نہیں کیا تھا۔

[۳][(۳) صوبائی حکومت اپنے کام کی تقسیم اور انجام دہی کے لئے بھی قواعد وضع کرے گی۔]

کسی صوبے کیلئے ایڈووکیٹ جنرل۔ ۱۴۰۔ (۱) ہر صوبے کا گورنر کسی ایسے شخص کو جو عدالت عالیہ کا جج بننے کا اہل ہو، صوبے کا ایڈووکیٹ جنرل مقرر کرے گا۔

(۲) ایڈووکیٹ جنرل کا فرض ہوگا کہ وہ صوبائی حکومت کو ایسے قانونی معاملات پر مشورہ دے اور قانونی نوعیت کے ایسے دیگر فرائض انجام دے، جو صوبائی حکومت کی طرف سے اسے بھیجے جائیں یا اسے تفویض کیے جائیں۔

(۳) ایڈووکیٹ جنرل گورنر کی خوشنودی حاصل رہنے تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا۔ [۴][اور جب تک وہ ایڈووکیٹ جنرل کے عہدے پر فائز رہے نجی پیشہ وکالت میں حصہ نہیں لے سکے گا۔]

(۴) ایڈووکیٹ جنرل گورنر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا۔

☆[۵] ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مقامی حکومت۔ [۶][۱۴۰۔الف (۱) ہر ایک صوبہ، قانون کے ذریعے، مقامی حکومت کا نظام قائم کرے گا اور سیاسی، انتظامی اور مالیاتی ذمہ داری اور اختیار مقامی حکومتوں کے منتخب نمائندوں کو منتقل کر دے گا۔

(۲) مقامی حکومتوں کے انتخابات کا انعقاد الیکشن کمیشن آف پاکستان کرے گا۔]

۱۔ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۴۶ کی رو سے "گورنر" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۲۔ بحوالہ عین ماقبل "اس کے نام" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۳۔ بحوالہ عین ماقبل "شق (۳)" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۴۔ بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۴۷ کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

۵۔ موجودہ آرٹیکل ۱۴۰الف کا حذف (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کے نتیجہ میں برقرار رہے گا، دیکھئے دفعہ ۲۔

۶۔ بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۴۸ کی رو سے نیا آرٹیکل ۱۴۰۔الف شامل کیا گیا۔

حصہ پنجم

وفاق اور صوبوں کے مابین تعلقات

باب ۱۔ اختیارات قانون سازی کی تقسیم

۱۴۱۔ دستور کے تابع، [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] پورے پاکستان یا اس کے کسی حصے کے لئے قوانین (جن میں بیرونِ ملک قابل عمل قوانین شامل ہیں) بنا سکے گی، اور کوئی صوبائی اسمبلی اس صوبے یا اس کے کسی حصے کے لئے قوانین بنا سکے گی۔ (وفاقی وصوبائی قوانین کی وسعت۔)

۱۴۲۔ دستور کے تابع ــــــــــ (وفاقی اور صوبائی قوانین کے موضوعات۔)

(الف) [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کو وفاقی قانون سازی کی فہرست میں شامل کسی امر کے بارے میں قوانین بنانے کا بلاشرکت غیرے اختیار ہوگا۔

[2][(ب) مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) اور کسی صوبائی اسمبلی کو بھی فوجداری قانون، ضابطۂ فوجداری اور شہادت کے بارے میں قوانین وضع کرنے کا اختیار ہوگا۔]

[3][(ج) پیرا (ب) کے مطابق کسی ایسے امر کے بارے میں جو وفاقی قانون سازی کی فہرست میں شامل نہیں ہے قوانین بنانے کا اختیار صوبائی اسمبلی کو ہوگا اور مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کو نہیں ہوگا؛]

[4][(د) مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کو تمام امور کے بارے میں وفاق کے ایسے علاقوں کیلئے قوانین بنانے کا بلاشرکت غیرے اختیار ہوگا جو کسی صوبے میں شامل نہیں ہیں۔]

[5][۱۴۳۔ اگر کسی صوبائی اسمبلی کے کسی ایکٹ کا کوئی حکم مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کے کسی ایکٹ کے کسی حکم سے منافی ہو جسے وضع کرنے کی مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) مجاز ہو تو مجلس شوریٰ (وفاقی اور صوبائی قوانین کے مابین تناقص۔)

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۴۹ کی رُو سے "پیراگراف (ب)" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[3] بحوالہ عین ماقبل "پیراگراف (ج)" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[4] بحوالہ عین ماقبل "پیراگراف (د)" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[5] بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۵۰ کی رو سے "آرٹیکل ۱۴۳" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

(پارلیمنٹ) کا ایکٹ خواہ وہ صوبائی اسمبلی کے ایکٹ سے پہلے منظور ہوا ہو یا بعد میں غالب رہے گا اور صوبائی اسمبلی کا ایکٹ تناقض کی حد تک باطل ہوگا۔]

مجلس شوریٰ [2](پارلیمنٹ) کا [1][ایک] یا زیادہ صوبوں کی رضامندی سے قانون سازی کا اختیار۔

۱۴۴۔ (۱) اگر [1][ایک] یا زیادہ صوبائی اسمبلیاں اس مضمون کی قراردادیں منظور کریں کہ [2][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کسی ایسے معاملے کو جدول چہارم کی [3][وفاقی قانون سازی کی فہرست] میں درج نہ ہو قانون کے ذریعے منضبط کرے، تو [2][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے لئے جائز ہوگا کہ وہ مذکورہ معاملے کو بحسبہٖ منضبط کرنے کے لئے ایک ایکٹ منظور کرے، لیکن اس طرح منظور کردہ کسی ایکٹ میں ایسے صوبے کی بابت جس پر وہ اطلاق پذیر ہو، اس صوبے کی اسمبلی کے ایکٹ کے ذریعے ترمیم یا تنسیخ کی جا سکے گی۔

[4]* * * * * * *

باب ۲۔ وفاق اور صوبوں کے مابین انتظامی تعلقات

صدر کا گورنر کو اپنے عامل کے طور پر بعض کارہائے منصبی انجام دینے کا حکم دینے کا اختیار۔

۱۴۵۔ (۱) صدر کسی صوبے کے گورنر کو حکم دے سکے گا کہ وہ اس کے عامل کی حیثیت سے، یا تو بالعموم یا کسی خاص معاملے میں، وفاق کے ایسے علاقوں کی بابت جو کسی صوبے میں شامل نہیں ہیں ایسے کارہائے منصبی انجام دے جن کی حکم میں صراحت کی گئی ہو۔

(۲) شق (۱) کے تحت گورنر کے کارہائے منصبی کی انجام دہی پر آرٹیکل ۱۰۵ کے احکام کا اطلاق نہیں ہوگا۔

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۵۱ کی رُو سے "دو" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[2] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[3] ایکٹ نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء کی دفعہ ۵۱ کی رو سے "ہر دو فہرستوں" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[4] دستور (ترمیم ہشتم)، ایکٹ، ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۱۷ کی رو سے شق (۲) حذف کر دی گئی۔

۱۴۶۔ (۱) دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، وفاقی حکومت، کسی صوبے کی حکومت کی رضامندی سے، کسی ایسے معاملے سے متعلق جو وفاق کے عاملانہ اختیار کے دائرہ میں آتا ہو کارہائے منصبی، یا تو مشروط یا غیر مشروط طور پر اس حکومت کو یا اس کے عہدے داروں کے سپرد کر سکے گی۔

وفاق کا بعض صورتوں میں صوبوں کو اختیارات وغیرہ تفویض کرنے کا اختیار۔

(۲) [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا کوئی ایکٹ، باوجود اس امر کے کہ اس کا تعلق کسی ایسے معاملہ سے ہو جس کی بابت کسی صوبائی اسمبلی کو قانون سازی کا اختیار نہ ہو، کسی صوبے یا اس کے عہدیداروں اور ہیئت ہائے مجاز کو اختیارات تفویض کر سکے گا اور ان پر فرائض عائد کر سکے گا۔

(۳) جبکہ کسی صوبہ یا اس کے عہدیداروں یا ہیئت ہائے مجاز کو اس آرٹیکل کی رو سے اختیارات اور فرائض تفویض یا عائد کئے گئے ہوں، تو مذکورہ اختیارات کے استعمال یا مذکورہ فرائض کی انجام دہی کے سلسلے میں صوبے کی جانب سے برداشت کئے جانے والے کسی زائد انتظامی اخراجات کی بابت وفاق کی طرف سے صوبے کو ایسی رقم ادا کی جائے گی جو آپس میں طے ہو جائے یا، طے نہ ہونے کی صورت میں، ایسی رقم جو چیف جسٹس پاکستان کے مقرر کردہ کسی ثالث کی طرف سے متعین کی جائے۔

۱۴۷۔ دستور میں شامل کسی امر کے باوجود کسی صوبے کی حکومت، وفاقی حکومت کی رضامندی سے، کسی ایسے معاملے سے متعلق، جو صوبے کے عاملانہ اختیار کے دائرہ میں آتا ہو، کارہائے منصبی، یا تو مشروط یا غیر مشروط طور پر، وفاقی حکومت یا اس کے عہدیداروں کے سپرد کر سکے گی [2][:]

صوبوں کا وفاق کو کارہائے منصبی سپرد کرنے کا اختیار۔

[3][مگر شرط یہ ہے کہ صوبائی حکومت کارہائے منصبی کو حاصل کرے گی جو اس طرح سپرد کیے گئے جن کی صوبائی اسمبلی ساٹھ دنوں میں توثیق کرے گی۔]

۱۴۸۔ (۱) ہر صوبے کا عاملانہ اختیار اس طرح استعمال کیا جائے گا کہ اس سے ان وفاقی قوانین کی تعمیل کی ضمانت ملے جو اس صوبے میں اطلاق پذیر ہوں۔

صوبوں اور وفاق کی ذمہ داری۔

(۲) اس باب کے کسی دوسرے حکم پر اثر انداز ہوئے بغیر، کسی صوبے میں وفاق کے عاملانہ اختیار کو استعمال کرنے میں اس صوبے کے مفادات کا لحاظ رکھا جائے گا۔

۱۔ احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

۲۔ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۵۲ کی رو سے وقف کامل کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۳۔ بحوالہ عین ماقبل فقرہ شرطیہ کا اضافہ کیا گیا۔

(۳) وفاق کا یہ فرض ہوگا کہ ہر صوبے کو بیرونی جارحیت اور اندرونی خلفشار سے محفوظ رکھے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ ہر صوبے کی حکومت دستور کے احکام کے مطابق چلائی جائے۔

بعض صورتوں میں صوبوں کے لئے ہدایات۔ ۱۴۹۔ (۱) ہر صوبے کا عاملانہ اختیار اس طرح استعمال کیا جائے گا کہ وہ وفاق کے عاملانہ اختیار میں حائل نہ ہو یا اسے نقصان نہ پہنچائے اور وفاق کا عاملانہ اختیار کسی صوبے کو ایسی ہدایات دینے پر وسعت پذیر ہوگا جو اس مقصد کے لئے وفاقی حکومت کو ضروری معلوم ہوں۔

[۱]* * * * * * *

(۳) وفاق کا عاملانہ اختیار کسی صوبے کو ایسے ذرائع مواصلات کی تعمیر اور نگہداشت کے لئے ہدایات دینے پر بھی وسعت پذیر ہوگا جنہیں ہدایت میں قومی یا فوجی اہمیت کا حامل قرار دیا گیا ہو۔

(۴) وفاق کا عاملانہ اختیار کسی صوبے کو ایسے طریقے کی بابت ہدایت دینے پر بھی وسعت پذیر ہوگا، جس میں اس کے عاملانہ اختیار کو پاکستان یا اس کے کسی حصے کے امن یا سکون یا اقتصادی زندگی کے لئے کسی سنگین خطرے کے انسداد کی غرض سے استعمال کیا جانا ہو۔

سرکاری کارروائیوں وغیرہ کا پورے طور پر معتبر اور وقیع ہونا۔ ۱۵۰۔ ہر صوبے کی سرکاری کارروائیوں اور ریکارڈوں، اور عدالتی کارروائیوں کو پاکستان بھر میں پوری طرح معتبر اور وقیع سمجھا جائے گا۔

بین الصوبائی تجارت۔ ۱۵۱۔ (۱) شق (۲) کے تابع، پاکستان بھر میں تجارت، بیوپار اور رابطہ کی آزادی ہوگی۔

(۲) [۲][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] قانون کے ذریعے، ایک صوبہ اور دوسرے صوبے کے درمیان یا پاکستان کے اندر کسی حصے میں، تجارت بیوپار یا رابطہ کی آزادی پر، ایسی پابندیاں عائد کر سکے گی جو مفاد عامہ کے لیے درکار ہوں۔

۱۔ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۵۳ کی رو سے شق (۲) کو حذف کیا گیا۔

۲۔ احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ و جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(۳) کسی صوبائی اسمبلی یا کسی صوبائی حکومت کو اختیار نہیں ہوگا کہ ـــــــــــ

(الف) کوئی ایسا قانون بنائے یا کوئی ایسی انتظامی کارروائی کرے جس میں اس صوبے میں کسی نوع یا قسم کی اشیاء کے داخلے یا اس صوبے سے ان کی برآمدگی ممانعت یا تحدید کی گئی ہو؛ یا

(ب) کوئی ایسا محصول عائد کرے جو اس صوبہ کی تیار کردہ یا پیدا کردہ اشیاء اور ویسی ہی اشیاء کے درمیان جو اس کی اپنی تیار کردہ یا پیدا کردہ نہ ہوں، اور اول الذکر اشیاء کے حق میں امتیاز پیدا کرے، یا جو اس صوبہ سے باہر تیار کردہ یا پیدا کردہ اشیاء کے معاملہ میں، پاکستان کے کسی ایک علاقے میں تیار کردہ یا پیدا کردہ اشیاء اور کسی دوسرے علاقے میں ویسی ہی تیار کردہ یا پیدا کردہ اشیاء کے درمیان امتیاز پیدا کرے۔

(۴) کسی صوبائی اسمبلی کا کوئی ایسا ایکٹ جو صحت عامہ، امن عامہ یا اخلاق کے مفاد میں، یا جانوروں یا پودوں کو بیماری سے محفوظ رکھنے یا اس صوبے میں کسی ضروری شے کی شدید قلت کو روکنے یا کم کرنے کی غرض سے کوئی مناسب پابندی لگاتا ہو، ناجائز نہیں ہوگا، اگر وہ صدر کی رضامندی سے بنایا گیا ہو۔

وفاقی اغراض کے لئے اراضی کا حصول۔

۱۵۲۔ اگر، وفاق کسی ایسی اراضی کو جو کسی صوبے میں واقع ہو، کسی ایسے مقصد کے لئے جو کسی ایسے معاملے سے متعلق ہو جس کے بارے میں [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کو قوانین وضع کرنے کا اختیار ہو، حاصل کرنا ضروری خیال کرے تو وہ اس صوبے کو حکم دے سکے گا کہ وہ اس اراضی کو وفاق کی طرف سے اور اس کے خرچ پر حاصل کرے یا، اگر اراضی صوبہ کی ملکیت ہو تو اسے وفاق کے نام ایسی شرائط پر منتقل کر دے، جو طے پا جائیں یا، طے نہ پانے کی صورت میں، چیف جسٹس پاکستان کے مقرر کردہ کسی ثالث کی طرف سے طے کی جائیں۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

باب ۳۔ خاص احکام

۱۵۲الف۔ [قومی سلامتی کونسل] دستور (سترھویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۰۳ء (نمبر ۳ بابت ۲۰۰۳ء) کی دفعہ ۵ کی رو سے حذف کر دیا گیا، جو کہ قبل ازیں فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے شامل کیا گیا تھا؛ جیسا کہ بعض وضع شدہ قوانین کی رو سے ترمیم کی گئی (دیکھیے آرٹیکل ۲۶۷ب۔)

مشترکہ مفادات کی کونسل۔

۱۵۳۔ (۱) مشترکہ مفادات کی ایک کونسل ہوگی، جسے اس باب میں کونسل کہا گیا ہے، جس کا تقرر صدر کرے گا۔

[1][(۲) کونسل حسب ذیل پر مشتمل ہوگی، ___________

(الف) وزیراعظم جو کہ کونسل کا چیئرمین ہوگا؛

(ب) صوبوں کے وزرا اعلیٰ؛ اور

(ج) وفاقی حکومت سے تین ارکان جن کو وقتاً فوقتاً وزیراعظم نامزد کرے گا۔]

[2]* * * * * * *

(۴) کونسل [3][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے سامنے جواب دہ ہو گی [4][اور مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے دونوں ایوانوں میں سالانہ رپورٹ پیش کرے گی۔]]

کارہائے منصبی اور قواعد ضابطہ کار۔

۱۵۴۔ [5][(۱) کونسل، وفاقی قانون سازی فہرست کے حصہ دوم میں معاملات کی نسبت پالیسی مرتب اور منضبط کرے گی اور متعلقہ اداروں کی نگرانی اور کنٹرول کرے گی۔]

[6][(۲) وزیراعظم کا اپنے عہدے کا حلف لینے کے تیس دنوں کے اندر کونسل کی تشکیل کی جائے گی۔

(۳) کونسل کا ایک مستقل سیکرٹریٹ ہوگا اور کم از کم نوے ایام میں ایک بار اجلاس ہوگا:

مزید شرط یہ ہے کہ وزیراعظم کسی ضروری معاملے میں کسی صوبے کی درخواست پر اجلاس طلب کرسکتا ہے۔]

[7][(۴)] کونسل کے فیصلوں کا اظہار اکثریت کی رائے کے مطابق ہوگا۔

[7][(۵)] تاوقتیکہ [3][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] اس بارے میں قانون کے ذریعے احکام وضع نہ کرے، کونسل اپنے قواعد ضابطہ کار وضع کر سکے گی۔

---

1. دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۵۴ کی رو سے "شق (۲)" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔
2. بحوالہ عین ماقبل شق (۳) حذف کی گئی۔
3. احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔
4. ایکٹ نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء کی دفعہ ۵۴ کی رو سے اضافہ کیا گیا۔
5. بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۵۵ کی رو سے "شق (۱)" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔
6. بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۵۵ کی رو سے نئی شقات (۲) اور (۳) کو شامل کیا گیا۔
7. بحوالہ عین ماقبل کی رو سے شقات (۲) (۳) (۴) اور (۵) کو دوبارہ نمبر دیا گیا ہے۔

[1][(۶)] [2][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] اپنی مشترکہ نشست میں، قرارداد کے ذریعے، وفاقی حکومت کے توسط سے، کونسل کو عمومی طور پر، یا کسی خاص معاملے میں، ایسی کارروائی کرنے کے لیے جو [2][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] مبنی بر انصاف اور مناسب خیال کرے، وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کر سکے گی اور کونسل ایسی ہدایات کی پابند ہوگی۔

[1][(۷)] اگر وفاقی حکومت یا کوئی صوبائی حکومت کونسل کے کسی فیصلے سے غیر مطمئن ہو، تو وہ اس معاملے کو [2][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کی مشترکہ نشست میں بھیج سکے گی جس کا فیصلہ اس بارے میں حتمی ہوگا۔

۱۵۵۔ (۱) اگر کسی صوبے، وفاقی دارالحکومت یا وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں یا ان کے باشندوں میں سے کسی کے، کسی قدرتی سرچشمہ آب رسانی سے پانی کے حصول [3][یا منبع] کے مفادات پر مندرجہ ذیل امور کی وجہ سے مضر اثر پڑا ہو، یا پڑنے کا امکان ہو—— **آب رسانیوں میں مداخلت کی شکایات۔**

(الف) کوئی عاملانہ کارروائی یا قانون جو زیر عمل لائی گئی ہو منظور کیا گیا ہو، یا جس کے زیرِ عمل لائے جانے یا منظور کیے جانے کی تجویز ہو؛ یا

(ب) مذکورہ سرچشمے سے پانی کے استعمال اور تقسیم یا کنٹرول کے سلسلے میں کسی ہیئت مجاز کی طرف سے اپنے اختیارات میں سے کسی کو بروئے کار لانے میں کوتاہی ہوئی ہو

تو وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت کونسل سے تحریری طور پر شکایت کر سکے گی۔

(۲) ایسی شکایت موصول ہونے پر، کونسل معاملے پر غور کرنے کے بعد، یا تو اپنا فیصلہ دے گی یا صدر سے درخواست کرے گی کہ وہ ایسے اشخاص پر مشتمل ایک کمیشن مقرر کرے جو آبپاشی، انجینئری، انتظامیہ، مالیات یا قانون کے خصوصی علم و تجربے کے حامل ہوں جنہیں وہ موزوں خیال کرے، جس کا حوالہ بعد ازیں کمیشن کے طور پر دیا گیا ہے۔

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۵۵ کی رُو سے شقات (۲)، (۳)، (۴) اور (۵) کو دوبارہ نمبر دیا گیا۔

[2] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[3] ایکٹ نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء کی دفعہ ۵۶ کی رو سے شامل کیا گیا۔

(۳) تاوقتیکہ [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] اس بارے میں قانون کے ذریعے احکام وضع نہ کرے، کمیشن ہائے تحقیقات پاکستان ایکٹ، ۱۹۵۶ء کے احکام کا جو یوم آغاز سے عین قبل نافذ العمل تھے کونسل یا کمیشن پر اس طرح اطلاق ہوگا گویا کہ کونسل یا کمیشن ایکٹ کے تحت مقرر کردہ کوئی کمیشن ہو جس پر اس کی دفعہ ۵ کے جملہ احکام کا اطلاق ہوتا ہو اور جسے اس کی دفعہ ۱۰ الف میں محولہ اختیار تفویض کیا گیا ہو۔

(۴) کمیشن کی رپورٹ اور ضمنی رپورٹ پر، اگر کوئی ہو، غور کرنے کے بعد، کونسل کمیشن کو بھیجے گئے جملہ معاملات پر اپنا فیصلہ قلمبند کرے گی۔

(۵) اس کے خلاف کسی قانون کے باوجود، لیکن آرٹیکل ۱۵۴ کی شق (۵) کے احکام کے تابع، وفاقی حکومت اور متنازعہ معاملے سے متعلق صوبائی حکومت کا یہ فرض ہوگا کہ وہ کونسل کے فیصلے کو وفاداری کے ساتھ لفظاً و معناً نافذ کریں۔

(۶) کسی ایسے معاملے کے بارے میں جو کونسل کے سامنے زیر بحث ہو یا رہا ہو معاملہ کے کسی فریق کی تحریک پر یا کسی ایسے معاملے کے بارے میں، جو اس آرٹیکل کے تحت کونسل کے سامنے شکایت کا مناسب موضوع فی الواقع ہو، یا رہا ہو یا ہو سکتا ہو یا ہونا چاہیے، کسی بھی شخص کی تحریک پر، کسی عدالت کے سامنے کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔

قومی اقتصادی کونسل۔ [2][۱۵۶۔ (۱) صدر ایک قومی اقتصادی کونسل تشکیل دے گا جو، حسب ذیل پر مشتمل ہوگی،............

(الف) وزیراعظم، جو کہ اس کونسل کا چیئرمین ہوگا؛

(ب) وزراء اعلیٰ اور ہر صوبے سے ایک رُکن جسے وزیراعلیٰ نامزد کرے گا؛ اور

(ج) چار دوسرے ارکان جن کو وزیراعظم وقتاً فوقتاً نامزد کرے گا۔

(۲) قومی اقتصادی کونسل ملک کی مجموعی اقتصادی صورت حال کا جائزہ لے گی اور، وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں کو مشورہ دینے کے لئے، مالیاتی، تجارتی، معاشرتی اور

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

[2] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۵۷ کی رو سے "آرٹیکل ۱۵۶" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

اقتصادی پالیسیوں کے بارے میں منصوبے وضع کرے گی، اور ایسے منصوبے وضع کرتے وقت دوسرے عوامل کے درمیان، متوازن ترقی اور علاقائی نصفت کو یقینی بنائے گی اور وہ پالیسی کے ان اصولوں سے رہنمائی حاصل کرے گی جو حصہ دوم کے باب ۲ میں درج ہیں۔

(۳) کونسل کے اجلاس کو چیئرمین کونسل کے نصف ارکان کے مطالبہ پر طلب کر سکے گا۔

(۴) کونسل کے سال میں کم از کم دو اجلاس ہوں گے اور کونسل کے اجلاس کے لئے کورم اس کے کل ممبران میں سے نصف ممبران کا ہوگا۔

(۵) کونسل مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کو جواب دہ ہوگی اور مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ہر ایوان کو اپنی سالانہ رپورٹ پیش کرے گی۔]

۱۵۷۔ (۱) وفاقی حکومت کسی صوبے میں بجلی پیدا کرنے کی غرض سے برقابی یا حرارتی برقی تنصیبات یا گرڈ اسٹیشن تعمیر کر سکے گی یا کرا سکے گی اور بین الصوبائی ترسیلی تار بچھا سکے گی یا بچھوا سکے گی[1][:] **بجلی۔**

[2][مگر شرط یہ ہے کہ وفاقی حکومت کسی بھی صوبے میں پن بجلی کا پاور اسٹیشن تعمیر کرنے کا فیصلہ کرنے یا تعمیر کرنے سے قبل، متعلقہ صوبائی حکومت سے مشاورت کرے گی۔]

(۲) کسی صوبے کی حکومت——

(الف) جس حد تک اس صوبے کو قومی گرڈ سے بجلی فراہم کی گئی ہو، یہ مطالبہ کر سکے گی کہ صوبے کے اندر ترسیل و تقسیم کے لئے بجلی تھوک مقدار میں فراہم کی جائے؛

(ب) صوبے کے اندر بجلی کے صرف پر محصول عائد کر سکے گی؛

(ج) صوبے کے اندر استعمال کی غرض سے بجلی گھر اور گرڈ اسٹیشن تعمیر کر سکے گی اور ترسیلی تار بچھا سکے گی؛ اور

(د) صوبے کے اندر بجلی کی تقسیم کے لئے نرخ نامے کا تعین کر سکے گی۔

[3][(۳) کسی بھی معاملے میں اس آرٹیکل کے تحت وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت کے درمیان کسی بھی تنازعہ کی صورت میں، مذکورہ حکومتوں میں سے کوئی بھی مشترکہ مفادات کونسل میں تنازعہ کے تصفیہ کے لئے جا سکے گی۔]

---

۱ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۵۸ کی رو سے وقف کامل کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۲ بحوالہ عین ماقبل فقرہ شرطیہ شامل کیا گیا۔

۳ بحوالہ عین ماقبل نئی دفعہ (۳) کا اضافہ کیا گیا۔

قدرتی گیس کی ضروریات کی ترجیح۔

۱۵۸۔ جس صوبے میں قدرتی گیس کا کوئی سر چشمہ واقع ہو، اسے اس سر چشمہ سے ضروریات پوری کرنے کے سلسلے میں، ان پابندیوں اور ذمہ داریوں کے تابع، جو یوم آغاز پر نافذ ہوں، پاکستان کے دیگر حصوں پر ترجیح حاصل ہوگی۔

ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے نشریات۔

۱۵۹۔ (۱) وفاقی حکومت کسی صوبائی حکومت کو ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے نشریات کے بارے میں ایسے کارہائے منصبی سپرد کرنے سے غیر معقول طور پر انکار نہیں کرے گی جو اس حکومت کے لئے اس غرض سے ضروری ہوں کہ وہ۔۔۔

(الف) صوبے میں ٹرانسمیٹر تعمیر اور استعمال کرسکے؛ اور

(ب) صوبے میں ٹرانسمیٹر وں کی تعمیر اور استعمال اور موصولی آلات کے استعمال کے بارے میں فیسوں کا انضباط عمل میں لاسکے اور انہیں عائد کرسکے:

مگر شرط یہ ہے کہ اس شق میں کسی امر سے یہ تعبیر نہیں لی جائے گی کہ یہ وفاقی حکومت کو پابند کرتی ہے کہ وہ ان ٹرانسمیٹر وں کے استعمال پر، جو وفاقی حکومت یا وفاقی حکومت کے مجاز کردہ اشخاص کے تعمیر کردہ یا زیر تحویل ہوں، یا اس طرح مجاز کردہ اشخاص کی طرف سے موصولی آلات کے استعمال پر کوئی اختیار کسی صوبائی حکومت کے سپرد کردے۔

(۲) کوئی کارہائے منصبی جو بایں طور کسی صوبائی حکومت کے سپرد کئے گئے ہوں ایسی شرائط کے تابع انجام دیئے جائیں گے جو وفاقی حکومت عائد کرے، جس میں، دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، مالیات کے بارے میں شرائط شامل ہیں، لیکن وفاقی حکومت کے لئے کوئی ایسی شرائط عائد کرنا جائز نہ ہوگا جو ریڈیو یا ٹیلی ویژن پر صوبائی حکومت کی طرف سے یا اس کے حکم سے نشر کردہ مواد کو منضبط کرتی ہوں۔

(۳) ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی نشریات کے بارے میں کوئی وفاقی قانون ایسا ہوگا جس سے اس امر کا اہتمام ہو کہ اس آرٹیکل کے مذکورہ بالا احکام کو نافذ کیا جاسکے۔

(۴) اگر کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا کوئی شرائط جو کسی صوبائی حکومت پر عائد کی گئی ہیں، جائز طور پر عائد کی گئی ہیں یا آیا کارہائے منصبی سپرد کرنے سے وفاقی حکومت کا کوئی انکار غیر معقول ہے، تو اس سوال کا تصفیہ کوئی ثالث کرے گا جسے چیف جسٹس پاکستان مقرر کرے گا۔

(۵) اس آرٹیکل میں کسی امر سے یہ مراد نہیں لی جائے گی کہ اس سے پاکستان یا، اس کے کسی حصے کے امن یا سکون کو درپیش کسی سنگین خطرے کے انسداد کے لئے دستور کے تحت وفاقی حکومت کے اختیارات کی تحدید ہوتی ہے۔

حصہ ششم

مالیات، جائیداد، معاہدات اور مقدمات

باب ۱۔ مالیات

وفاق اور صوبوں کے مابین محاصل کی تقسیم

۱۶۰۔ (۱) یوم آغاز سے چھ ماہ کے اندر، اور اس کے بعد ایسے وقفوں سے جو پانچ سال سے متجاوز نہ ہوں، صدر ایک قومی مالیاتی کمیشن کی[1] تشکیل کرے گا جو وفاقی حکومت کے وزیر مالیات، صوبائی حکومتوں کے وزرائے مالیات اور ایسے دیگر اشخاص پر مشتمل ہوگا جنہیں صدر صوبوں کے گورنروں سے مشورے کے بعد مقرر کرے۔ — قومی مالیاتی کمیشن۔

(۲) قومی مالیاتی کمیشن کا فرض ہوگا کہ وہ صدر کو حسب ذیل کے بارے میں سفارشات پیش کرے—

(الف) شق (۳) میں مذکورہ محصولات کی خالص آمدنی کی وفاق اور صوبوں کے مابین تقسیم؛

(ب) وفاقی حکومت کی جانب سے صوبائی حکومتوں کو امدادی رقوم دینا؛

(ج) وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں کی جانب سے قرضہ لینے کے ان اختیارات کا استعمال جو از روئے دستور عطا ہوئے ہیں؛ اور

(د) مالیات سے متعلق کوئی اور معاملہ جسے صدر نے کمیشن کو بھیجا ہو۔

(۳) شق (۲) کے پیرا (الف) میں محولہ محصولات حسب ذیل محصولات ہیں جو[2] [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے اختیار کے تحت وصول کئے جاتے ہیں، یعنی:-

---

[1] قومی مالیاتی کمیشن کی تشکیل کے اعلان کے لئے دیکھئے جریدہ پاکستان، ۱۹۷۴ء غیر معمولی، حصہ دوم صفحات ۱۹۱-۱۹۲۔

[2] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(اوّل) آمدنی پر محصولات، جس میں محصول کارپوریشن شامل ہے، لیکن وفاقی مجموعی فنڈ میں سے اداشدہ معاوضے پر مشتمل آمدنی پر محصولات شامل نہیں ہیں؛

[1][(دوم) درآمد شدہ، برآمد شدہ، پیدا کردہ، مصنوعہ یا صرف شدہ مال کی فروخت اور خرید پر محصول؛]

(سوم) کپاس پر برآمدی محصولات اور ایسے دوسرے برآمدی محصولات جن کی صراحت صدر کرے؛

(چہارم) آبکاری کے ایسے محصولات جن کی صراحت صدر کرے؛ اور

(پنجم) ایسے دوسرے محصولات جن کی صراحت صدر کرے۔

[2][(۳۔الف) قومی مالیاتی کمیشن کے ایوارڈ میں صوبوں کا حصہ سابقہ ایوارڈ میں دیئے گئے حصے سے کم نہ ہوگا۔

(۳۔ب) وفاقی وزیر خزانہ اور صوبائی وزرائے خزانہ ایوارڈ کے تعمیل کی نگرانی کریں گے اور ہر ششماہی پر مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے دونوں ایوانوں اور صوبائی اسمبلیوں کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کریں گے۔]

(۴) قومی مالیاتی کمیشن کی سفارشات موصول ہونے کے بعد، جتنی جلد ہو سکے صدر، [3]فرمان کے ذریعے، شق (۲) کے پیرا (الف) کے تحت کمیشن کی سفارشات کے مطابق، شق (۳) میں مذکور محاصل کی اصل آمدنی کے اس حصے کی صراحت کرے گا جو ہر صوبے کے لئے مختص کیا جائے گا، اور وہ حصہ متعلقہ صوبے کی حکومت کو ادا کر دیا جائے گا، اور آرٹیکل ۷۸ کے احکام کے باوجود وفاقی مجموعی فنڈ کا حصہ نہیں بنے گا۔

(۵) قومی مالیاتی کمیشن کی سفارشات، ان پر کی جانے والی کارروائی کے بارے میں ایک وضاحتی یادداشت کے ہمراہ، دونوں ایوانوں اور صوبائی اسمبلیوں کے سامنے پیش کی جائیں گی۔

---

[1] دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۳ کی رو سے، اصل پیرا (دوم) کی بجائے تبدیل کیا گیا (نفاذ پذیر از ۱۳ ستمبر، ۱۹۷۶ء)۔

[2] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۵۹ کی رُو سے نئی شقات (۳۔الف) اور (۳۔ب) شامل کی گئیں۔

[3] مذکورہ فرمان کے لئے دیکھئے فرمان تقسیم محاصل وامدادی رقوم ۱۹۷۵ء (فرمان صدر نمبر ۲ مجریہ ۱۹۷۵ء)۔

(۶) شق (۴) کے تحت کسی فرمان کے صادر کرنے سے پہلے کسی بھی وقت صدر، فرمان کے ذریعے، وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں کے درمیان محاصل کی تقسیم کے بارے میں قانون میں کوئی ایسی ترمیم یا ردوبدل کر سکے گا جسے وہ ضروری یا قرین مصلحت سمجھے۔

(۷) صدر، فرمان کے ذریعے، امداد کے ضرورت مند صوبوں کے محاصل کے لئے امدادی رقوم دے سکے گا اور ایسی رقوم امدادی وفاقی مجموعی فنڈ سے واجب الادا ہوں گی۔

قدرتی گیس اور برقابی قوت۔

۱۶۱۔ [1][(۱) آرٹیکل ۷۸ کے احکامات کے باوجود،..............

(الف) قدرتی گیس پر وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کی خالص یافت جو اس کے اصل ماخذ پر عائد کی جاتی ہے اور وفاقی حکومت جمع کرتی ہے اور اس کی رائلٹی جو کہ وفاقی حکومت جمع کرتی ہے، وفاقی مجموعی فنڈ کا حصہ نہیں بنے گی اور اس صوبے کو ادا کی جائے گی جس میں وہ گیس کا ماخذ واقع ہے؛

(ب) تیل پر وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کی خالص یافت جو کہ اس کے ماخذ پر عائد کی جاتی ہے اور وفاقی حکومت اکٹھا کرتی ہے، وفاقی مجموعی فنڈ کا حصہ نہیں بنے گی اور اس صوبے کو ادا کی جائے گی جس میں وہ تیل کا ماخذ واقع ہے۔]

(۲) وفاقی حکومت یا کسی ایسے ادارے کی طرف سے جو وفاقی حکومت نے قائم کیا ہو یا اس کے زیر انتظام ہو کسی برقابی بجلی گھر سے بجلی کی تھوک مقدار میں پیداوار سے کمائے ہوئے اصل منافع جات اس صوبے کو ادا کر دیئے جائیں گے جس میں وہ برقابی بجلی گھر واقع ہو۔

تشریح:۔ اس شق کی اغراض کے لئے "اصل منافع جات" کا حساب، کسی برقابی بجلی گھر کی سنگم سلاخوں سے بجلی کی تھوک بہم رسانی سے حاصل ہونے والے محاصل میں سے بجلی گھر چلانے کے ایسے اخراجات منہا کر کے لگایا جائے گا، جن کی شرح کا تعین مشترکہ مفادات کی کونسل کرے گی، جن میں سرمایہ کاری پر محصولات، ڈیوٹی، سود یا حاصل سرمایہ کاری، اور فرسودگی، اور ترک استعمال کا عنصر، اور بالائی اخراجات اور محفوظات کے لئے گنجائش کے طور پر واجب الادا رقوم شامل ہوں گی۔

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۶۰ کی رُو سے "شق (۱)" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۱۶۲۔ کوئی ایسا بل یا ترمیم جس سے کوئی ایسا محصول یا ڈیوٹی عائد ہوتی ہو، یا تبدیل ہوتی ہو جس کی اصل آمدنی کلی یا جزوی طور پر کسی صوبے کو تفویض کی جاتی ہو یا جس سے ''زرعی آمدنی'' کی اصطلاح کا وہ مفہوم تبدیل ہوتا ہو جو محصول آمدنی سے متعلق وضع کردہ قوانین کی اغراض کے لئے متعین کیا گیا ہے یا جو ان اصولوں کو متاثر کرتی ہو جن پر اس باب کے مذکورہ بالا احکام میں سے کسی کے تحت رقوم صوبوں میں تقسیم کی جاتی ہوں یا کی جاسکتی ہوں، صدر کی ماقبل منظوری کے بغیر نہ قومی اسمبلی میں پیش کی جائے گی نہ اس کی تحریک کی جائے گی۔

ایسے محصولات پر جن میں صوبے دلچسپی رکھتے ہوں، اثر انداز ہونے والے بلوں کے لئے صدر کی ماقبل منظوری درکار ہوگی۔

۱۶۳۔ کوئی صوبائی اسمبلی، ایکٹ کے ذریعے، ایسے محصولات جو [۱مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کی طرف سے ایکٹ کے ذریعے وقتاً فوقتاً مقرر کردہ حدود سے تجاوز نہ کریں، ان اشخاص پر عائد کرسکے گی جو پیشوں، کاروبار، کسب یا روزگار میں مصروف ہوں، اور اس اسمبلی کے کسی ایکٹ سے، آمدنی پر محصول عائد کرنا متصور نہیں ہوگا۔

پیشوں وغیرہ کے بارے میں صوبائی محصولات۔

متفرق مالی احکام

۱۶۴۔ وفاق یا کوئی صوبہ، کسی غرض کے لئے عطیات دے سکے گا بلالحاظ اس کے کہ غرض وہ نہیں ہو جس کی بابت [۱مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا جیسی بھی صورت ہو، کوئی صوبائی اسمبلی قوانین وضع کرسکتی ہے۔

مجموعی فنڈ سے عطیات۔

۱۶۵۔ (۱) وفاقی حکومت پر، اس کی املاک یا آمدنی کی بابت، کسی صوبائی اسمبلی کے ایکٹ کے تحت کوئی محصول عائد نہیں کیا جائے گا اور شق (۲) کے تابع، کسی صوبائی حکومت پر، اس کی املاک یا آمدنی کی بابت [۱مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ یا کسی دوسرے صوبے کی صوبائی اسمبلی کے ایکٹ کے تحت کوئی محصول عائد نہیں کیا جائے گا۔

بعض سرکاری املاک کا محصول سے استثنیٰ۔

(۲) اگر کسی صوبے کی حکومت کسی قسم کی تجارت یا کاروبار، اپنے صوبے سے باہر کرتی ہو، یا اس کی طرف سے کیا جاتا ہو، تو اس حکومت پر کسی ایسی املاک کی بابت، جو اس تجارت یا کاروبار میں استعمال کی جاتی ہو، یا اس تجارت یا کاروبار سے حاصل شدہ آمدنی کی بابت [۱مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے تحت، یا جس صوبے میں وہ تجارت یا کاروبار کیا جاتا ہو، اس صوبے کی صوبائی اسمبلی کے ایکٹ کے تحت محصول عائد کیا جاسکے گا۔

(۳) اس آرٹیکل میں کوئی امر، انجام دی گئی خدمات کی بابت فیس عائد کرنے میں مانع نہیں ہوگا۔

[۲۱۶۵۔الف۔(۱) ازالۂ شک کے لئے، بذریعہ ہذا قرار دیا جاتا ہے کہ [۱مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کو کسی

بعض کارپوریشنوں وغیرہ کی آمدنی پر محصول عائد کرنے کا مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کا اختیار۔

---

۱ احیائے دستور ۱۹۷۳ کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ''پارلیمنٹ'' کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

۲ فرمان دستور (ترمیمی) ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۱ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

وفاقی قانون یا کسی صوبائی قانون یا کسی موجودہ قانون کے ذریعے یا اس کے تحت قائم شدہ کسی کارپوریشن، کمپنی یا دیگر ہیئت یا ادارے یا وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت کے، خواہ بلاواسطہ یا بالواسطہ، زیر ملکیت یا زیر نگرانی کسی کارپوریشن، کمپنی، یا دیگر ہیئت یا ادارے کی آمدنی پر، مذکورہ آمدنی کی آخری منزل مقصود سے قطع نظر، محصول عائد کرنے اور وصول کرنے کے لئے قانون وضع کرنے کا اختیار ہے اور ہمیشہ سے اس اختیار کا ہونا متصور ہوگا۔

(۲) کسی ہیئت مجاز یا شخص کی طرف سے صادر شدہ جملہ احکام، کی گئی کارروائیاں اور کئے گئے افعال، جو فرمان (ترمیم) دستور، ۱۹۸۵ء کے آغاز نفاذ سے قبل، شق (۱) میں محولہ کسی قانون سے اخذ کردہ اختیارات کے استعمال میں، یا مذکورہ بالا اختیارات کے استعمال یا مطلوبہ استعمال میں کسی ہیئت مجاز کی طرف سے صادر کردہ کسی احکام کی تعمیل میں، صادر کئے گئے ہوں، کی گئی ہوں یا کئے گئے ہوں، کسی عدالت یا ٹربیونل، بشمول عدالت عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ، کے کسی فیصلے کے باوجود، جائز طور پر صادر کردہ، کی گئی یا کئے گئے اور ہمیشہ سے جائز طور پر صادر کردہ، کی گئی، یا کئے گئے متصور ہوں گے اور ان پر کسی عدالت، بشمول عدالت عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ، میں کسی بھی بناء پر کوئی اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(۳) کسی عدالت یا ٹربیونل، بشمول عدالت عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ، کا ہر ایک فیصلہ یا حکم، جو شق (۱) یا شق (۲) کے احکام کے خلاف ہو کالعدم اور بغیر کسی بھی اثر کے ہوگا اور ہمیشہ سے کالعدم اور بغیر کسی بھی اثر کے متصور ہوگا۔]

باب ۲۔ قرض لینا و محاسبہ

۱۶۶۔ **وفاقی حکومت کا قرض لینا۔** وفاق کا عاملانہ اختیار، وفاقی مجموعی فنڈ کی ضمانت پر، ایسی حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں، جو [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے ذریعے وقتاً فوقتاً مقرر کی جائیں، قرض لینے پر، اور اس طرح مقرر کردہ حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں، ضمانتیں دینے پر، وسعت پذیر ہوگا۔

۱۶۷۔ **صوبائی حکومت کا قرض لینا۔** (۱) اس آرٹیکل کے احکام کے تابع، کسی صوبے کا عاملانہ اختیار، صوبائی مجموعی فنڈ کی ضمانت پر، ایسی حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں جو صوبائی اسمبلی کے کسی ایکٹ کے ذریعے وقتاً فوقتاً مقرر کی جائیں، قرض لینے پر، اور اس طرح مقرر کردہ حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں، ضمانتیں دینے پر، وسعت پذیر ہوگا۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(۲) وفاقی حکومت، ایسی شرائط کے تابع، اگر کوئی ہوں، جنہیں وہ عائد کرنا مناسب سمجھے، کسی صوبے کو قرض دے سکے گی، یا جہاں تک کہ آرٹیکل ۱۶۶ کے تحت مقرر کردہ حدود سے تجاوز نہ ہو جائے، ان قرضوں کے بارے میں، جو کوئی صوبہ حاصل کرے، ضمانتیں دے سکے گی، اور وہ رقوم جو کسی صوبے کو قرض دینے کے لئے درکار ہوں وفاقی مجموعی فنڈ سے واجب الادا ہوں گی۔

(۳) کوئی صوبہ، وفاقی حکومت کی رضامندی کے بغیر، کوئی قرضہ حاصل نہیں کر سکے گا اگر اس کے ذمہ اس قرضے کا جو وفاقی حکومت کی طرف سے اس صوبے کو دیا گیا ہو، کوئی حصہ ابھی تک باقی ہو، یا جس کی بابت ضمانت وفاقی حکومت کی طرف سے دی گئی ہو؛ اور اس شق کے تحت رضامندی ایسی شرائط کے تابع، اگر کوئی ہوں، جنہیں عائد کرنا وفاقی حکومت مناسب سمجھے، عطا کی جا سکے گی۔

[1][(۴) صوبہ اپنے لئے مقامی یا بین الاقوامی قرضہ اٹھا سکتا ہے یا صوبائی مجموعی فنڈ کی سیکورٹی کی مذکورہ حدود کے اندر اور مذکورہ شرائط پر جس کا تعین قومی اقتصادی کونسل نے کیا ہو گارنٹی دے سکے گا۔]

محاسبہ و حسابات

پاکستان کا محاسب اعلیٰ۔

۱۶۸۔ (۱) پاکستان کا ایک محاسب اعلیٰ ہوگا جس کا تقرر صدر کرے گا۔

(۲) عہدہ سنبھالنے سے قبل، محاسب اعلیٰ پاکستان کے چیف جسٹس کے سامنے اس عبارت میں حلف اٹھائے گا جو جدول سوم میں درج کی گئی ہے۔

[2][(۳) محاسب اعلیٰ، تاوقتیکہ وہ شق (۵) کے مطابق پہلے ہی اپنے عہدے سے مستعفی یا ہٹایا نہ جا چکا ہو، وہ اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے چار سال کی مدت یا ۶۵ سال کی عمر کو پہنچنے تک، جو بھی پہلے ہو، اپنے عہدے پر برقرار رہے گا۔]

[3][(۳۔الف) محاسب اعلیٰ کی ملازمت کی دیگر شرائط، مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)، کے ایکٹ کے ذریعے متعین کی جائیں گی، اور، جب تک اس طرح متعین نہ ہوں، صدر کے فرمان کے ذریعے متعین ہوں گی۔]

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۶۱ کی رُو سے نئی دفعہ (۴) شامل کی گئی۔

[2] بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۶۲ کی رُو سے "شق (۳)" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[3] بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۶۲ کی رُو سے نئی دفعہ "(۳۔الف)" شامل کی گئی۔

(۴) کوئی شخص، جو محاسبِ اعلیٰ کے عہدے پر فائز رہ چکا ہو، اپنا عہدہ چھوڑنے کے بعد دو سال گزرنے سے قبل، ملازمت پاکستان میں مزید تقرر کا اہل نہیں ہوگا۔

(۵) محاسبِ اعلیٰ کو اس کے عہدے سے برطرف نہیں کیا جائے گا ماسوائے ایسے طریقے سے اور ایسی وجوہ پر جو عدالتِ عظمیٰ کے کسی جج کے لئے مقرر ہیں۔

(۶) کسی وقت جبکہ محاسب اعلیٰ کا عہدہ خالی ہو یا محاسبِ اعلیٰ موجود نہ ہو یا کسی وجہ سے اپنے عہدے کے کارہائے منصبی انجام دینے کے قابل نہ ہو تو [1][صدر محاسب اعلیٰ کے عہدے پر متقدم ترین افسر کا تقرر کر سکے گا] جو محاسب اعلیٰ کی حیثیت سے کام کرے گا اور اس عہدے کے کارہائے منصبی انجام دے گا۔

محاسب اعلیٰ کے کارہائے منصبی اور اختیارات۔

۱۶۹۔ محاسبِ اعلیٰ -------

(الف) وفاق اور صوبوں کے حسابات؛ اور

(ب) وفاق یا کسی صوبے کی قائم کردہ کسی ہیئت مجاز یا ادارے کے حسابات، کے سلسلے میں ایسے کارہائے منصبی انجام دے گا اور ایسے اختیارات استعمال کرے گا جو [2][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے ذریعے یا اس کے تحت متعین کئے جائیں اور، جب تک اس طرح متعین نہ ہوں، صدر کے [3]فرمان کے ذریعے ہوں گے۔

حسابات کے متعلق ہدایات دینے کے بارے میں محاسب اعلیٰ کا اختیار۔

۱۷۰۔ [4][(۱)] وفاق اور صوبوں کے حسابات، ایسی شکل میں اور ایسے اصولوں اور طریقوں کے مطابق رکھے جائیں گے جنہیں محاسبِ اعلیٰ، صدر کی منظوری سے، مقرر کرے۔

[4][(۲) وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے حسابات اور کسی بھی ہیئت مجاز یا جماعت جو کہ، وفاقی یا صوبائی حکومت کی جانب سے قائم کی گئی یا زیر نگرانی ہو، کے حسابات کا محاسبہ وفاقی یا صوبائی حکومت محاسب اعلیٰ کے انجام دے گی، جو کہ مذکورہ محاسبہ کی وسعت اور نوعیت کا تعین کرے گا۔]

محاسب اعلیٰ کی رپورٹیں۔

۱۷۱۔ وفاق کے حسابات سے متعلق محاسبِ اعلیٰ کی رپورٹیں صدر کو پیش کی جائیں گی جو انہیں [5][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے دونوں ایوانوں] کے سامنے پیش کرائے گا اور کسی صوبے کے حسابات سے متعلق محاسب اعلیٰ کی رپورٹیں اس صوبے کے گورنر کو پیش کی جائیں گی جو انہیں صوبائی اسمبلی کے سامنے پیش کرائے گا۔

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۶۲ کی رو سے بعض الفاظ کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[2] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[3] مذکورہ فرمان کے لیے دیکھئے فرمان (محاسبہ و حسابات) پاکستان، ۱۹۷۳ء (فرمان صدر نمبر ۲۱ مجریہ ۱۹۷۳ء)۔

[4] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۶۳ کی رُو سے دوبارہ نمبر (۱) لگایا گیا اور شق (۲) کا اضافہ کیا گیا۔

[5] بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۶۴ کی رُو سے "قومی اسمبلی" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

باب ۴۔ جائیداد، معاہدات، ذمہ داریاں اور مقدمات

لاوارث جائیداد۔

۱۷۲۔ (۱) ایسی کوئی جائیداد، جس کا کوئی جائز مالک نہ ہو، اگر کسی صوبے میں واقع ہو تو اس صوبہ کی حکومت کی، اور ہر دوسری صورت میں، وفاقی حکومت کی ملکیت ہوگی۔

(۲) تمام اراضیات، معدنیات، اور دوسری قیمتی اشیاء جو پاکستان کے براعظمی کنارآب کے اندر، یا پاکستان کے علاقائی سمندر کی حد[1] [پر] سمندر کے نیچے ہوں، وفاقی حکومت کی ملکیت ہوں گی۔

[2] [(۳) موجودہ پابندیوں اور وجوب کے مطابق، صوبے کے اندر معدنی تیل اور قدرتی گیس یا علاقائی سمندر سے ملحق ہوں وہ اس صوبے اور وفاقی حکومت کو مشترکہ اور مساوی طور پر تفویض کر دیئے جائیں گے۔]

جائیداد حاصل کرنے اور معاہدات وغیرہ کرنے کا اختیار۔

۱۷۳۔ (۱) وفاق اور کسی صوبے کا عاملانہ اختیار، متعلقہ مقننہ کے کسی ایکٹ کے تابع، وفاقی حکومت یا، جیسی بھی صورت ہو، کسی صوبائی حکومت کی ملکیت میں کسی جائیداد کے عطا کرنے، فروخت کرنے، بذریعہ دستاویز منتقل کرنے یا رہن رکھنے اور اس کی طرف سے جائیداد کے خریدنے یا حاصل کرنے، اور معاہدات کرنے پر وسعت پذیر ہوگا۔

(۲) وفاق یا کسی صوبہ کی اغراض کیلئے حاصل کردہ تمام جائیداد، وفاقی حکومت یا، جیسی بھی صورت ہو، اس صوبائی حکومت کی ملکیت ہوگی۔

(۳) وفاق یا کسی صوبہ کا عاملانہ اختیار استعمال کرتے ہوئے، کئے گئے تمام معاہدات میں یہ اظہار کیا جائے گا کہ وہ صدر یا، جیسی بھی صورت ہو، صوبہ کے گورنر کے نام سے کئے گئے ہیں، اور مذکورہ اختیار استعمال کرتے ہوئے کئے گئے تمام معاہدات اور تکمیل کی گئی تمام دستاویزات جائیداد پر صدر یا گورنر کی جانب سے ایسے اشخاص دستخط کریں گے اور ایسے طریقے پر کئے جائیں گے جن کی وہ ہدایت کرے یا اجازت دے۔

(۴) وفاق یا، جیسی بھی صورت ہو، کسی صوبے کے عاملانہ اختیار استعمال کرتے ہوئے کئے گئے کسی معاہدہ یا تکمیل کردہ کسی دستاویز جائیداد کے بارے میں نہ صدر اور نہ کسی صوبے کا گورنر ذاتی طور پر ذمہ دار ہوگا اور نہ کوئی ایسا شخص جو ان میں سے کسی کی جانب سے کوئی ایسا معاہدہ کرے یا کسی دستاویز جائیداد کی تکمیل کرے اس سلسلہ میں ذاتی طور پر ذمہ دار ہوگا۔

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۶۵ کی رُو سے "کے اندر" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[2] بحوالہ عین ماقبل شامل کیا گیا۔

(۵) وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت کی طرف سے اراضی کے انتقال کو قانون کے ذریعے منضبط کیا جائے گا۔

مقدمات و کارروائیاں۔

۱۷۴۔ وفاق کی جانب سے، اور اس کے خلاف، پاکستان کے نام سے مقدمہ دائر کیا جا سکے گا اور کسی صوبے کی جانب سے، اور اس کے خلاف، اس صوبہ کے نام سے مقدمہ دائر کیا جا سکے گا۔

حِصّہ ہفتم

نظام عدالت

باب ۱۔ عدالتیں

عدالتوں کا قیام اور اختیار سماعت۔

۱۷۵۔ (۱) پاکستان کی ایک عدالتِ عظمیٰ، اور ہر صوبے کے لئے ایک عدالت عالیہ [۱][اور دارالحکومت اسلام آباد کے لیے ایک عدالت عالیہ] اور ایسی دوسری عدالتیں ہونگی جو قانون کے ذریعے قائم کی جائیں گی۔

[۲][تشریح:۔ بجز اس کے کہ سیاق وسباق سے کچھ اور ظاہر ہو، الفاظ ''عدالتِ عالیہ'' دستور میں جہاں بھی آرہے ہوں میں ''عدالتِ عالیہ اسلام آباد'' شامل کردیے جائیں گے۔]

(۲) کسی عدالت کو کوئی اختیار سماعت حاصل نہیں ہوگا، ماسوائے اس کے جو دستور کی رو سے، یا کسی قانون کی رو سے، یا اس کے تحت، اسے تفویض کیا گیا ہے یا کیا جائے۔

(۳) عدلیہ کو یوم آغاز سے [۳][چودہ] سال کے اندر انتظامیہ سے بتدریج علیحدہ کیا جائے گا۔

عدالت عظمیٰ عدالت ہائے عالیہ اور وفاقی شرعی عدالت کے ججوں کا تقرر۔

[۴][**۱۷۵۔(الف)** (۱) پاکستان کا ایک عدالتی کمیشن ہوگا، جس کا حوالہ بعد ازیں اس آرٹیکل میں بطور کمیشن دیا گیا ہے، عدالت عظمیٰ، عدالت ہائے عالیہ اور وفاقی شرعی عدالت کے ججوں کی تقرری کرے گا، جیسا کہ بعد ازیں فراہم کیا گیا ہے۔

(۲) عدالت عظمیٰ کے ججوں کے تقرر کے لئے، کمیشن حسب ذیل پر مشتمل ہوگا،..............

(اوّل)	پاکستان کے چیف جسٹس؛	چیئر مین
(دوم)	عدالت عظمیٰ کے [۵][چار] مقدم ترین جج؛	اراکین
(سوم)	پاکستان کی عدالت عظمیٰ کا ایک سابق چیف جسٹس یا جج جس کو پاکستان کا چیف جسٹس [۵][چار] رکن ججوں کی مشاورت سے دو سال کی مدت کے لیے نامزد کرے گا؛	رُکن
(چہارم)	قانون وانصاف کے وفاقی وزیر؛	رُکن
(پنجم)	پاکستان کے اٹارنی جنرل؛ اور	رُکن

---

۱ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۶۶ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

۲ دستور (انیسویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (ایکٹ نمبر ا بابت ۲۰۱۱ء) کی دفعہ ۳ کی رو سے تشریح کو تبدیل کیا گیا۔

۳ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ''پانچ'' کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۴ ایکٹ نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء کی دفعہ ۶۷ کی رو سے نیا آرٹیکل ۱۷۵۔(الف) شامل کیا گیا۔

۵ ایکٹ نمبر ا بابت ۲۰۱۱ء کی دفعہ ۴ کی رو سے لفظ ''دو'' کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

(ششم) پاکستان کی عدالت عظمیٰ کا ایک مقدم وکیل جسے
پاکستان بار کونسل کی جانب سے دو سال کی مدت کے لئے
نامزد کیا جائے گا۔ رُکن

(۳) شق (۱) یا شق (۲) میں شامل کسی امر کے باوصف، صدر عدالت عظمیٰ کے مقدم ترین جج کا تقرر پاکستان کے چیف جسٹس کے طور پر کرے گا۔

(۴) کمیشن اپنے طریقہ کار کو منضبط کرنے کے لئے قواعد وضع کرے گا۔

(۵) عدالت عالیہ کے ججوں کے تقرر کے لئے، کمیشن شق (۲) میں حسب ذیل کو بھی شامل کرے گا، یعنی:۔

(اوّل) عدالت عالیہ کا چیف جسٹس جس کا تقرر کیا گیا ہے؛ رُکن
(دوم) اس عدالت عالیہ کا مقدم ترین جج؛ رُکن
(سوم) صوبائی وزیر قانون؛ اور رُکن
[1][(چہارم) ایک وکیل جو عدالت عالیہ میں پندرہ سال سے کم پریکٹس نہ رکھتا ہو
جسے متعلقہ بار کونسل دو سالہ مدت کے لئے نامزد کرے''؛] رُکن

[1][مگر شرط یہ ہے کہ عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کے تقرر کے لئے پیراگراف (دوم) میں مذکور مقدم ترین جج کمیشن کا رکن نہ ہوگا:]

[1][مزید شرط یہ ہے کہ اگر کسی وجوہ کی بناء پر عدالت عالیہ کا چیف جسٹس دستیاب نہ ہو، تو اسے سابقہ چیف جسٹس یا اس عدالت کے سابقہ جج سے تبدیل کر دیا جائے گا، جس کی نامزدگی چیف جسٹس پاکستان چار رکن جج صاحبان کی مشاورت سے کرے گا جو شق (۲) کے پیراگراف (دوم) میں مذکور ہے۔]

(۶) عدالت عالیہ اسلام آباد کے ججوں کے تقرر کے لئے، کمیشن شق (۲) میں حسب ذیل کو بھی شامل کرے گا، یعنی:............

---

[1] دستور (انیسویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (ایکٹ نمبر ۱ بابت ۲۰۱۱ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے پیراگراف (چہارم) اور فقرہ ہائے شرطیہ تبدیل کیے گئے۔

(اوّل) عدالت عالیہ اسلام آباد کا چیف جسٹس؛ اور — رُکن

(دوم) اُس عدالت عالیہ کا مقدم ترین جج: — رُکن

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت عالیہ اسلام آباد کے[1] [چیف جسٹس اور مح ولہ] ججوں کے ابتدائی تقرر کے لئے، چاروں صوبائی عدالت ہائے عالیہ کے چیف جسٹس بھی کمیشن کے اراکین ہوں گے:

مزید شرط یہ ہے کہ مذکورہ بالا فقرہ شرطیہ کے مطابق، عدالت عالیہ اسلام آباد کے چیف جسٹس کے تقرر کی صورت میں، شق (۵) کی دفعات کا اطلاق مناسب تبدیلیوں کے ساتھ کیا جائے گا۔

(۷) وفاقی شرعی عدالت کے ججوں کے تقرر کے لئے، کمیشن شق (۲) میں وفاقی شرعی عدالت کے چیف جسٹس اور اس عدالت کے مقدم ترین جج کو بطور اس کے اراکین کے بھی شامل کرے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ وفاقی شرعی عدالت کے چیف جسٹس کے تقرر کے لئے، شق (۵) کی شرائط کا اطلاق مناسب تبدیلیوں کے ساتھ کیا جائے گا۔

(۸) کمیشن اپنے کل اراکین کی اکثریت سے پارلیمانی کمیٹی کے لئے ایک شخص کو بطور، عدالت عظمیٰ، عدالت عالیہ یا وفاقی شرعی عدالت، کی ہر ایک آسامی کے لئے نامزد کرے گا، جیسی بھی صورت ہو۔

(۹) پارلیمانی کمیٹی، جس کا حوالہ بعد ازیں اس آرٹیکل میں بطور کمیٹی کے دیا گیا ہے، حسب ذیل آٹھ اراکین پر مشتمل ہوگی، یعنی:۔

(اوّل) سینٹ سے چار اراکین؛ اور

(دوم) قومی اسمبلی سے چار اراکین:

[2][مگر شرط یہ ہے کہ جب قومی اسمبلی تحلیل ہو جائے، تو پارلیمانی کمیٹی کی تمام رکنیت پیراگراف (اوّل) میں مذکور صرف سینٹ کے اراکین پر مشتمل ہوگی اور اس آرٹیکل کے احکامات کا بہ تغیرات مناسب اطلاق ہوگا۔]

---

[1] دستور (انیسویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (ایکٹ نمبر ۱ بابت ۲۰۱۱ء) کی دفعہ ۴ کی رو سے شامل کیا گیا۔

[2] بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۴ کی رُو سے فقرہ شرطیہ شامل کیا گیا۔

(۱۰) کمیٹی کے آٹھ اراکین میں سے، چار حکومتی نشستوں، ہر ایوان سے دو اور چار حزب اختلاف، ہر ایوان سے دو ہوں گے، حکومتی نشستوں سے اراکین کی نامزدگی قائد ایوان اور مخالف بینچوں سے قائد حزب اختلاف کرے گا۔

(۱۱) سینٹ، کا سیکرٹری کمیٹی کے سیکرٹری کے طور پر کام کرے گا۔

(۱۲) کمیٹی کمیشن کی جانب سے نامزدگی موصول ہونے پر نامزدگی کی توثیق اپنی رکنیت کی مجموعی اکثریت سے چودہ دن کے اندر کرے گی، جس میں ناکام رہنے پر نامزدگی توثیق شدہ متصور ہوگی:

[۱][مگر شرط یہ ہے کہ کمیٹی، وجوہات کو قلمبند کرتے ہوئے، مذکورہ مدت کے دوران اپنی مجموعی رکنیت کی تین چوتھائی اکثریت سے نامزدگی کی منظوری نہیں کر سکے گی:]

[۲][مزید شرط یہ ہے کہ کمیٹی اگر نامزدگی کی منظوری نہیں دیتی تو وہ اپنے فیصلے کو اس طرح وجوہات قلمبند کرتے ہوئے بذریعہ کمیشن وزیر اعظم کو ارسال کرے گی:

مزید شرط یہ ہے کہ اگر نامزدگی کی منظوری نہ ہو تو کمیشن ایک اور نامزدگی بھیجے گا۔]

[۳][(۱۳) کمیٹی اس کی جانب سے توثیق شدہ نامزد یا جو توثیق شدہ متصور ہو کا نام وزیر اعظم کو بھیجے گی، جو اس کو تقرر کے لئے صدر کو ارسال کرے گا۔]

(۱۴) کمیشن یا کمیٹی کی جانب سے اٹھایا گیا کوئی قدم یا کیا گیا کوئی فیصلہ باطل نہیں ہوگا یا اُس پر اعتراض نہیں کیا جائے گا صرف اس بناء پر کہ اس میں کوئی اسامی خالی ہے یا اس کے کسی بھی اجلاس سے کوئی بھی رُکن غیر حاضر ہے۔

[۴][(۱۵) کمیٹی کے اجلاسوں کا انعقاد بند کمرے میں ہوگا اور اس کی کارروائیوں کا ریکارڈ برقرار رکھا جائے گا۔

(۱۶) آرٹیکل ۶۸ کے احکامات کا اطلاق کمیٹی کی کارروائیوں پر نہیں ہوگا۔]

[۵][(۱۷)] کمیٹی اپنے طریقہ کار کو منضبط کرنے کے لئے قواعد وضع کر سکے گی۔

---

۱ دستور (انیسویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (ایکٹ نمبر ۱ بابت ۲۰۱۱ء) کی رُو سے فقرہ شرطیہ کو تبدیل کیا گیا۔

۲ بحوالہ عین ماقبل کی رُو سے فقرہ ہائے شرطیہ شامل کئے گئے۔

۳ بحوالہ عین ماقبل کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۴ بحوالہ عین ماقبل کی رُو سے نئی شقات (۱۵) اور (۱۶) کو شامل کیا گیا۔

۵ بحوالہ عین ماقبل کی رو سے شق (۱۵) کو شق (۱۷) کے طور پر دوبارہ نمبر دیا گیا۔

باب ۲۔ پاکستان کی عدالت عظمیٰ

۱۷۶۔ عدالتِ عظمیٰ ایک چیف جسٹس پر جسے چیف جسٹس پاکستان کہا جائے گا، اور اتنے دیگر ججوں پر مشتمل ہوگی جن کی تعداد [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے ذریعے متعین کی جائے یا، اس طرح تعین ہونے تک، جو صدر مقرر کرے۔ عدالت عظمیٰ کی تشکیل۔

۱۷۷۔ [2][(۱) پاکستان کے چیف جسٹس اور عدالت عظمیٰ کے دوسرے ججوں میں سے ہر ایک کا تقرر صدر آرٹیکل ۱۷۵الف کی مطابقت میں کرے گا۔] عدالت عظمیٰ کے ججوں کا تقرر۔

(۲) کوئی شخص عدالتِ عظمیٰ کا جج مقرر نہیں کیا جائے گا، تاوقتیکہ وہ پاکستان کا شہری نہ ہو اور--

(الف) کم از کم پانچ سال تک، یا مختلف اوقات میں اتنی مدت تک جو مجموعی طور پر پانچ سال سے کم نہ ہو، کسی عدالت عالیہ کا (جس میں کوئی ایسی عدالت عالیہ شامل ہے جو یوم آغاز سے قبل کسی وقت بھی پاکستان میں موجود تھی) جج نہ رہا ہو؛ یا

(ب) کم از کم پندرہ سال تک، یا مختلف اوقات میں اتنی مدت تک جو مجموعی طور پر پندرہ سال سے کم نہ ہو کسی عدالت عالیہ کا (جس میں کوئی ایسی عدالت عالیہ شامل ہے جو یوم آغاز سے قبل کسی وقت بھی پاکستان میں موجود تھی) ایڈووکیٹ نہ رہا ہو۔

۱۷۸۔ عہدہ سنبھالنے سے قبل، چیف جسٹس پاکستان، صدر کے سامنے، اور عدالت عظمیٰ کا کوئی دوسرا جج چیف جسٹس کے سامنے، اس عبارت میں حلف اٹھائے گا جو جدول سوم میں درج کی گئی ہے۔ عہدے کا حلف۔

[3][۱۷۹۔ عدالت عظمیٰ کا کوئی جج پینسٹھ سال کی عمر کو پہنچنے تک اپنے عہدہ پر فائز رہے گا، بجز اس کے کہ وہ قبل ازیں مستعفی ہو جائے یا اس دستور کے مطابق عہدہ سے برطرف کر دیا جائے۔] فارغ الخدمت ہونے کی عمر۔

۱۸۰۔ کسی وقت بھی جب------ قائم مقام چیف جسٹس۔

(الف) چیف جسٹس پاکستان کا عہدہ خالی ہو؛ یا

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[2] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (ایکٹ نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۶۸ کی رو سے "شق (۱)" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[3] آرٹیکل ۱۷۹، دستور (سترہویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۰۳ء (نمبر ۳ بابت ۲۰۰۳ء) کی دفعہ ۶ کی رو سے تبدیل کیا گیا جس میں قبل ازیں بعض وضع شدہ قوانین کی رو سے ترمیم کی گئی تھی۔ (دیکھئے آرٹیکل ۲۶۷ب)

(ب) چیف جسٹس پاکستان موجود نہ ہو یا کسی دیگر بناء پر اپنے کارہائے منصبی انجام دینے سے قاصر ہو،

تو صدر [1][عدالت عظمیٰ کے دوسرے ججوں میں سے مقدم ترین جج] کو قائم مقام چیف جسٹس پاکستان کی حیثیت سے مقرر کرے گا۔

قائم مقام جج۔

۱۸۱۔ (۱) کسی وقت بھی جب---

(الف) عدالت عظمیٰ کے کسی جج کا عہدہ خالی ہو؛ یا

(ب) عدالت عظمیٰ کا کوئی جج موجود نہ ہو یا کسی دیگر بناء پر اپنے کارہائے منصبی انجام دینے سے قاصر ہو،

تو صدر، آرٹیکل ۱۷۷ کی شق (۱) میں مقررہ طریقے سے، کسی عدالت عالیہ کے کسی جج کو جو عدالت عظمیٰ کا جج مقرر کیے جانے کا اہل ہو، عارضی طور پر عدالت عظمیٰ کے جج کی حیثیت سے کام کرنے پر مامور کر سکے گا۔

[2][تشریح:- اس شق میں "کسی عدالت عالیہ کے جج" میں ایسا شخص شامل ہے جو کسی عدالت عالیہ کے جج کے طور پر فارغ خدمت ہو چکا ہو۔]

(۲) اس آرٹیکل کے تحت تقرر اس وقت تک برقرار رہے گا جب تک کہ صدر اس کو منسوخ نہ کر دے۔

ججوں کا وقتی طور پر بغرض خاص تقرر۔

۱۸۲۔ اگر کسی وقت عدالت عظمیٰ کے ججوں کا کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے اس عدالت کا کوئی اجلاس منعقد کرنا یا جاری رکھنا ممکن نہ رہے، یا کسی دوسری وجہ سے یہ ضروری ہو کہ عدالت عظمیٰ کے ججوں کی تعداد میں عارضی طور پر اضافہ کیا جائے، تو چیف جسٹس پاکستان، [3][جوڈیشل کمیشن کی مشاورت سے جیسا کہ آرٹیکل ۱۷۵الف کی شق (۲) میں فراہم کیا گیا ہے۔] تحریری طور پر، ---

(الف) صدر کی منظوری سے، کسی ایسے شخص کو جو اس عدالت کے جج کے عہدے پر فائز رہا ہو اور اس کے مذکورہ عہدہ چھوڑنے کے بعد سے تین سال کا عرصہ نہ گزرا ہو، درخواست کر سکے گا؛ یا

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے بعض الفاظ کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

[2] فرمان دستور (ترمیمی) ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۲ مجریہ ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

[3] دستور (انیسویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (ایکٹ نمبر ا بابت ۲۰۱۱ء) کی دفعہ ۵ کی رو سے شامل کیا گیا ہے۔

(ب) صدر کی منظوری سے اور کسی عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کی رضامندی سے، اس عدالت کے کسی ایسے جج کو جو عدالت عظمیٰ کا جج مقرر کئے جانے کا اہل ہو، حکم دے سکے گا،

کہ وہ عدالت عظمیٰ کے اجلاسوں میں، اتنی مدت کے لئے جو ضروری ہو، بحیثیت جج بغرض خاص شرکت کرے اور اس طرح شریک اجلاس ہونے کے دوران ، اس جج بغرض خاص کو وہی اختیار اور اختیار سماعت حاصل ہوگا جو عدالت عظمیٰ کے کسی جج کو حاصل ہوتا ہے۔

عدالت عظمیٰ کا صدر مقام۔

۱۸۳۔ (۱) شق (۳) کے تابع ، عدالت عظمیٰ کا مستقل صدر مقام اسلام آباد میں ہوگا۔

(۲) عدالت عظمیٰ کا اجلاس وقتاً فوقتاً ایسے دوسرے مقامات پر ہو سکے گا جو چیف جسٹس پاکستان، صدر کی منظوری سے مقرر کرے۔

(۳) جب تک اسلام آباد میں عدالت عظمیٰ کے قیام کا انتظام نہ ہو جائے، اس عدالت کا صدر مقام ایسے مقام پر ہوگا جو صدر[1] مقرر کرے۔

عدالتِ عظمیٰ کا ابتدائی اختیار سماعت۔

۱۸۴۔ (۱) عدالت عظمیٰ کو باخراج ہر دیگر عدالت کے، کسی دو یا دو سے زیادہ حکومتوں کے درمیان کسی تنازعہ کے سلسلہ میں ابتدائی اختیار سماعت حاصل ہوگا۔

__تشریح__:- اس شق میں ''حکومتوں'' سے وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتیں مراد ہیں۔

(۲) شق (۱) کی رو سے تفویض کردہ اختیار سماعت کے استعمال میں عدالت عظمیٰ صرف استقراری فیصلے صادر کرے گی۔

(۳) آرٹیکل ۱۹۹ کے احکام پر اثر انداز ہوئے بغیر، عدالت عظمیٰ کو، اگر وہ یہ سمجھے کہ حصہ دوم کے باب ۱ کے ذریعے تفویض شدہ بنیادی حقوق میں سے کسی حق کے نفاذ کے سلسلے میں عوامی اہمیت کا کوئی سوال درپیش ہے، مذکورہ آرٹیکل میں بیان کردہ نوعیت کا کوئی حکم صادر کرنے کا اختیار ہوگا۔

عدالتِ عظمیٰ کا اختیار سماعت مرافعہ۔

۱۸۵۔ (۱) اس آرٹیکل کے تابع ، عدالت عظمیٰ کو کسی عدالت عالیہ کے صادر کردہ فیصلوں ، ڈگریوں ، حتمی احکام یا سزاؤں کے خلاف اپیلوں کی سماعت کرنے اور ان پر فیصلہ صادر کرنے کا اختیار ہوگا۔

---

[1] عدالت عظمیٰ کے صدر مقام کے طور پر راولپنڈی کے تقرر کے لیے دیکھیے جریدہ پاکستان ۱۹۷۴ء حصہ دوم صفحہ ۱۳۶۷۔

(۲) کسی عدالت عالیہ کے صادر کردہ کسی فیصلے، ڈگری، حتمی حکم یا سزا کے خلاف اپیل عدالت عظمیٰ میں دائر کی جا سکے گی۔۔۔

(الف) اگر عدالت عالیہ نے اپیل پر کسی ملزم کے بری ہونے کے حکم کو بدل دیا ہو اور اسے سزائے موت یا حبس دوام بہ عبور دریائے شور یا عمر قید کی سزا دے دی ہو، یا نگرانی کی درخواست پر کسی سزا کو بڑھا کر مذکورہ بالا کسی سزا سے بدل دیا ہو؛ یا

(ب) اگر عدالت عالیہ نے کسی ایسی عدالت سے جو اس کے ماتحت ہو، کسی مقدمہ کو اپنے روبرو سماعت کے لئے منتقل کر لیا ہو اور ایسی سماعت مقدمہ میں ملزم کو مجرم قرار دے دیا ہو اور مذکورہ بالا کوئی سزا دے دی ہو؛ یا

(ج) اگر عدالت عالیہ نے کسی شخص پر عدالت عالیہ کی توہین کی بناء پر کوئی سزا عائد کی ہو؛ یا

(د) اگر نفس الامر نزاع کی رقم یا مالیت ابتدائی عدالت میں پچاس ہزار روپے سے کم نہ تھی، اور اپیل نزاع میں بھی پچاس ہزار روپے سے، یا ایسی دوسری رقم سے، جس کی صراحت اس سلسلہ میں [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے ذریعے کی جائے، کم نہ ہو اور جس فیصلے، ڈگری یا حکم حتمی کے خلاف اپیل کی گئی ہو اس میں عین ماتحت عدالت کے فیصلے، ڈگری یا حکم حتمی کو بدل دیا گیا ہو یا منسوخ کر دیا گیا ہو؛ یا

(ہ) اگر فیصلہ، ڈگری یا حکم حتمی میں بلاواسطہ طور پر اتنی ہی رقم یا مالیت کی جائیداد سے متعلق کوئی دعویٰ یا امر تنقیح طلب شامل ہو اور اس فیصلے، ڈگری یا حکم حتمی میں، جس کے خلاف اپیل کی گئی ہو، عین ماتحت عدالت کا فیصلہ، ڈگری یا حکم حتمی بدل دیا گیا ہو یا منسوخ کر دیا گیا ہو؛ یا

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(و) اگر عدالت عالیہ اس امر کی تصدیق کر دے کہ مقدمے میں دستور کی تعبیر کے بارے میں کوئی اہم قانونی مسئلہ درپیش ہے۔

(۳) کسی ایسے مقدمے میں جس پر شق (۲) کا اطلاق نہ ہوتا ہو' کسی عدالت عالیہ کے کسی فیصلے' ڈگری' حکم یا سزا کے خلاف عدالت عظمیٰ میں کوئی اپیل صرف اسی وقت دائر کی جائے گی جب عدالت عظمیٰ اپیل دائر کرنے کی اجازت عطا کردے۔

مشاورتی اختیار سماعت۔

۱۸۶۔ (۱) اگر' کسی وقت' صدر مناسب خیال کرے کہ کسی قانونی مسئلہ کے بارے میں جس کو وہ عوامی اہمیت کا حامل خیال کرتا ہو' عدالت عظمیٰ کی رائے حاصل کی جائے' تو وہ اس مسئلے کو عدالت عظمیٰ کے غور کے لئے بھیج سکے گا۔

(۲) عدالت عظمیٰ بایں طور محولہ مسئلہ پر غور کرے گی اور صدر کو اس مسئلے کے بارے میں اپنی رائے سے مطلع کرے گی۔

عدالت عظمیٰ کا مقدمات منتقل کرنے کا اختیار۔

[1][**۱۸۶۔**(الف) عدالت عظمیٰ، اگر وہ انصاف کے مفاد میں ایسا کرنا قرین مصلحت خیال کرے، کسی مقدمے، اپیل یا دیگر کارروائی کو کسی عدالت عالیہ کے سامنے زیر سماعت ہو کسی دیگر عدالت عالیہ کو منتقل کر سکے گی۔]

عدالت عظمیٰ کے حکم ناموں کا اجراء اور تعمیل۔

۱۸۷۔ (۱) [2][آرٹیکل ۱۷۵ کی شق (۲) کے تابع] عدالت عظمیٰ کو اختیار ہوگا کہ وہ ایسی ہدایات، احکام یا ڈگریاں جاری کرے جو کسی ایسے مقدمہ یا معاملہ میں جو اس کے سامنے زیر سماعت ہو، مکمل انصاف کرنے کے لئے ضروری ہوں، ان میں کوئی ایسا حکم بھی شامل ہے جو کسی شخص کے حاضر کئے جانے، یا کسی دستاویز کو برآمد کرنے یا پیش کرنے کے لئے صادر کیا جائے۔

(۲) ایسی کوئی ہدایت، حکم یا ڈگری، پاکستان بھر میں قابل نفاذ ہوگی اور، جب اس کی تعمیل کسی صوبہ میں، یا کسی ایسے قطعہ یا علاقہ میں کی جانی ہو جو کسی صوبہ کا حصہ نہ ہو لیکن اس صوبے کی عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار میں شامل ہو، تو اس کی اسی طرح سے تعمیل کی جائے گی گویا کہ اسے اس صوبہ کی عدالت عالیہ نے جاری کیا ہو۔

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے نیا آرٹیکل ۱۸۶ الف شامل کیا گیا۔

[2] دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۷ کی رو سے تبدیل کیا گیا۔ (نفاذ پذیر از ۱۳ ستمبر، ۱۹۷۶ء)۔

(۴) اگر یہ سوال پیدا ہو جائے کہ عدالت عظمیٰ کی ہدایت، حکم یا ڈگری کو کونسی عدالت عالیہ نافذ کرے گی تو اس سوال کے بارے میں عدالت عظمیٰ کا فیصلہ قطعی ہوگا۔

عدالت عظمیٰ کا فیصلوں یا احکام پر نظر ثانی کرنا۔

۱۸۸۔ [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے کسی ایکٹ کے اور عدالت عظمیٰ کے وضع کردہ کسی قواعد کے احکام کے تابع، عدالت عظمیٰ کو اپنے صادر کردہ کسی فیصلے یا دیئے ہوئے کسی حکم پر نظر ثانی کرنے کا اختیار ہوگا۔

عدالت عظمیٰ کے فیصلے دوسری عدالتوں کے لئے واجب التعمیل ہیں۔

۱۸۹۔ عدالت عظمیٰ کا کوئی فیصلہ، جس حد تک کہ اس میں کسی امر قانونی کا تصفیہ کیا گیا ہو، یا وہ کسی اصول قانون پر مبنی ہو، یا اس کی وضاحت کرتا ہو، پاکستان میں تمام دوسری عدالتوں کے لئے واجب التعمیل ہوگا۔

عدالت عظمیٰ کی معاونت میں عمل۔

۱۹۰۔ پورے پاکستان کی عاملہ وعدلیہ کے تمام حکام، عدالتِ عظمیٰ کی معاونت کریں گے۔

قواعد طریق کار۔

۱۹۱۔ دستور اور قانون کے تابع، عدالت عظمیٰ، عدالت کے معمول اور طریق کار کو منضبط کرنے کے لئے قواعد وضع کر سکے گی۔

باب ۴۔ عدالت ہائے عالیہ

عدالت عالیہ کی تشکیل۔

۱۹۲۔ (۱) کوئی عدالت عالیہ ایک چیف جسٹس اور اتنے دیگر ججوں پر مشتمل ہوگی جن کی تعداد قانون کے ذریعے متعین کی جائے گی، یا اس طرح متعین ہونے تک، جو صدر مقرر کرے۔

[2][(۲) عدالت عالیہ سندھ و بلوچستان، بلوچستان اور سندھ کے صوبوں کے لئے مشترکہ عدالت عالیہ کے طور پر کام کرنا بند کردے گی۔

(۳) صدر، [3]فرمان کے ذریعے، بلوچستان اور سندھ کے صوبوں میں سے ہر ایک کے لئے ایک عدالت عالیہ قائم کرے گا اور فرمان میں دو عدالت ہائے عالیہ کے صدر مقامات، مشترکہ عدالت عالیہ کے ججوں کے تبادلے، دو عدالت ہائے عالیہ کے قیام سے عین قبل مشترکہ

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

[2] دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۸ کی رو سے اصل شقات (۲) تا (۴) کی بجائے تبدیل کی گئیں۔ (نفاذ پذیر از یکم دسمبر، ۱۹۷۶ء)

[3] بلوچستان اور سندھ کے لیے عدالت ہائے عالیہ کے قیام کی نسبت مذکورہ فرمان کے لیے (دیکھیے فرمان صدر نمبر ۶ مجریہ ۱۹۷۶ء) مورخہ ۲۹ نومبر، ۱۹۷۶ء جریدہ پاکستان، ۱۹۷۶ء غیر معمولی، حصہ اول، صفحات ۵۹۵۔۵۹۹۔

عدالت عالیہ میں زیر سماعت مقدمات کے انتقال کے لئے اور، عام طور پر، مشترکہ عدالت عالیہ کے کام بند کرنے اور دو عدالت ہائے عالیہ کے قیام کے مستلزمہ یا ذیلی امور کے لئے ایسے احکام وضع کر سکے گا جو وہ موزوں سمجھے۔]

(۵) کسی عدالت عالیہ کے اختیار سماعت کو[1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے ذریعے، پاکستان کے کسی ایسے علاقے پر وسعت دی جا سکے گی جو کسی صوبے کا حصہ نہ ہو۔

عدالت عالیہ کے ججوں کا تقرر۔

۱۹۳۔[2][(۱) عدالت عالیہ کے چیف جسٹس اور دوسرے ججوں میں سے ہر ایک کا تقرر صدر آرٹیکل ۱۷۵الف کی مطابقت میں کرے گا۔]

(۲) کوئی شخص کسی عدالتِ عالیہ کا جج مقرر نہیں کیا جائے گا، تاوقتیکہ وہ پاکستان کا شہری نہ ہو، کم از کم [3][پینتالیس سال] کی عمر کا نہ ہو اور۔۔۔

(الف) کم از کم دس سال تک یا مختلف اوقات میں اتنی مدت تک جو مجموعی طور پر دس سال سے کم نہ ہو، کسی عدالت عالیہ کا ایڈووکیٹ نہ رہا ہو (جس میں کوئی ایسی عدالت عالیہ جو یوم آغاز سے قبل کسی وقت بھی پاکستان میں موجود تھی، شامل ہے)؛ یا

(ب) وہ کسی ایسی سول ملازمت کا، جو اس پیرے کی اغراض کے لئے قانون کی رو سے متعین کی گئی ہو، رکن نہ ہو، اور کم از کم دس سال کی مدت تک رکن نہ رہا ہو، اور کم از کم تین سال کی مدت تک پاکستان میں ضلع جج کی حیثیت سے خدمات انجام نہ دے چکا ہو، یا اس کے کارہائے منصبی انجام نہ دے چکا ہو؛ یا

(ج) کم از کم دس سال کی مدت تک پاکستان میں کسی عدالتی عہدہ پر فائز نہ رہ چکا ہو۔

[4][__تشریح__:- وہ مدت شمار کرنے میں جس کے دوران کوئی شخص عدالت عالیہ کا ایڈووکیٹ رہا ہو یا عدالتی عہدے پر فائز رہا ہو، وہ مدت شامل کی جائے گی جس کے دوران وہ ایڈووکیٹ ہو جانے کے بعد عدالتی عہدے پر فائز رہا ہو یا، جیسی بھی صورت ہو، وہ مدت جس کے دوران وہ عدالتی عہدے پر فائز رہنے کے بعد ایڈووکیٹ رہا ہو۔]

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

[2] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۶۹ کی رو سے "شق (۱)" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[3] بحوالہ عین ماقبل "چالیس" کی بجائے تبدیل کیا گیا اور ۲۱ اگست ۲۰۰۲ء سے ہمیشہ سے بایں طور پر تبدیل شدہ سمجھا جائے گا۔

[4] تشریح کا اضافہ دستور (ترمیم اول) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۸ کی رو سے کیا گیا (نفاذ پذیر از ۴ مئی، ۱۹۷۴ء)۔

(۳) اس آرٹیکل میں "ضلع جج" سے ابتدائی اختیار سماعت کی حامل اعلیٰ دیوانی عدالت کا جج مراد ہے۔

عہدے کا حلف۔ ۱۹۴۔ اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے کسی عدالت عالیہ کا چیف جسٹس گورنر کے سامنے، اور عدالت کا کوئی دوسرا جج چیف جسٹس کے سامنے، اس عبارت میں حلف اٹھائے گا جو جدول سوم میں درج کی گئی ہے [1][:]

[2][مگر شرط یہ ہے کہ عدالت عالیہ اسلام آباد کا چیف جسٹس صدر کے سامنے حلف اٹھائے گا اور اس عدالت کے دوسرے جج عدالت عالیہ اسلام آباد کے چیف جسٹس کے سامنے حلف اٹھائیں گے۔]

فارغ الخدمت ہوتے کی عمر۔ [3][۱۹۵۔ کسی عدالت عالیہ کا کوئی جج ۶۲ سال کی عمر کو پہنچنے تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا، تاوقتیکہ وہ قبل ازیں مستعفی نہ ہو جائے یا دستور کے مطابق عہدہ سے برطرف نہ کر دیا جائے۔]

قائم مقام چیف جسٹس۔ ۱۹۶۔ کسی وقت بھی جبکہ۔

(الف) کسی عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کا عہدہ خالی ہو؛ یا

(ب) کسی عدالت عالیہ کا چیف جسٹس موجود نہ ہو، یا کسی دیگر بناء پر اپنے عہدے کے کارہائے منصبی انجام دینے سے قاصر ہو،

تو صدر چیف جسٹس کی حیثیت سے کام کرنے کے لئے [4][اس عدالت عالیہ کے دیگر ججوں میں سے کسی کو مقرر کرے گا یا عدالت عظمیٰ کے ججوں میں سے کسی سے درخواست کر سکے گا۔]

زائد جج۔ ۱۹۷۔ کسی وقت جبکہ-------

(الف) کسی عدالت عالیہ کے کسی جج کا عہدہ خالی ہو؛ یا

۱۔ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۷۰ کی رو سے وقف کامل کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۲۔ بحوالہ عین ماقبل نیا فقرہ شرطیہ کا اضافہ کیا گیا۔

۳۔ آرٹیکل ۱۹۵ دستور (سترہویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۰۳ء (نمبر ۳ بابت ۲۰۰۳ء) کی دفعہ ۷ کی رو سے تبدیل کیا گیا جس میں قبل ازیں بعض وضع شدہ قوانین کی رو سے ترمیم کی گئی تھی۔ (دیکھیے آرٹیکل ۲۶۷ ب)

۴۔ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے بعض الفاظ کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(ب) کسی عدالت عالیہ کا کوئی جج موجود نہ ہو یا کسی دیگر بناء پر اپنے عہدے کے کارہائے منصبی انجام دینے سے قاصر ہو؛ یا

(ج) کسی وجہ سے کسی عدالت عالیہ کے ججوں کی تعداد بڑھانا ضروری ہو،

توصدر آرٹیکل ۱۹۳ کی شق (۱) میں مقررہ طریقے سے کسی ایسے شخص کو جو عدالت عالیہ کا جج مقرر کئے جانے کا اہل ہو، اس عدالت کے زائد جج کے طور پر اتنی مدت کے لئے مقرر کر سکے گا، جو صدر متعین کرے، جو ایسی مدت سے، اگر کوئی ہو، جو قانون کی رو سے مقرر کی جائے، تجاوز نہ کرے۔

عدالتِ عالیہ کا صدر مقام۔

۱۹۸۔ [1][(۱)] یوم آغاز سے عین قبل موجود، ہر عدالت عالیہ کا صدر مقام اس مقام پر رہے گا، جہاں اس کا مذکورہ مقام اس دن سے قبل موجود تھا۔

[2][(۱۔الف) دارالحکومت اسلام آباد کے علاقے کے لئے عدالت کا صدر مقام اسلام آباد ہوگا۔]

[1][(۲) ہر ایک عدالت عالیہ اور جج صاحبان اور اس کی ڈویژنل عدالتیں اس کے صدر مقام پر اور اس کے بینچوں کے مقامات پر اجلاس کریں گی اور، اپنے علاقائی اختیار سماعت کے اندر کسی مقام پر، ایسے ججوں پر مشتمل سرکٹ عدالتیں منعقد کر سکیں گی جس طرح کہ چیف جسٹس نامزد کرے۔

(۳) عدالتِ عالیہ لاہور کا ایک ایک بینچ بہاولپور، ملتان اور راولپنڈی میں ہوگا؛ عدالتِ عالیہ سندھ کا ایک بینچ سکھر میں ہوگا؛ عدالت عالیہ پشاور کا ایک ایک بینچ ایبٹ آباد، [3][مینگورہ] اور ڈیرہ اسماعیل خان میں ہوگا اور عدالت عالیہ بلوچستان کا ایک بینچ سبی [4][اور تربت] میں ہوگا۔

(۴) عدالت ہائے عالیہ میں سے ہر ایک ایسے دیگر مقامات پر بنچیں قائم کر سکے گی جس طرح کہ گورنر کابینہ کی رائے سے اور عدالتِ عالیہ کے چیف جسٹس کے مشورے سے متعین کرے۔

(۵) شق (۳) میں محولہ، یا شق (۴) کے تحت قائم کردہ کوئی بینچ، عدالت عالیہ کے ایسے ججوں پر مشتمل ہوگا جس طرح کہ چیف جسٹس کی طرف سے وقتاً فوقتاً کم از کم ایک سال کی مدت کے لئے نامزد کئے جائیں۔

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے دوبارہ نمبر (۱) لگایا گیا اور اضافہ کیا گیا۔

[2] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۱۷ کی رُو سے نئی دفعہ (۱۔الف) شامل کی گئی۔

[3] بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۱۷ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

[4] بحوالہ عین ماقبل کی رُو سے اضافہ کیا گیا۔

(۲) گورنر عدالتِ عالیہ کے چیف جسٹس کے ساتھ مشورے سے حسب ذیل معاملات کا انتظام کرنے کے لئے قواعد وضع کر سکے گا، یعنی:۔۔۔

(الف) ایسا علاقہ تفویض کرنا جس کے تعلق سے ہر ایک بینچ عدالت عالیہ کو حاصل اختیار سماعت استعمال کرے گا؛ اور

(ب) تمام اتفاقی، ضمنی اور مستلزمہ امور کے لئے۔]

عدالت عالیہ کا اختیار سماعت۔

۱۹۹۔ (۱) اگر کسی عدالت عالیہ کو اطمینان ہو کہ قانون میں کسی اور مناسب چارہ جوئی کا انتظام نہیں ہے تو وہ، دستور کے تابع،۔۔۔

(الف) کسی فریق داد خواہ کی درخواست پر، بذریعہ حکم،۔۔۔۔

(اوّل) اس عدالت کے علاقائی اختیار سماعت میں وفاق، کسی صوبے یا کسی مقامی ہیئت مجاز کے امور کے سلسلے میں فرائض انجام دینے والے کسی شخص کو ہدایت دے سکے گی کہ وہ کوئی ایسا کام کرنے سے اجتناب کرے، جس کے کرنے کی اجازت اسے قانون نہیں دیتا، یا وہ کوئی ایسا کام کرے جو قانون کی رُو سے اس پر واجب ہے؛ یا

(دوم) یہ اعلان کر سکے گی کہ عدالت کے علاقائی اختیار سماعت میں وفاق، کسی صوبے یا کسی مقامی ہیئت مجاز کے امور کے سلسلہ میں فرائض انجام دینے والے کسی شخص کی طرف سے کیا ہوا کوئی فعل یا کی ہوئی کوئی کارروائی قانونی اختیار کے بغیر کی گئی ہے اور کوئی قانونی اثر نہیں رکھتی ہے؛ یا

(ب) کسی شخص کی درخواست پر، بذریعہ حکم،۔۔۔۔

(اوّل) ہدایت دے سکے گی کہ اس عدالت کے علاقائی اختیار سماعت میں زیر حراست کسی شخص کو اس کے سامنے پیش کیا جائے تا کہ عدالت ذاتی طور پر اطمینان کر سکے کہ اسے قانونی اختیار کے بغیر یا کسی غیر قانونی طریقے سے زیر حراست نہیں رکھا جا رہا ہے؛ یا

(دوم) کسی شخص کو، جو اس عدالت کے علاقائی اختیار سماعت میں کسی سرکاری عہدے پر فائز ہو، یا جس کا فائز ہونا مترشح ہوتا ہو، حکم دے سکے گی کہ وہ ظاہر کرے کہ وہ کس قانونی اختیار کے تحت اس عہدے پر فائز ہونے کا دعویدار ہے؛ یا

(ج) کسی فریق دادخواہ کی درخواست پر، اس عدالت کے اختیار سماعت کے اندر کسی علاقے میں، یا اس علاقے کے بارے میں، کسی اختیار کو استعمال کرنیوالے کسی شخص یا ہیئت مجاز، بشمول کسی حکومت کو ایسی ہدایات دیتے ہوئے حکم صادر کر سکے گی جو حصہ دوم کے باب ۱ میں تفویض کردہ بنیادی حقوق میں سے کسی حق کے نفاذ کے لئے موزوں ہوں۔

(۲) دستور کے تابع، حصہ دوم کے باب ۱ میں تفویض کردہ بنیادی حقوق میں سے کسی حق کے نفاذ کے لئے کسی عدالت عالیہ سے رجوع کرنے کا حق محدود نہیں کیا جائے گا۔

[1][(۳) شق (۱) کے تحت اس درخواست پر حکم صادر نہیں کیا جائے گا جو کسی ایسے شخص کی طرف سے یا اس کے بارے میں جو مسلح افواج پاکستان کا رکن ہو، یا جو فی الوقت مذکورہ افواج میں سے کسی سے متعلق کسی قانون کے تابع ہو، اس کی شرائط ملازمت کی نسبت، اس کی ملازمت سے پیدا ہونے والے کسی معاملے کی نسبت، یا مسلح افواج پاکستان کے ایک رکن کے طور پر یا مذکورہ قانون کے تابع کسی شخص کے طور پر اس کے بارے میں کی گئی کسی کارروائی کی نسبت پیش کی گئی ہو۔]

[2]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

(۴) جبکہ ———

(الف) کوئی درخواست کسی عدالت عالیہ کو شق (۱) کے پیرا (الف) یا پیرا (ج) کے تحت کوئی حکم صادر کرنے کے لئے پیش کی جائے؛ اور

(ب) کسی حکم عارضی کا اجراء کسی سرکاری کام کے انجام دینے میں مداخلت یا مضرت کے طور پر اثر انداز ہوتا ہو، یا بصورتِ دیگر مفادِ عامہ [3][یا سرکاری املاک] کیلئے نقصان دہ ہو یا سرکاری محاصل کی وصولی یا تشخیص میں مزاحم ہونے پر منتج ہوتا ہو،

---

[1] دستور (ترمیم اوّل) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۹ کی رو سے شق (۳) کی بجائے تبدیل کی گئی (نفاذ پذیر یاز ۴ رمئی، ۱۹۷۴ء)۔

[2] شقات (۳ الف)، (۳ ب) اور (۳ ج) فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے حذف کر دی گئیں جن میں قبل ازیں بعض وضع شدہ قوانین کی رو سے ترمیم کی گئی تھی۔

[3] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے شامل کیے گئے۔

تو عدالت حکم عارضی جاری نہیں کرے گی، تاوقتیکہ مقررہ افسر قانون کو درخواست کا نوٹس نہ دیا جا چکا ہو اور اس کو یا اس سلسلے میں اس کی طرف سے مجاز کردہ کسی دوسرے شخص کو سماعت کا موقع فراہم نہ کر دیا گیا ہو اور عدالت، ایسی وجوہ کی بناء پر جو تحریراً ریکارڈ کی جائیں، مطمئن نہ ہو کہ حکم عارضی ———

(اوّل) مذکورہ بالا طور پر اثر انداز نہیں ہوگا؛ یا

(دوم) کسی ایسے حکم یا کارروائی کو معطل کرنے کا اثر رکھے گا جو از روئے ریکارڈ اختیار کے بغیر ہے۔

[1]([۴الف) عدالت عالیہ کی طرف سے اسے پیش کردہ کسی ایسی درخواست پر جو کسی ہیئت مجاز یا شخص کی طرف سے جاری کردہ کسی حکم، کسی کارروائی یا کئے گئے کسی فعل کے جواز یا قانونی اثر پر اعتراض کرنے کے لیے ہو، جو جدول اول کے حصہ ا میں مصرحہ کسی قانون کے تحت جاری کیا گیا ہو، کی گئی ہو یا کیا گیا ہو یا جس کا جاری ہونا، کیا جانا یا کرنا مترشح ہوتا ہو یا جو سرکاری املاک یا سرکاری محاصل کی تشخیص یا تحصیل سے متعلق یا اس کے سلسلے میں ہو، صادر کردہ کوئی حکم عارضی اس دن کے بعد، جس کو وہ صادر کیا گیا، چھ ماہ کی مدت گزر جانے پر مؤثر نہیں رہے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت عالیہ کی طرف سے معاملہ کا قطعی فیصلہ اس تاریخ سے، جس پر حکم عارضی صادر کیا جائے چھ ماہ کے اندر کر دیا جائے گا۔]

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆[2]

(۵) اس آرٹیکل میں، بجز اس کے کہ سیاق و سباق سے کچھ اور ظاہر ہو، ———

"شخص" میں کوئی ہیئت سیاسی یا ہیئت اجتماعی، وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت کی یا اس کے تحت کوئی ہیئت مجاز اور کوئی عدالت یا ٹربیونل شامل ہے، ماسوائے عدالت عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ یا کسی ایسی عدالت یا ٹربیونل کے جو پاکستان کی مسلح افواج سے متعلق کسی قانون کے تحت قائم کیا گیا ہو؛ اور

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۷ کی رُو سے "شق (۴الف)" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[2] چیف ایگزیکٹو فرمان ۲۰۰۲ء (نمبر ۲۴ بابت ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے شق (۴ب) حذف کر دی گئی جس میں قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ترمیم کی گئی تھی۔

''مقررہ افسر قانون'' سے ــــــ

(الف) کسی ایسی درخواست کے سلسلے میں جو وفاقی حکومت پر، یا وفاقی حکومت کی یا اس کے تحت کسی ہیئت مجاز پر اثر انداز ہوتی ہو، اٹارنی جنرل مراد ہے؛ اور

(ب) کسی دوسری صورت میں ، اس صوبہ کا ایڈووکیٹ جنرل مراد ہے جس میں درخواست دی گئی ہو۔

عدالت عالیہ کے ججوں کا تبادلہ۔

۲۰۰۔ (۱) صدر کسی عدالت کے کسی جج کا تبادلہ ایک عدالت عالیہ سے کسی دوسری عدالت میں کر سکے گا، لیکن کسی جج کا اس طرح تبادلہ نہیں کیا جائے گا بجز اس کی رضامندی سے اور صدر کی طرف سے چیف جسٹس پاکستان اور دونوں عدالت ہائے عالیہ کے چیف جسٹسوں کے مشورے سے [1][:]

[2]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

<u>تشریح</u>:۔اس آرٹیکل میں ''جج'' میں کوئی چیف جسٹس شامل نہیں ہے [3][لیکن کوئی ایسا جج شامل ہے جو فی الوقت کسی عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کی حیثیت سے کام کر رہا ہو ماسوائے عدالت عظمیٰ کے کسی جج کے جو آرٹیکل ۱۹۶ کے پیرا (ب) کے تحت کی گئی درخواست کی تعمیل میں مذکورہ حیثیت سے کام کر رہا ہو۔]

[4][(۲) جبکہ کسی جج کا بایں طور تبادلہ کر دیا جائے یا اس کا جج کے عہدے کے علاوہ کسی عہدے پر عدالت عالیہ کے صدر مقام کے علاوہ کسی مقام پر تقرر کیا جائے، تو وہ، اس مدت کے دوران جس کے لئے وہ اس عدالت عالیہ کے جج کے طور پر خدمت انجام دے جہاں اس کا تبادلہ کیا گیا ہو یا مذکورہ دیگر عہدے پر فائز ہو، اپنے مشاہرے کے علاوہ ایسے بھتوں اور مراعات کا مستحق ہوگا جس طرح کہ صدر، فرمان کے ذریعے، متعین کرے۔]

---

۱ دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۲ کی رو سے وقف کامل کی بجائے تبدیل کیا گیا۔ (نفاذ پذیر از ۱۳ ستمبر ۱۹۷۶ء)۔

۲ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۳۷ کی رُو سے فقرہ شرطیہ کو حذف کیا گیا۔

۳ فرمان دستور (ترمیم سوم)، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۲۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۳ کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

۴ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے شق (۲) کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[1](۳) اگر کسی وقت کسی وجہ سے عارضی طور پر کسی عدالتِ عالیہ کے ججوں کی تعداد میں اضافہ کرنا ضروری ہو تو مذکورہ عدالت عالیہ کا چیف جسٹس کسی دوسری عدالت عالیہ کے کسی جج کو اتنی مدت کے لئے جو ضروری ہو، قبل الذکر عدالتِ عالیہ کے اجلاس میں شریک ہونے کا حکم دے سکے گا اور جب وہ اس عدالتِ عالیہ کے اجلاس میں بایں طور شریک ہوگا تو اس جج کو مذکورہ عدالتِ عالیہ کے کسی جج جیسا ہی اختیار اور اختیار سماعت حاصل ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ کسی جج کو بایں طور حکم نہیں دیا جائے گا بجز اس کی رضامندی سے اور صدر کی منظوری سے اور چیف جسٹس پاکستان اور اسی عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کے مشورے کے بعد جس کا وہ جج ہو۔]

[2][**تشریح**: اس آرٹیکل میں "عدالت عالیہ" میں کسی عدالتِ عالیہ کا کوئی بینچ شامل ہے۔]

[3]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عدالت عالیہ کا فیصلہ ماتحت عدالتوں کے لئے واجب التعمیل ہوگا۔

۲۰۱۔ آرٹیکل ۱۸۹ کے تابع، کسی عدالت عالیہ کا کوئی فیصلہ، جس حد تک کہ اس میں کسی امر قانونی کا تصفیہ کیا گیا ہو یا وہ کسی اصول قانون پر مبنی ہو یا اس کی وضاحت کرتا ہو، ان تمام عدالتوں کے لئے واجب التعمیل ہوگا جو اس کے ماتحت ہوں۔

قواعد طریق کار۔

۲۰۲۔ دستور اور قانون کے تابع، کوئی عدالتِ عالیہ اپنے، یا اپنی کسی ماتحت عدالت کے، معمول اور طریق کار کو منضبط کرنے کے لئے قواعد وضع کر سکے گی۔

عدالت عالیہ ماتحت عدالتوں کی نگرانی کرے گی۔

۲۰۳۔ ہر عدالت عالیہ اپنی تمام ماتحت عدالتوں کی نگرانی اور انضباط کرے گی۔

[4][باب ۳-الف-وفاقی شرعی عدالت

اس باب کے احکام دستور کے دیگر احکام پر غالب ہوں گے۔

۲۰۳ الف۔ دستور میں شامل کسی امر کے باوجود اس باب کے احکام مؤثر ہوں گے۔

---

[1] دستور (ترمیم اول) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۰ کی رو سے شق (۳) کا اضافہ کیا گیا (نفاذ پذیر از ۴ مئی ۱۹۷۴ء)۔

[2] تشریح کا اضافہ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے کیا گیا۔

[3] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۷۳ کی رُو سے شق (۴) حذف کی گئی۔

[4] فرمان دستور (ترمیمی) ۱۹۸۰ء (فرمان صدر نمبر ۱ مجریہ ۱۹۸۰ء) کے آرٹیکل ۳ کی رو سے "موجودہ باب ۳ الف" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔ (نفاذ پذیر از ۲۶ مئی ۱۹۸۰ء)۔

۲۰۳ ب۔ اس باب میں، تاوقتیکہ کوئی امر موضوع یا سیاق و سباق کے منافی نہ ہو،—— تعریفات۔

[1][(الف) ''چیف جسٹس'' سے عدالت کا چیف جسٹس مراد ہے؛]

(ب) ''عدالت'' سے آرٹیکل ۲۰۳ ج کے بموجب تشکیل کردہ وفاقی شرعی عدالت مراد ہے؛

[2][(ب ب) ''جج'' سے اس عدالت کا جج مراد ہے؛]

(ج) ''قانون'' میں کوئی رسم یا رواج شامل ہے جو قانون کا اثر رکھتا ہو مگر اس میں دستور، مسلم شخصی قانون، کسی عدالت یا ٹریبونل کے ضابطہ کار سے متعلق کوئی قانون یا، اس بات کے آغاز نفاذ سے [3][دس] سال کی مدت گزرنے تک، کوئی مالی قانون یا محصولات یا فیسوں کے عائد کرنے اور جمع کرنے یا بنکاری یا بیمہ کے عمل اور طریقہ سے متعلق کوئی قانون شامل نہیں ہے؛ اور

[4]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۲۰۳ ج۔(۱) اس باب کی اغراض کے لئے ایک عدالت کی تشکیل کی جائے گی جو وفاقی شرعی عدالت کے نام سے موسوم ہوگی۔ وفاقی شرعی عدالت۔

[5][(۲) عدالت [6][چیف جسٹس] سمیت، زیادہ سے زیادہ آٹھ مسلم [7][ججوں] پر مشتمل ہوگی، جن کا تقرر صدر [8][آرٹیکل ۱۷۵۔الف کی مطابقت میں کرے گا۔]۔]

[9][(۳) چیف جسٹس ایسا شخص ہوگا جو عدالت عظمیٰ کا جج ہو، یا رہ چکا ہو، یا بننے کا اہل ہو یا جو کسی عدالت عالیہ کا مستقل جج رہ چکا ہو۔

---

۱ فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے ''پیراگراف (الف)'' کے لیے تبدیل کیا گیا۔

۲ بحوالہ عین ماقبل شامل کیے گئے۔

۳ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ''پانچ'' کی بجائے تبدیل کیے گئے جس میں قبل ازیں بعض وضع شدہ قوانین کی رو سے ترمیم کی گئی تھی۔

۴ فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲ء کے آرٹیکل ۲ کی رو سے پیراگراف (د) حذف کر دیا گیا۔

۵ فرمان دستور (ترمیم دوم)، ۱۹۸۱ء (فرمان صدر نمبر ۷ مجریہ ۱۹۸۱ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے ''شق (۲)'' کی بجائے تبدیل کی گئی۔

۶ فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲ء کے آرٹیکل ۳ کی رو سے ''چیئرمین'' کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

۷ بحوالہ عین ماقبل ''ارکان'' کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

۸ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۴۷ کی رو سے شامل کیا گیا۔

۹ فرمان دستور (ترمیم سوم)، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۲۴ مجریہ ۱۹۸۵) کے آرٹیکل ۴ کی رو سے ''شق (۳)'' کی بجائے تبدیل کی گئی۔

(۳ الف) ججوں میں سے، زیادہ سے زیادہ چار ایسے اشخاص ہوں گے جن میں سے ہر ایک کسی عدالت عالیہ کا جج ہو یا رہ چکا ہو، یا بننے کا اہل ہو اور زیادہ سے زیادہ تین علماء ہوں گے [1][جو اسلامی قانون، تحقیق یا تعلیم میں کم از کم پندرہ سالوں کا تجربہ رکھتے ہوں۔]

(۴) [2][چیف جسٹس] اور کوئی [3][جج] زیادہ سے زیادہ تین سال کی مدت کے لئے عہدے پر فائز رہے گا، مگر اسے ایسی مزید مدت یا مدتوں کے لئے مقرر کیا جا سکے گا جو صدر متعین کرے:

مگر شرط یہ ہے کہ ایک [3][جج] کے طور پر کسی عدالت عالیہ کے کسی جج کا تقرر [4]☆ ☆ ☆ نہیں کیا جائے گا ماسوائے اس کے کہ اس کی رضامندی سے اور [5][، ماسوائے جبکہ جج خود چیف جسٹس ہو،] اس عدالتِ عالیہ کے چیف جسٹس سے صدر کے مشورہ کے بعد کیا جائے۔

[6][(۴الف) [2][چیف جسٹس]، اگر وہ عدالت عظمیٰ کا جج نہ ہو، اور کوئی [3][جج] جو کسی عدالت عالیہ کا جج نہ ہو، صدر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے، اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا۔]

[7][(۴ب) چیف جسٹس اور جج کو عہدے سے ہٹایا نہیں جا سکے گا ماسوائے اس طریقہ کار اور ان وجوہات پر جیسا کہ عدالت عظمیٰ کے جج کو۔]

[8]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

---

۱ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۴۷ کی رو سے بعض الفاظ تبدیل کیے گئے۔

۲ فرمان دستور (ترمیم دوم)، ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۳ کی رو سے "چیئرمین" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

۳ بحوالہ عین ماقبل "ارکان" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

۴ ایکٹ نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ کی دفعہ ۴۷ کی رو سے بعض الفاظ حذف کیے گئے۔

۵ دستور (ترمیم سوم) فرمان ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۲۴ بابت ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۴ کی رو سے "ایک سال" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

۶ فرمان دستور (ترمیم دوم)، ۱۹۸۰ء (فرمان صدر نمبر ۴ مجریہ ۱۹۸۰ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے شامل کیے گئے۔

۷ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۴۷ کی رو سے شق (۴ب) کی بجائے تبدیل کیا گیا جسے صدارتی فرمان نمبر ۱۴ بابت ۱۹۸۵ء کی رو سے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے حسب سابقہ شامل کیا گیا تھا۔

۸ بحوالہ عین ماقبل شقات (۴ج) اور (۵) کو حذف کر دیا گیا۔

(۶) عدالت کا صدر مقام اسلام آباد میں ہوگا، لیکن عدالت وقتاً فوقتاً پاکستان میں ایسے دیگر مقامات پر اجلاس کر سکے گی جو[1][چیف جسٹس]، صدر کی منظوری سے، مقرر کرے۔

(۷) عہدہ سنبھالنے سے قبل [1][چیف جسٹس] اور کوئی [2][جج] صدر یا اس کی طرف سے نامزد کردہ کسی شخص کے سامنے اس عبارت میں حلف اٹھائے گا جو جدول سوم میں درج کی گئی ہے۔

(۸) کسی بھی وقت جب [1][چیف جسٹس] یا کوئی [2][جج] غیر حاضر ہو یا اپنے عہدے کے کارہائے منصبی انجام دینے سے قاصر ہو تو صدر [1][چیف جسٹس] یا، جیسی بھی صورت ہو، [2][جج] کے طور پر کام کرنے کے لئے اس غرض کے لئے اہل کسی دوسرے شخص کا تقرر کرے گا۔

[3][(۹) کوئی چیف جسٹس جو عدالت عظمیٰ کا جج نہ ہو اسی مشاہرے، بھتوں اور مراعات کا مستحق ہوگا جن کی عدالت عظمیٰ کے کسی جج کے لئے اجازت ہے اور کوئی جج جو کسی عدالت عالیہ کا جج نہ ہو اسی مشاہرے، بھتوں اور مراعات کا مستحق ہوگا جن کی کسی عدالت عالیہ کے کسی جج کے لئے اجازت ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ جبکہ کوئی جج ملازمت پاکستان میں کسی دوسرے عہدہ کے لئے پہلے ہی پنشن حاصل کر رہا ہو تو، مذکورہ پنشن کی رقم اس شق کے تحت حسب قاعدہ پنشن سے منہا کر لی جائے گی۔]

۲۰۳ ج ج۔ [علماء کا پینل اور علماء ارکان] فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۱ء (فرمان صدر نمبر ۷ مجریہ ۱۹۸۱ء) کے آرٹیکل ۳ کی رو سے حذف کر دیا گیا جو قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۱ء کے آرٹیکل ۲ کی رو سے شامل کیا گیا تھا۔

۲۰۳ د۔ عدالت کے اختیارات، اختیار سماعت اور کارہائے منصبی۔

(۱) عدالت، [4][یا تو خود اپنی تحریک پر یا] پاکستان کے کسی شہری یا وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت کی درخواست پر اس سوال کا جائزہ لے سکے گی اور فیصلہ کر سکے گی کہ آیا

---

[1] فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۳ کی رو سے "چیئر مین" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

[2] بحوالہ عین ماقبل "رکن" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[3] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۷۴ کی رو سے "شق (۹)" کی بجائے تبدیل کیا گیا اور ہمیشہ سے بایں طور پر تبدیل شدہ متصور ہوگا نفاذ پذیر از ۲۱/ اگست ۲۰۰۲ء۔

[4] فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۴ کی رو سے شامل کیے گئے۔

کوئی قانون یا قانون کا کوئی حکم ان اسلامی احکام کے منافی ہے یا نہیں جس طرح کہ قرآن پاک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے جن کا حوالہ بعد ازیں اسلامی احکام کے طور پر دیا گیا ہے۔

[1][(۱ الف) جبکہ عدالت شق (۱) کے تحت کسی قانون یا قانون کے کسی حکم کا جائزہ لینا شروع کرے اور اسے ایسا قانون یا قانون کا حکم اسلامی احکام کے منافی معلوم ہو، تو عدالت ایسے قانون کی صورت میں جو وفاقی فہرست قانون سازی [2]*** میں شامل معاملے سے متعلق ہو وفاقی حکومت کو یا کسی ایسے معاملے سے متعلق جو [3][وفاقی قانون سازی کی فہرست میں] شامل نہ ہو، صوبائی حکومت کو، ایک نوٹس دینے کا حکم دے گی جس میں ان خاص احکام کی صراحت کی جائے گی جو اسے بایں طور منافی معلوم ہوں اور مذکورہ حکومت کو، اپنا نقطۂ نظر عدالت کے سامنے پیش کرنے کے لئے مناسب موقع دے گی۔]

(۲) اگر عدالت فیصلہ کرے کہ کوئی قانون یا قانون کا کوئی حکم اسلامی احکام کے منافی ہے تو وہ اپنے فیصلے میں بحسب ذیل بیان کرے گی:—

(الف) اس کے مذکورہ رائے قائم کرنیکی وجوہ؛ اور

(ب) وہ حد جس تک وہ قانون یا حکم بایں طور منافی ہے؛

اور اس تاریخ کی صراحت کریگی جس پر وہ فیصلہ موثر ہوگا [4][:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسا کوئی فیصلہ، اس میعاد کے گزرنے سے پہلے جس کے اندر عدالت عظمیٰ میں اس کےخلاف اپیل داخل ہوسکتی ہو یا، جبکہ اپیل بایں طور پر داخل کردی گئی ہو تو اس اپیل کے فیصلہ سے پہلے موثر نہیں ہوگا۔]

---

[1] فرمان دستور (ترمیمی)، ۱۹۸۴ء (فرمان صدر نمبر ۱ مجریہ ۱۹۸۴ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے شامل کیا گیا۔

[2] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۵۷ کی رو سے الفاظ "یا مشترکہ فہرست قانون سازی" کو حذف کیا گیا۔

[3] بحوالہ عین ماقبل الفاظ "ان فہرستوں میں سے کسی ایک میں تھی" کو تبدیل کیا گیا۔

[4] فرمان دستور (ترمیمی)، ۱۹۸۴ء (فرمان صدر نمبر ۱ مجریہ ۱۹۸۴ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے وقف کامل کی بجائے تبدیل اور فقرہ شرطیہ کا اضافہ کیا گیا اور ہمیشہ سے بایں طور تبدیل شدہ اور اضافہ شدہ متصور ہوگا۔

(۳) اگر عدالت کی طرف سے کوئی قانون یا قانون کا کوئی حکم اسلامی احکام کے منافی قرار دے دیا جائے تو،

(الف) وفاقی فہرست قانون سازی[1] * * میں شامل کسی امر کے سلسلے میں کسی قانون کی صورت میں صدر، یا کسی ایسے امر کے سلسلے میں [2][مذکورہ فہرست] میں سے کسی میں بھی شامل نہ ہو کسی قانون کی صورت میں گورنر، اس قانون میں ترمیم کرنے کے لئے اقدام کرے گا تا کہ مذکورہ قانون یا حکم کو اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے؛ اور

(ب) مذکورہ قانون یا حکم، اس حد تک جس حد تک اسے بایں طور منافی قرار دے دیا جائے، اس تاریخ سے جب عدالت کا فیصلہ اثر پذیر ہو، مؤثر نہیں رہے گا۔

[3]* * * * * * *

عدالت کا اختیار سماعت نگرانی اور دیگر اختیار سماعت۔

[4][۲۰۳ دد۔ (۱) عدالت حدود کے نفاذ سے متعلق کسی قانون کے تحت کسی فوجداری عدالت کی طرف سے فیصلہ شدہ کسی مقدمے کا ریکارڈ اس غرض سے طلب کر سکے گی اور اس کا جائزہ لے سکے گی کہ مذکورہ عدالت کے قلمبند کردہ یا صادر کردہ کسی نتیجے، تفتیش، حکم سزا یا حکم کی صحت، قانونی جواز یا معقولیت کے بارے میں، اور اس کی کسی قانونی کارروائی کی باضابطگی کے بارے میں اپنا اطمینان کر سکے اور مذکورہ ریکارڈ طلب کرتے وقت یہ ہدایت دے سکے گی کہ جب تک اس ریکارڈ کا جائزہ نہ لے لیا جائے، کسی حکم سزا کی تعمیل روک دی جائے اور، اگر ملزم زیر حراست ہو تو، اس کو ضمانت پر یا اس کے اپنے مچلکہ پر رہا کر دیا جائے۔

(۲) کسی ایسے مقدمے میں جس کا ریکارڈ عدالت نے طلب کیا ہو، عدالت ایسا حکم صادر کر سکے گی جو وہ مناسب خیال کرے اور سزا میں اضافہ کر سکے گی:

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کے نتیجے میں الفاظ "یا مشترکہ فہرست قانون سازی" کا حذف برقرار رہے گا۔ دیکھیے دفعہ ۲۔

[2] بحوالہ عین ماقبل "جو ان فہرستوں میں سے" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[3] فرمان دستور (ترمیم دوم)، ۱۹۸۰ء (فرمان صدر نمبر ۴ مجریہ ۱۹۸۰ء) کے آرٹیکل ۳ کی رو سے شق (۴) حذف کر دی گئی۔

[4] فرمان دستور (ترمیم دوم)، ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۵ کی رو سے "آرٹیکل ۲۰۳ دد" کی بجائے تبدیل کر دیا گیا جو قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۴ مجریہ ۱۹۸۰ء کے آرٹیکل ۳ کی رو سے شامل کیا گیا تھا۔

مگر شرط یہ ہے کہ اس آرٹیکل میں کسی امر سے عدالت کو کسی تجویز بریت کو تجویز سزایابی میں بدلنے کا مجاز کرنا متصور نہیں ہوگا اور اس آرٹیکل کے تحت کوئی حکم ملزم کی مضرت میں صادر نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ اسے خود اپنی صفائی میں سماعت کا موقع فراہم نہ کردیا جائے۔

(۳) عدالت کو ایسا دیگر اختیار سماعت حاصل ہوگا جو اسے کسی قانون کے ذریعے یا اس کے تحت تفویض کردیا جائے۔]

عدالت کے اختیارات اور ضابطہ کار۔ ۲۰۳ھ۔ (۱) اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی کی اغراض کیلئے، عدالت کو حسب ذیل امور کی نسبت مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۹۰۸ء) کے تحت کسی مقدمہ کی سماعت کرنے والی کسی عدالت دیوانی کے اختیارات حاصل ہوں گے، یعنی:۔

(الف) کسی شخص کو طلب کرنا اور اس کی حاضری نافذ کرنا اور اس کا حلفاً بیان لینا؛

(ب) کسی دستاویز کے انکشاف اور پیش سازی کا حکم دینا؛

(ج) بیانات حلفی پر شہادت لینا؛ اور

(د) گواہوں یا دستاویزات کے اظہار کے لئے کمیشن کا اجراء کرنا۔

(۲) عدالت کو ہر لحاظ سے ایسی کارروائی کا اہتمام کرنے اور اپنے طریقۂ کار کو منضبط کرنے کا اختیار ہوگا جیسا کہ وہ مناسب خیال کرے۔

(۳) عدالت کو خود اپنی توہین کی سزا دینے کے لئے عدالتِ عالیہ کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

(۴) آرٹیکل ۲۰۳د کی شق (۱) کے تحت عدالت کے سامنے کسی کارروائی کے کسی فریق کی نمائندگی کوئی ایسا قانون پیشہ شخص جو مسلمان ہو اور کم از کم پانچ سال کی مدت کے لئے کسی عدالتِ عالیہ کے ایڈووکیٹ کے طور پر یا عدالت عظمٰی کے ایڈووکیٹ کے طور پر درج فہرست رہ چکا ہو یا کوئی ایسا ماہر قانون کر سکے گا جسے اس غرض کے لئے عدالت کی طرف سے مرتب شدہ ماہرین قانون کی فہرست میں سے اس فریق نے منتخب کیا ہو۔

(۵) شق (۴) میں محولہ ماہرین قانون کی فہرست میں اپنا نام درج کرائے جانے کا اہل ہونے کے لئے کوئی شخص ایسا عالم ہوگا جسے عدالت کی رائے میں، شریعت پر عبور حاصل ہو۔

(۶) عدالت کے سامنے کسی فریق کی نمائندگی کرنے والا کوئی قانون پیشہ شخص یا ماہر قانون اس فریق کی وکالت نہیں کرے گا بلکہ کارروائی سے متعلق اسلامی احکام کو جس حد تک اس کو ان کا علم ہو، بیان کرے گا، ان کی تشریح اور توضیح کرے گا، اور مذکورہ اسلامی احکام کی مذکورہ توضیح پر مبنی تحریری بیان عدالت کو پیش کرے گا۔

(۷) عدالت پاکستان یا بیرون ملک سے کسی شخص کو جسے عدالت اسلامی قانون کا ماہر خیال کرتی ہو اپنے سامنے پیش ہونے اور ایسی اعانت کرنے کے لئے مدعو کر سکے گی جو اس سے طلب کی جائے۔

(۸) [1][آرٹیکل ۲۰۳ د] کے تحت عدالت کو پیش کی جانے والی کسی عرضی یا درخواست کی نسبت کوئی رسوم عدالت واجب الادا نہیں ہوں گی۔

[2][(۹) عدالت کو اپنے دیئے ہوئے کسی فیصلے یا صادر کردہ کسی حکم پر نظر ثانی کا اختیار ہوگا۔]

عدالت عظمیٰ کو اپیل۔

۲۰۳ و (۱) آرٹیکل ۲۰۳ د کے تحت عدالت کے سامنے کسی کارروائی کا کوئی فریق جو مذکورہ کارروائی میں عدالت کے قطعی فیصلہ سے ناراض ہو، مذکورہ فیصلہ سے ساٹھ یوم کے اندر، عدالت عظمیٰ میں اپیل داخل کر سکے گا[3][:]

[3][مگر شرط یہ ہے کہ وفاق یا کسی صوبے کی طرف سے اپیل مذکورہ فیصلے سے چھ ماہ کے اندر داخل کی جا سکے گی۔]

(۲) آرٹیکل ۲۰۳ د کی شقات (۲) اور (۳) اور آرٹیکل ۲۰۳ ہ کی شقات (۴) تا (۸) کے

---

[1] فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۰ء (فرمان صدر نمبر ۴ مجریہ ۱۹۸۰ء) کے آرٹیکل ۵ کی رو سے "اس آرٹیکل" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] فرمان دستور (ترمیمی) ۱۹۸۱ء (فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۱ء) کے آرٹیکل ۳ کی رو سے نئی شق (۹) کا اضافہ کیا گیا۔

[3] فرمان دستور (ترمیم سوم) ۱۹۸۳ء (فرمان صدر نمبر ۹ مجریہ ۱۹۸۳ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے وقف کامل کی بجائے تبدیل اور فقرہ شرطیہ کا اضافہ کیا گیا۔

احکام کا عدالت عظمیٰ پر اور اس کے سلسلے میں اس طرح اطلاق ہوگا گویا کہ ان احکام میں عدالت کا حوالہ عدالتِ عظمیٰ کا حوالہ ہو ـــــــ

[1][(۲الف) وفاقی شرعی عدالت کے کسی فیصلے، حکم قطعی یا سزا کے خلاف کوئی اپیل عدالت عظمیٰ میں قابلِ سماعت ہوگی ـــــــ

(الف) اگر وفاقی شرعی عدالت نے اپیل پر کسی ملزم شخص کا کوئی حکم بریت منسوخ کر دیا ہو اور اسے سزائے موت یا عمر قید یا چودہ سال سے زائد مدت کے لئے سزائے قید دی ہو؛ یا نظر ثانی پر، مذکورہ بالا طور پر کسی سزا میں اضافہ کر دیا ہو؛ یا

(ب) اگر وفاقی شرعی عدالت نے کسی شخص کو توہین عدالت پر کوئی سزا دی ہو۔

(۲۔ب) کسی ایسے مقدمہ میں جس پر ماقبل شقات کا اطلاق نہ ہوتا ہو، وفاقی شرعی عدالت کی کسی تجویز، فیصلے، حکم یا سزا کے خلاف کوئی اپیل عدالت عظمیٰ میں صرف اس وقت قابلِ سماعت ہوگی جب عدالت عظمیٰ اپیل کی اجازت عطا کرے۔]

[2][(۳) اس آرٹیکل کی رو سے تفویض کردہ اختیار سماعت کے استعمال کی غرض کے لئے، عدالت عظمیٰ میں ایک بینچ تشکیل دیا جائے گا جو شریعت مرافعہ بینچ کے نام سے موسوم ہوگا اور حسب ذیل پر مشتمل ہوگا ـــــــ

(الف) عدالت عظمیٰ کے تین مسلمان جج؛ اور

(ب) وفاقی شرعی عدالت کے ججوں میں سے یا علماء کی ایسی فہرست میں سے جسے صدر چیف جسٹس کے مشورے سے مرتب کرے گا زیادہ سے زیادہ دو علماء جنہیں صدر بینچ کے اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے بطور ارکان بغرض خاص مقرر کرے گا۔

(۴) شق (۳) کے پیرا (ب) کے تحت مقرر شدہ کوئی شخص ایسی مدت کے لئے عہدے پر فائز رہے گا جس طرح کہ صدر متعین کرے۔

---

[1] فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے نئی شقات (۲ الف) اور (۲ب) شامل کی گئیں۔

[2] فرمان دستور (ترمیم سوم) ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۱۲ مجریہ ۱۹۸۲) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے، "شق (۳)" کی بجائے تبدیل کی گئی۔

(۵) شقات (۱) اور (۲) میں "عدالت عظمیٰ" کے حوالے سے شریعت مرافعہ بینچ کے حوالہ کا مفہوم لیا جائے گا۔

(۶) شریعت مرافعہ بینچ کے اجلاس میں شرکت کرتے ہوئے، شق (۳) کے پیرا (ب) کے تحت مقرر شدہ کسی شخص کو وہی اختیار اور اختیار سماعت حاصل ہوگا، اور انہی مراعات کا مستحق ہو گا جو عدالت عظمیٰ کے کسی جج کو حاصل ہیں اور اسے ایسے بھتے ادا کئے جائیں گے جس طرح کہ صدر متعین کرے۔]

اختیار سماعت پر پابندی۔

۲۰۳ ز۔ بجز جیسا کہ دفعہ ۲۰۳۔ و میں مقرر کیا گیا ہے، کوئی عدالت یا ٹربیونل بشمول عدالت عظمیٰ اور کوئی عدالت عالیہ، کسی ایسے معاملہ کی نسبت کسی کارروائی پر غور نہیں کرے گی یا کسی اختیار یا اختیار سماعت کا استعمال نہیں کرے گی جو عدالت کے اختیار یا اختیار سماعت میں ہو۔

عدالت کا فیصلہ عدالت عالیہ اور اس کی ماتحت عدالتوں کے لئے واجب التعمیل ہوگا۔

[1][۲۰۳ زز۔ آرٹیکل ۲۰۳۔د اور ۲۰۳۔و کے تابع، اس باب کے تحت اپنے اختیار سماعت کے استعمال میں عدالت کا کوئی فیصلہ کسی عدالت عالیہ پر اور کسی عدالت عالیہ کی ماتحت تمام عدالتوں کے لئے واجب التعمیل ہوگا۔]

زیر سماعت کارروائیاں وغیرہ جاری رہیں گی۔

۲۰۳ ح۔(۱) شق (۲) کے تابع، اس باب میں کسی امر سے کسی ایسی کارروائی کو جو اس باب کے آغاز نفاذ سے فوراً قبل کسی عدالت یا ٹربیونل میں زیر سماعت ہو، یا اس کی ابتداء مذکورہ آغاز نفاذ کے بعد ہوئی ہو، صرف اس وجہ سے ملتوی یا موقوف کر دینا مطلوب متصور نہیں ہوگا کہ عدالت کو اس امر کا فیصلہ کرنے کی درخواست دی گئی ہے کہ آیا مذکورہ کارروائی میں امر تنقیح طلب کے فیصلے سے متعلق کوئی قانون یا قانون کا کوئی حکم اسلامی احکام کے منافی ہے یا نہیں؛ اور ایسی تمام کارروائیاں جاری رہیں گی اور ان میں امر تنقیح طلب کا فیصلہ فی الوقت نافذ العمل قانون کی مطابقت میں کیا جائے گا۔

---

[1] فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۷ کی رو سے نیا آرٹیکل ۲۰۳ زز شامل کیا گیا۔

(۲) دستور کے آرٹیکل ۲۰۳ ب کی شق (ا) کے تحت ایسی تمام کارروائیاں جو اس باب کے آغاز نفاذ سے فوراً قبل کسی عدالت عالیہ میں زیر سماعت تھیں اس عدالت کو منتقل ہو جائیں گی اور یہ عدالت اس مرحلے سے کارروائی کرے گی جس سے وہ بایں طور منتقل کی گئی ہوں۔

(۳) اس باب کے تحت اپنا اختیار سماعت استعمال کرتے وقت نہ اس عدالت کو اور نہ ہی عدالت عظمیٰ کو کسی دوسری عدالت یا ٹربیونل میں زیرِ سماعت کسی کارروائی کے سلسلے میں حکم امتناعی عطا کرنے یا کوئی عبوری حکم جاری کرنے کا اختیار ہوگا۔

۲۰۳ط۔ [انتظامی اقدامات، وغیرہ۔] فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۸ کی رو سے حذف کر دی گئی۔

قواعد وضع کرنے کا اختیار۔

۲۰۳ی۔ (۱) عدالت، سرکاری جریدہ میں اعلان کے ذریعہ، اس باب کی اغراض کی بجا آوری کے لئے قواعد وضع کر سکے گی۔

(۲) بالخصوص، اور قبل الذکر اختیار کی عمومیت کو متاثر کئے بغیر، مذکورہ قواعد میں مندرجہ ذیل جملہ معاملات یا ان میں سے کسی کی بابت حکم وضع کیا جا سکے گا، یعنی:—

(الف) ماہرین قانون، ماہرین اور گواہوں کو جنہیں عدالت کی طرف سے طلب کیا گیا ہو، ایسے اخراجات اٹھانے کیلئے، اگر کوئی ہوں، اعزازیہ کی ادائیگی کے پیمانے، جو انہیں عدالت کے سامنے کارروائی کی اغراض کے لئے پیش ہونے میں برداشت کرنے پڑے ہوں [۱]؛

(ب) عدالت کے سامنے پیش ہونے والے ماہر قانون، ماہر یا گواہ سے لئے جانے والے حلف کی شکل [۲][؛]

[۳][(ج) عدالت کے اختیارات اور کارہائے منصبی جو چیف جسٹس کی تشکیل کردہ ایک یا زیادہ ججوں پر مشتمل بینچوں کی طرف سے استعمال کئے جا رہے ہوں یا انجام دیئے جا رہے ہوں؛

---

۱ فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۰ء (فرمان صدر نمبر ۴ مجریہ ۱۹۸۰ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے لفظ "اور" حذف کر دیا گیا۔

۲ بحوالہ عین ماقبل وقف کامل کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۳ پیراگراف (ج)، (د) اور (ہ) فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۰ء (فرمان صدر نمبر ۴ مجریہ ۱۹۸۰) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے اضافہ کئے گئے۔

(د) عدالت کا فیصلہ جو اس کے ججوں یا، جیسی بھی صورت ہو، کسی بینچ میں شامل ججوں کی اکثریت کی رائے کی صورت میں سنایا جا رہا ہو؛ اور

(ہ) ان مقدمات کا فیصلہ جن میں کسی بینچ میں شامل ججوں کی آراء مساوی ہوں۔]

(۳) جب تک شق (۱) کے تحت قواعد وضع نہ کر لئے جائیں، اعلیٰ عدالتوں کی شرعی بنچوں کے قواعد، ۱۹۷۹ء، ضروری ترمیمات کے ساتھ اور جس حد تک وہ اس باب کے احکام سے متناقض نہ ہوں، بدستور نافذ العمل رہیں گے۔]

باب ۔۴۔ نظامِ عدالت کی بابت عام احکام

توہین عدالت۔ [1][۲۰۴۔ (۱) اس آرٹیکل میں ''عدالت'' سے عدالت عظمیٰ یا کوئی عدالت عالیہ مراد ہے۔

(۲) کسی عدالت کو کسی ایسے شخص کو سزا دینے کا اختیار ہوگا جو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(الف) عدالت کی قانونی کارروائی کی کسی طرح مذمت کرے، اس میں مداخلت یا مزاحمت کرے یا عدالت کے کسی حکم کی نافرمانی کرے؛

(ب) عدالت کو بدنام کرے، یا بصورت دیگر کوئی ایسا فعل کرے جو اس عدالت یا عدالت کے جج کے بارے میں نفرت، تضحیک یا توہین کا باعث ہو؛

(ج) کوئی ایسا فعل کرے جس سے عدالت کے سامنے زیر سماعت کسی معاملے کا فیصلہ کرنے پر مضر اثر پڑنے کا احتمال ہو؛ یا

(د) کوئی ایسا دوسرا فعل کرے جو از روئے قانون توہین عدالت کا موجب ہو۔

(۳) اس آرٹیکل کی رو سے کسی عدالت کو عطا کردہ اختیار قانون کے ذریعے اور قانون کے تابع، عدالت کے وضع کردہ قواعد کے ذریعے منضبط کیا جا سکے گا۔]

ججوں کا مشاہرہ وغیرہ۔ ۲۰۵۔ عدالت عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ کے کسی جج کا مشاہرہ اور دوسری شرائط ملازمت وہ ہوں گی جو جدول پنجم میں مذکور ہیں۔

استعفیٰ۔ ۲۰۶۔[2][(۱)] عدالت عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ کا کوئی جج صدر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا۔

[3][(۲) کسی عدالت عالیہ کا کوئی جج جو عدالتِ عظمیٰ کے جج کی حیثیت سے تقرر قبول نہ کرے اپنے عہدے سے فارغ الخدمت متصور ہوگا اور، ایسی فارغ الخدمتی پر پنشن وصول کرنے کا

1۔ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے آرٹیکل ۲۰۴ کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

2۔ دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۴ کی رو سے آرٹیکل ۲۰۶ پر اس آرٹیکل کی شق (۱) کے طور پر دوبارہ نمبر لگایا گیا (نفاذ پذیر از ۱۳ ستمبر، ۱۹۷۶ء)۔

3۔ بحوالہ عین ماقبل نئی شق (۲) کا اضافہ کیا گیا۔

حقدار ہوگا جس کا شمار جج کے طور پر اس کے عرصہ ملازمت اور ملازمت پاکستان میں کل ملازمت کی، اگر کوئی ہو، بنیاد پر کیا جائے گا۔]

جج کسی منفعت بخش عہدہ وغیرہ پر فائز نہیں ہوگا۔

۲۰۷۔ (۱) عدالت عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ کا کوئی جج -----

(الف) ملازمت پاکستان میں کوئی دیگر منفعت بخش عہدہ نہیں سنبھالے گا اگر اس کی وجہ سے اس کے مشاہرہ میں اضافہ ہو جائے؛ یا

(ب) کسی دوسرے منصب پر فائز نہیں ہوگا جس میں خدمات انجام دینے کے عوض تنخواہ وصول کرنے کا حق ہو۔

(۲) کوئی شخص جو عدالت عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ کے جج کے عہدہ پر فائز رہ چکا ہو، اس عہدہ کو چھوڑنے کے بعد دو سال گزرنے سے قبل، ملازمت پاکستان میں کوئی منفعت بخش عہدہ، جو عدالتی یا نیم عدالتی عہدہ یا چیف الیکشن کمشنر یا قانون کمیشن کے چیئرمین یا رکن، یا اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین یا رکن کا عہدہ نہ ہو، نہیں سنبھالے گا۔

(۳) کوئی شخص -------

(الف) جو عدالت عظمیٰ کے مستقل جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز رہ چکا ہو، پاکستان میں کسی عدالت یا کسی ہیئت مجاز کے روبرو وکالت یا کام نہیں کرے گا؛

(ب) جو کسی عدالت عالیہ کے مستقل جج کی حیثیت سے عہدے پر فائز رہ چکا ہو، اس کے دائرہ اختیار کے اندر کسی عدالت یا کسی ہیئت مجاز کے روبرو وکالت یا کام نہیں کرے گا؛ اور

(ج) جو عدالت عالیہ مغربی پاکستان کے، جس طرح کہ وہ فرمان (تنسیخ) صوبہ مغربی پاکستان ۱۹۷۰ء کے نفاذ سے عین قبل موجود تھی، مستقل جج کے عہدے پر فائز رہ چکا ہو اس عدالت کے صدر مقام یا، جیسی بھی صورت ہو، اس عدالت عالیہ کی مستقل بینچ کے، جس میں وہ مقرر کیا گیا تھا، دائرہ اختیار کے اندر کسی عدالت یا کسی ہیئت مجاز کے روبرو وکالت یا کام نہیں کرے گا۔

عدالتوں کے عہدیدار اور ملازمین۔ **۲۰۸۔** عدالت عظمیٰ[1] [اور وفاقی شرعی عدالت] ،صدر کی منظوری سے اور کوئی عدالت عالیہ، متعلقہ گورنر کی منظوری سے، عدالت کے عہدیداروں اور ملازمین کے تقرر اور اُن کی شرائط ملازمت کے بارے میں قواعد وضع کر سکے گی۔

اعلیٰ عدالتی کونسل۔ **۲۰۹۔** (۱) پاکستان کی ایک اعلیٰ عدالتی کونسل ہوگی جس کا حوالہ اس باب میں کونسل کے طور پر دیا گیا ہے۔

(۲) کونسل مندرجہ ذیل پر مشتمل ہوگی--

(الف) چیف جسٹس پاکستان؛

(ب) عدالت عظمیٰ کے دو مقدم ترین جج؛ اور

(ج) عدالت ہائے عالیہ کے دو مقدم ترین چیف جسٹس۔

<u>تشریح:</u> اس شق کی غرض کے لئے عدالت ہائے عالیہ کے چیف جسٹسوں کا باہم دیگر تقدم چیف جسٹس کے طور پر[2] [بجز بحیثیت قائم مقام چیف جسٹس] ان کے تقرر کی تاریخوں کے حوالہ سے اور اگر ایسے تقرر کی تاریخیں ایک ہی ہوں، تو کسی عدالت عالیہ میں ججوں کے طور پر ان کے تقرر کی تاریخوں کے حوالے سے متعین کیا جائیگا۔

(۳) اگر کسی وقت کونسل کسی ایسے جج کی اہلیت یا طرز عمل کی تحقیقات کر رہی ہو جو کونسل کا رُکن ہو، یا کونسل کا کوئی رکن حاضر نہ ہو یا بوجہ علالت یا کسی دوسری وجہ سے کام کرنے کے قابل نہ ہو تو--

(الف) اگر ایسا رکن عدالت عظمیٰ کا جج ہو، تو عدالت عظمیٰ کا وہ جج جو شق (۲) کے پیرا (ب) میں محولہ ججوں کے بعد مقدم ترین ہو؛ اور

---

[1] فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۹ کی رو سے شامل کئے گئے۔

[2] دستور (ترمیم اوّل) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۱ کی رو سے شامل کئے گئے (نفاذ پذیر از ۴ مئی، ۱۹۷۴ء)۔

(ب) اگر ایسا رکن کسی عدالت عالیہ کا چیف جسٹس ہو، تو کسی دوسری عدالتِ عالیہ کا وہ چیف جسٹس جو باقی عدالت ہائے عالیہ کے چیف جسٹسوں سے مقدم ترین ہو، اس کی بجائے کونسل کے رکن کی حیثیت سے کام کرے گا۔

(۴) اگر، کسی ایسے معاملے پر جس کی تحقیق کونسل نے کی ہو، اس کے ارکان میں کوئی اختلاف رائے ہو، تو اکثریت کی رائے غالب رہے گی اور صدر کو کونسل کی رپورٹ اکثریت کے نقطۂ نظر کے اعتبار سے پیش کی جائے گی۔

[1](۵)] اگر، کسی ذریعے سے اطلاع ملنے پر، کونسل یا صدر کی یہ رائے ہو کہ عدالت عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ کا کوئی جج--

(الف) جسمانی یا دماغی معذوری کی وجہ سے اپنے عہدے کے فرائض منصبی کی مناسب انجام دہی کے قابل نہ رہا ہو؛ یا

(ب) بدعنوانی کا مرتکب ہوا ہو،

تو صدر کونسل کو ہدایت کرے گا، یا کونسل، خود اپنی تحریک پر معاملے کی تحقیقات کر سکے گی۔]

(۶) اگر معاملے کی تحقیقات کرنے کے بعد کونسل صدر کو رپورٹ پیش کرے کہ اس کی رائے یہ ہے--

(الف) کہ وہ جج اپنے عہدے کے فرائض منصبی کی انجام دہی کے نا قابل ہے یا بدعنوانی کا مرتکب ہوا ہے؛ اور

(ب) کہ اسے عہدے سے برطرف کر دینا چاہیے،

تو صدر اس جج کو عہدے سے برطرف کر سکے گا۔

(۷) عدالتِ عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ کے کسی جج کو، بجز جس طرح اس آرٹیکل میں قرار دیا گیا ہے، عہدے سے برطرف نہیں کیا جائے گا۔

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۷۶ کی رو سے "شق (۵)" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

(۸) کونسل ایک ضابطہ اخلاق جاری کرے گی، جس کو عدالتِ عظمیٰ اور عدالت ہائے عالیہ کے جج ملحوظ رکھیں گے۔

کونسل کا اشخاص وغیرہ کو حاضر ہونے کا حکم دینے کا اختیار۔

۲۱۰۔ (۱) کونسل کو، کسی معاملے کی تحقیقات کی غرض کے لئے، وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو عدالتِ عظمیٰ کو کسی شخص کو حاضر عدالت کرانے کے لئے یا کسی دستاویز کی برآمدگی یا اس کو پیش کرنے کے لئے ہدایات یا احکام جاری کرنے کے لئے حاصل ہیں؛ اور کوئی ایسی ہدایت یا حکم اس طرح قابل نفاذ ہوگا گویا کہ وہ عدالت عظمیٰ کی جانب سے جاری ہوا ہو۔

(۲) آرٹیکل ۲۰۴ کے احکام کا اطلاق کونسل پر اس طرح ہو گا جس طرح ان کا اطلاق عدالت عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ پر ہوتا ہے۔

امتناع اختیار سماعت۔

۲۱۱۔ کونسل کے روبرو کارروائی پر، صدر کو ارسال کردہ اس کی رپورٹ پر، اور آرٹیکل ۲۰۹ کی شق (۶) کے تحت کسی جج کی برطرفی پر کسی عدالت میں کوئی اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

انتظامی عدالتیں اور ٹربیونل۔

۲۱۲۔ (۱) قبل ازیں مذکور کسی امر کے باوجود، متعلقہ مقننہ ایکٹ کے ذریعے حسب ذیل کی نسبت بلا شرکت غیرے اختیار سماعت استعمال کرنے کے لئے ایک یا ایک سے زیادہ انتظامی عدالتیں یا ٹربیونل[۱][کے قیام کے لئے حکم وضع] کر سکے گی--

(الف) ایسے اشخاص کی جو ملازمت پاکستان میں[۲][ہوں یا رہے ہوں] شرائط ملازمت بشمول تادیبی امور سے متعلق امور؛

(ب) حکومت یا ملازمت پاکستان میں کسی شخص یا کسی ایسی مقامی یا دیگر ہیئت مجاز کے کسی ایسے ملازم کے جس کو قانون کی رو سے کوئی محصول یا وجوب عائد کرنے کا اختیار ہو اور ایسی ہیئت مجاز کے کسی ملازم کے جو کسی ایسے ملازم کی حیثیت سے اپنے فرائض منصبی انجام دے رہا ہو، افعال بے جا سے پیدا ہونے والے دعاوی سے متعلق امور؛ یا

۱؎ دستور (ترمیم اول) ایکٹ ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۲ کی رو سے "قائم" کی بجائے تبدیل کئے گئے اور ہمیشہ سے بایں طور پر تبدیل شدہ متصور ہوں گے۔

۲؎ بحوالہ عین ماقبل شامل کئے گئے اور ہمیشہ سے بایں طور شامل کردہ متصور ہوں گے۔

(ج) کسی ایسی جائیداد کے حصول، انصرام اور تصفیہ سے متعلق امور، جو کسی قانون کے تحت دشمن کی جائیداد متصور ہوتی ہو۔

(۲) قبل ازیں مذکور کسی امر کے باوجود، جہاں کوئی انتظامی عدالت یا ٹریبونل شق (۱) کے تحت قائم کی جائے، تو کوئی دوسری عدالت کسی ایسے معاملے کے متعلق جس کا اختیار سماعت ایسی انتظامی عدالت یا ٹریبونل کو حاصل ہو، کوئی حکم امتناعی جاری نہیں کرے گی، کوئی حکم صادر نہیں کرے گی یا کسی کارروائی کی سماعت نہیں کرے گی[1][اور کسی مذکورہ معاملے کی نسبت جملہ کارروائیاں جو اس انتظامی عدالت یا ٹریبونل کے قیام سے عین قبل ایسی دیگر عدالت کے روبرو زیرسماعت ہوں[2][، ماسوائے ایسی اپیل کے جو عدالتِ عظمیٰ کے روبرو زیرسماعت ہوں] مذکورہ قیام پر ساقط ہوجائیں گی]:

مگر شرط یہ ہے کہ اس شق کے احکام کا اطلاق کسی صوبائی اسمبلی کے کسی ایکٹ کے تحت قائم کی جانے والی کسی انتظامی عدالت یا ٹریبونل پر نہیں ہوگا، تاوقتیکہ اس اسمبلی کی ایک قرارداد کی شکل میں درخواست پر، [3][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] [4]قانون کے ذریعے ان احکام کو ایسی عدالت یا ٹریبونل پر وسعت نہ دے دے۔

(۳) کسی انتظامی عدالت یا ٹریبونل کے کسی فیصلے، ڈگری حکم یا سزا کے خلاف عدالت عظمیٰ میں صرف اس صورت میں کوئی اپیل قابلِ سماعت ہوگی جب کہ عدالتِ عظمیٰ، اس بات کا اطمینان کرلینے کے بعد کہ مقدمے میں عوامی اہمیت کا حامل کوئی اہم امر قانونی شامل ہے، اپیل دائر کرنے کی اجازت دے دے۔

۲۱۲الف۔ [فوجی عدالتوں اور ٹریبونلوں کا قیام] ایس آر او نمبر ۱۲۷۸(۱)۸۵، مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۸۵ء کو مارشل لاء اٹھانے کے اعلان مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۸۵ء کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے

---

[1] دستور (ترمیم اول) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۲ کی رو سے شامل کیے گئے اور ہمیشہ سے بایں طور شامل کردہ متصور ہوں گے۔

[2] دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۵ کی رو سے شامل کیے گئے اور ہمیشہ سے بایں طور شامل کردہ متصور ہوں گے۔

[3] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

[4] مذکورہ قانون کے لئے دیکھئے صوبائی ملازمت ٹریبونل (توسیع احکام دستور) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۲ بابت ۱۹۷۴ء)۔

دیکھئے جریدہ پاکستان، ۱۹۸۵ء غیر معمولی، حصہ اوّل، مورخہ ۳۰ر دسمبر، ۱۹۸۵ء صفحات ۴۳۲-۴۳۱ جس کا قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۲۱ مجریہ ۱۹۷۹ء کے آرٹیکل ۲ کی رو سے اضافہ کیا گیا تھا۔

۲۱۲ب۔ [سنگین جرائم کی سماعت کے لئے خصوصی عدالتوں کا قیام] دستور (بارھویں ترمیم) ایکٹ، ۱۹۹۱ء (نمبر ۱۴ بابت ۱۹۹۱ء) کی دفعہ ۱(۳)، (نفاذ پذیر از ۲۶ر جولائی ۱۹۹۴ء) کی رو سے منسوخ کر دیا گیا جس کا قبل ازیں ایکٹ نمبر ۱۴ بابت ۱۹۹۱ء کی دفعہ ۲ کی رو سے اضافہ کیا گیا تھا۔ (نفاذ پذیر از ۲۷ر جولائی ۱۹۹۱ء)۔

حصہ ہشتم

انتخابات

باب ا۔ چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمیشن

۲۱۳۔ (ا) ایک چیف الیکشن کمشنر ہوگا، (جسے اس حصہ میں کمشنر کہا جائے گا) جس کا تقرر صدر [۱]* * * کرے گا۔ چیف الیکشن کمشنر۔

(۲) کوئی شخص بطور کمشنر مقرر نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ وہ عدالت عظمٰی کا جج نہ ہو یا نہ رہا ہو یا کسی عدالت عالیہ کا جج نہ ہو یا نہ رہا ہو اور آرٹیکل ۱۷۷ کی شق (۲) کے پیراگراف (الف) کے تحت عدالت عظمٰی کا جج مقرر کیے جانے کا اہل نہ ہو۔

[۲][(۲الف) وزیراعظم قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف کے مشورے سے کمشنر کے تقرر کے لیے تین نام پارلیمانی کمیٹی کو کسی بھی ایک شخص کی سماعت اور توثیق کے لیے بھیجے گا۔

(۲ب) پارلیمانی کمیٹی اسپیکر کی جانب سے تشکیل دی جائے گی جس میں پچاس فیصد اراکین حکومتی بنچوں اور پچاس فیصد حزب اختلاف کی جماعتوں سے جو مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) میں ان کی تعداد کی بنیاد پر متعلقہ پارلیمانی قائدین کی جانب سے نامزد کیے جائیں گے، پر مشتمل ہوگی:

مگر شرط یہ ہے کہ اس صورت میں جب کہ وزیراعظم اور قائد حزب اختلاف کے درمیان اتفاق رائے نہ ہو تو، ہر ایک علیحدہ فہرستیں پارلیمانی کمیٹی کے غور کے لیے بھیجے گا جو ان میں سے کسی ایک نام کی منظوری دے گی:

[۳][مزید شرط یہ ہے کہ پارلیمانی کمیٹی کی مجموعی تعداد بارہ ممبران ہوگی جن میں سے ایک تہائی سینٹ سے ہوں گے۔] اور:

یہ بھی شرط ہے کہ جب قومی اسمبلی تحلیل ہو اور چیف الیکشن کمشنر کے دفتر میں کوئی اسامی وقوع پذیر ہو تو [۴][پارلیمانی کمیٹی کی مجموعی رُکنیت مشتمل ہوگی] صرف سینٹ کے اراکین پر اور اس شق کے مذکورہ بالا احکامات کا اطلاق، مناسب تبدیلیوں کے ساتھ ہوگا۔]

(۳) کمشنر کے اختیارات اور کارہائے منصبی وہ ہوں گے جو اس دستور اور قانون کی رو سے اسے تفویض کیے جائیں۔

---

۱ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۷۷ کی رو سے "اپنی صوابدید پر" حذف کیا گیا۔

۲ بحوالہ عین ماقبل نئی شقات (۲الف) اور (۲ب) شامل کی گئیں۔

۳ دستور (انیسویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (ایکٹ نمبر ۱ بابت ۲۰۱۱ء) کی دفعہ ۶ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۴ بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۶ کی رُو سے الفاظ "پارلیمانی کمیٹی مشتمل ہوگی" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

عہدے کا حلف۔ **۲۱۴۔** کمشنر عہدہ سنبھالنے سے قبل چیف جسٹس پاکستان اور الیکشن کمیشن کا رکن کمشنر کے سامنے اس عبارت میں حلف اٹھائے گا جو جدول سوم میں درج ہے۔

کمشنر اور اراکین کے عہدے کی میعاد **۲۱۵۔** (۱) اس آرٹیکل کے تابع، کمشنر اور کوئی رکن اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے [۲][پانچ] سال کی مدت تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا:

[۳][مگر شرط یہ ہے کہ مذکورہ بالا ترمیم موجود کمشنر کے عہدہ کی موجودہ مدت ختم ہونے کے بعد مؤثر ہوگی۔]

[۴]* * * * * * *

(۲) کمشنر یا کوئی رکن اپنے عہدے سے سوائے اس صورت کے نہیں ہٹایا جائے گا جو آرٹیکل ۲۰۹ میں کسی جج کے عہدے سے علیحدگی کے لئے مقرر ہے اور اس شق کی اغراض کے لئے اس آرٹیکل کے اطلاق میں مذکورہ آرٹیکل میں جج کا کوئی حوالہ کمشنر یا جیسی بھی صورت ہو کسی رکن کے حوالے کے طور پر سمجھا جائے گا۔

(۳) کمشنر یا کوئی رکن صدر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا۔

کمشنر اور اراکین کسی منفعت بخش عہدے پر فائز نہیں ہوں گے۔ **۲۱۶۔** (۱) [۱][کوئی کمشنر یا کوئی رکن۔]

(الف) ملازمت پاکستان میں منفعت کا کوئی دوسرا عہدہ نہیں سنبھالے گا؛ یا

(ب) کسی دوسرے منصب پر فائز نہیں ہوگا جس میں خدمات انجام دینے کے لئے معاوضہ وصول کرنے کا حق ہو۔

(۲) کوئی شخص جو کمشنر یا کوئی رکن کے عہدے پر فائز رہ چکا ہو اس عہدے کو چھوڑنے کے بعد دو سال گزرنے سے قبل ملازمت پاکستان میں کوئی منفعت بخش عہدہ نہیں سنبھالے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ--

(الف) اس شق سے یہ تعبیر نہیں لی جائے گی کہ اس شخص کے لئے جو بطور کمشنر مقرر ہونے سے عین قبل عدالت عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ کا جج تھا بطور کمشنر اپنی میعاد کے اختتام پر ایسے جج کی حیثیت سے دوبارہ اپنے فرائض سنبھالنے کی ممانعت ہے [۵][.]

[۶]* * * * * * *

قائم مقام کمشنر۔ **۲۱۷۔** کسی وقت جب کہ--

(الف) کمشنر کا عہدہ خالی ہو؛ یا

(ب) کمشنر غیر حاضر ہو یا دیگر کسی بناء پر اپنے کارہائے منصبی انجام دینے سے قاصر ہو تو عدالتِ عظمیٰ کا کوئی جج جسے چیف جسٹس پاکستان نامزد کرے کمشنر کی حیثیت سے کام کرے گا۔

۲۔ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۸۷ کی رو سے ''تین'' کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۳۔ بحوالہ عین ماقبل فقرہ شرطیہ شامل کیا گیا۔

۴۔ بحوالہ عین ماقبل فقرہ شرطیہ حذف کیا گیا۔

۵۔ بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۹۷ کی رو سے ''؛ اور'' کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۶۔ بحوالہ عین ماقبل پیراگراف (ب) حذف کیا گیا۔

۱۔ دستور (بیسویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۲ء (نمبر ۵ بابت ۲۰۱۲ء) کی رو سے حذف، شامل اور اضافہ کیا گیا۔

۲۱۸۔ [1][(۱) مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے دونوں ایوانوں، صوبائی اسمبلیوں کے انتخاب کی غرض کے لئے اور اسے دیگر عوامی عہدوں کے انتخاب کے لیے جیسا کہ قانون کے ذریعے صراحت کر دی جائے، اس آرٹیکل کے مطابق مستقل الیکشن کمیشن تشکیل دیا جائے گا۔] **الیکشن کمیشن۔**

[1][(۲) الیکشن کمیشن حسب ذیل پر مشتمل ہو گا، ....

(الف) کمشنر جو کہ کمیشن کا چیئر مین ہو گا؛ اور

(ب) چار ارکان پر، جن میں سے ہر ایک ہر صوبے کی عدالت عالیہ کا جج رہ چکا ہو، جن کا تقرر صدر آرٹیکل ۲۱۳ کی شقات (۲ الف) اور (۲ ب) میں تقرر کے لیے فراہم کیے گئے طریقہ کار کے مطابق کرے گا۔]

(۳) [5]... الیکشن کمیشن کا یہ فرض ہو گا کہ وہ انتخاب کا انتظام کرے اور اسے منعقد کرائے اور ایسے انتظامات کرے جو اس امر کے اطمینان کے لئے ضروری ہوں کہ انتخاب ایمانداری حق اور انصاف کے ساتھ اور قانون کے مطابق منعقد ہو اور یہ کہ بدعنوانیوں کا سدباب ہو سکے۔

۲۱۹۔ [2][کمیشن] پر یہ فرض عائد ہو گا کہ وہ-- **کمشنر کے فرائض۔**

(الف) قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے لئے انتخابی فہرستیں تیار کرے اور ان فہرستوں پر ہر سال نظر ثانی کرے؛

(ب) سینٹ کے لئے یا کسی ایوان یا کسی صوبائی اسمبلی میں کسی اتفاقی خالی نشستوں کو پُر کرنے کے لئے انتخاب کا انتظام کرے اور اسے منعقد کرائے؛ اور

(ج) انتخابی ٹریبونل مقرر کرے [3][؛]

[4][(د) قومی اسمبلی، صوبائی اسمبلیوں اور مقامی حکومتوں کے لیے عام انتخابات منعقد کرائے؛ اور

(ہ) ایسے دوسرے کارہائے منصبی انجام دے جن کی صراحت مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ایکٹ کے ذریعے کر دی گئی ہو؛]

[5][مگر شرط یہ ہے کہ اس وقت تک جیسا کہ کمیشن کے ارکین کی پہلی تقرری دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء کے بموجب آرٹیکل ۲۱۸ کی شق (۲) کے پیرا (ب) کے احکامات کی مطابقت میں کی گئی ہو، اور اپنے عہدے پر فائز ہوئے ہوں،

۱۔ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۸۰ کی رو سے "شقات (۱) اور (۲)" تبدیل کی گئیں۔

۲۔ بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۸۱ کی رو سے "کمشنر" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۳۔ بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۸۱ کی رو سے "وقفِ کامل" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۴۔ بحوالہ عین ماقبل نئے پیراگراف (د) اور (ہ) کا اضافہ کیا گیا۔

۵۔ دستور (بیسویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۲ء (نمبر ۵ بابت ۲۰۱۲ء) کی رو سے حذف، تبدیل اور شامل کیا گیا۔

اس آرٹیکل کے پیراجات (الف)، (ب) اور (ج) میں بیان کردہ کارہائے منصبی بدستور کمشنر کی تحویل میں رہیں گے]۔

حکام عاملہ کمیشن وغیرہ کی مدد کریں گے۔ **۲۲۰۔** وفاق اور صوبوں کے تمام حکام عاملہ کا فرض ہوگا کہ وہ کمشنر اور الیکشن کمیشن کو اس کے یا ان کے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں مدد دیں۔

افسران اور ملازمین۔ **۲۲۱۔** جب تک کہ [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] بذریعہ قانون بصورت دیگر قرار نہ دے [2][الیکشن کمیشن]، صدر کی منظوری سے، ایسے قواعد وضع کر سکے گا جو کہ [2][الیکشن کمیشن] کی جانب سے افسران اور ملازمین کا تقرر فراہم کرتے ہوں جن کا تقرر [3]* * * الیکشن کمیشن کے کارہائے منصبی کے سلسلے میں کیا گیا ہے اور ان کی ملازمت کی شرائط وضوابط کا تعین کر سکے۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

[2] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۸۲ کی رو سے "کمشنر" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[3] بحوالہ عین ماقبل الفاظ "کمشنر یا کسی" کو حذف کیا گیا۔

باب ۲۔ انتخابی قوانین اور انتخابات کا انعقاد

انتخابی قوانین۔

۲۲۲۔ اس دستور کے تابع، [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] قانون کے ذریعے حسب ذیل احکام وضع کر سکے گی--

(الف) قومی اسمبلی میں آرٹیکل ۵۱ کی شقات (۳) اور (۴) کی رو سے مطلوبہ طور پر نشستوں کا تعین؛

(ب) الیکشن کمیشن کی جانب سے انتخابی حلقوں کی حد بندی؛

(ج) انتخابی فہرستوں کی تیاری، کسی حلقہ انتخاب میں سکونت کے متعلق شرائط، انتخابی فہرستوں کے بارے میں اور ان کے آغاز کے خلاف عذرداریوں کا تصفیہ؛

(د) انتخابات اور انتخابی عذرداریوں کا انصرام؛ انتخابات کے سلسلے میں پیدا ہونے والے شکوک اور تنازعات کا فیصلہ؛

(ہ) انتخابات کے سلسلے میں بدعنوانیوں اور دیگر جرائم سے متعلق امور؛ اور

(و) دونوں ایوانوں اور صوبائی اسمبلیوں کی باقاعدہ تشکیل سے متعلق تمام دیگر امور؛

لیکن کوئی مذکورہ قانون اس حصے کے تحت کمشنر یا کسی الیکشن کمیشن کے اختیارات میں سے کسی اختیار کو سلب کرنے یا کم کرنے کے اثر کا حامل نہ ہوگا۔

دوہری رکنیت کی ممانعت۔

۲۲۳۔ (۱) کوئی شخص، بیک وقت، حسب ذیل کا رکن نہیں ہوگا----

(الف) دونوں ایوان کا؛ یا

(ب) ایک ایوان اور کسی صوبائی اسمبلی کا؛ یا

(ج) دو یا اس سے زیادہ صوبوں کی اسمبلیوں کا؛ یا

(د) ایک سے زیادہ نشستوں کی بابت ایک ایوان یا کسی صوبائی اسمبلی کا۔

(۲) شق (۱) میں کوئی امر کسی شخص کے بیک وقت دو یا دو سے زیادہ نشستوں کے لئے خواہ ایک ہی مجلس میں یا مختلف مجالس میں، امیدوار ہونے میں مانع نہ ہوگا، لیکن اگر وہ ایک سے زیادہ نشستوں پر منتخب ہو جائے، تو وہ مذکورہ نشستوں میں سے آخری نشست کے نتیجے کے اعلان کے بعد تیس دن کی مدت کے اندر، اپنی نشستوں میں سے ایک کے علاوہ سب نشستوں سے استعفیٰ دے گا، اور اگر

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

وہ اس طرح استعفیٰ نہ دے تو مذکورہ تیس دن کی مدت گزرنے پر وہ تمام نشستیں جن پر وہ منتخب ہوا ہو ماسوائے اس نشست کے خالی ہو جائیں گی جس پر وہ آخر میں منتخب ہوا ہو یا، اگر وہ ایک ہی دن ایک سے زیادہ نشستوں کے لئے منتخب ہوا ہو تو ماسوائے اس نشست کے خالی ہو جائیں گی جن پر انتخاب کے لئے اس کی نامزدگی آخر میں داخل ہوئی ہو۔

تشریح:- اس شق میں، ''مجلس'' سے کوئی ایوان یا کوئی صوبائی اسمبلی مراد ہے۔

(۳) کوئی شخص جس پر شق (۲) کا اطلاق ہوتا ہو، اس وقت تک کسی ایوان یا کسی صوبائی اسمبلی میں اس نشست پر جس کے لئے وہ منتخب ہوا ہو، نہیں بیٹھے گا، جب تک کہ وہ اپنی نشستوں میں سے ایک کے علاوہ سب نشستوں سے مستعفی نہ ہو جائے۔

(۴) شق (۲) کے تابع، اگر کسی ایوان یا کسی صوبائی اسمبلی کا کوئی رکن کسی دوسری نشست کا امیدوار ہو جائے جو وہ، شق (۱) کے بموجب، اپنی پہلی نشست کے ساتھ ساتھ نہ رکھ سکتا ہو، تو اس کی پہلی نشست اس کے دوسری نشست پر منتخب ہوتے ہی خالی ہو جائے گی۔

انتخاب اور ضمنی انتخاب کا وقت۔

۲۲۴۔[1][(۱) قومی اسمبلی یا صوبائی اسمبلی کا عام انتخاب اس دن سے فوراً بعد ساٹھ دن کے اندر کرایا جائے گا جس دن اسمبلی کی میعاد ختم ہونے والی ہو، بجز اس کے کہ اسمبلی اس سے پیشتر تحلیل نہ کر دی گئی ہو، اور انتخاب کے نتائج کا اعلان اس دن سے زیادہ سے زیادہ چودہ دن کے اندر کر دیا جائے گا۔]

[2][۲(۱۔الف) اپنی مدت مکمل کرنے پر قومی اسمبلی کی تحلیل یا آرٹیکل ۵۸ یا آرٹیکل ۱۱۲ کے تحت تحلیل کی صورت میں، صدر، یا گورنر، جیسی بھی صورت ہو، نگران کابینہ کا تقرر کرے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ صدر نگران وزیراعظم کا تقرر جانے والی قومی اسمبلی کے وزیراعظم اور قائد حزب اختلاف کی مشاورت سے کرے گا، اور نگران وزیر اعلیٰ کا تقرر گورنر جانے والی صوبائی اسمبلی کے وزیراعلیٰ اور قائد حزب اختلاف کی مشاورت سے کرے گا:

[3] مگر شرط یہ ہے کہ اگر وزیراعظم یا کوئی وزیراعلیٰ اور ان کا متعلقہ قائد حزب اختلاف نگران وزیراعظم یا نگران وزیراعلیٰ، جیسی بھی صورت ہو، کے طور پر کسی شخص کی تقرری پر متفق نہ ہوں تو، آرٹیکل ۲۲۴ الف کے احکامات کی پیروی کی جائے گی]:

شرط یہ بھی ہے کہ نگران وفاقی اور صوبائی کابینہ کے اراکین کا تقرر نگران وزیراعظم یا نگران وزیراعلیٰ کی ہدایت پر ہوگا، جیسی بھی صورت ہو۔

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۸۳ کی رو سے ''شق (۱)'' کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[2] بحوالہ عین ماقبل نئی شقات (۱۔الف)، (۱۔ب) اور تشریح شامل کی گئیں۔

[3] دستور (بیسویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۲ء (نمبر ۵ بابت ۲۰۱۲ء) کی رو سے تبدیل اور شامل کیا گیا۔

(۱-ب) نگران کابینہ کے ارکان بشمول نگران وزیر اعظم اور نگران وزیر اعلیٰ اوران کے خاندان کے قریبی افراد مذکورہ اسمبلیوں کے فی الفور آنے والے الیکشنوں میں مقابلہ کرنے کے اہل نہ ہوں گے۔

تشریح:۔ اس شق میں ''قریبی خاندان کے افراد'' سے زوج اور بچے مراد ہیں۔]

(۲) جب قومی اسمبلی یا کوئی صوبائی اسمبلی توڑ دی جائے، تو اس اسمبلی کا عام انتخاب اس کے توڑے جانے کے بعد نوے دن کی مدت کے اندر کرایا جائے گا اور انتخاب کے نتائج کا اعلان رائے دہی ختم ہونے کے بعد زیادہ سے زیادہ چودہ دن کے اندر کر دیا جائے گا۔

(۳) سینٹ کی ان نشستوں کو پُر کرنے کی غرض سے جو سینٹ کے ارکان کی میعاد کے اختتام پر خالی ہونے والی ہوں، انتخاب عین اس دن سے جس پر نشستیں خالی ہونے والی ہوں زیادہ سے زیادہ تیس دن پہلے منعقد ہوگا۔

(۴) جب قومی اسمبلی یا کسی صوبائی اسمبلی کے ٹوٹ جانے کے علاوہ، مذکورہ اسمبلی میں کوئی عام نشست اس اسمبلی کی میعاد ختم ہونے سے کم سے کم ایک سو بیس دن پہلے خالی ہو جائے تو اس نشست کے پُر کرنے کے لئے انتخاب اس نشست کے خالی ہونے سے ساٹھ دن کے اندر کرایا جائے گا۔

(۵) جب سینٹ میں کوئی نشست خالی ہو جائے تو اس نشست کو پُر کرنے کے لئے انتخاب اس کے خالی ہونے سے تیس دن کے اندر کرایا جائے گا۔

[1][(۶) جب قومی یا کسی صوبائی اسمبلی میں خواتین اور غیر مسلموں کے لئے مختص نشست، موت کی وجہ سے، استعفٰی یا رکن کی نااہلیت کی بناء پر خالی ہوگئی ہو، تو اسے اس سیاسی جماعت جس کے رکن کی موت کی وجہ سے وہ نشست خالی ہوئی، کی جانب سے الیکشن کمیشن کو امیدواران کی داخل کردہ فہرست میں سے بلحاظ اگلے مقدم ترین شخص سے پُر کی جائے گی؛]

[2][مگر شرط یہ ہے کہ اگر کسی بھی وقت پر جماعتی فہرست ختم ہو جائے تو، متعلقہ سیاسی جماعت کسی آسامی کے لیے نام پیش کرے گی جو کہ اس کے بعد آئے۔]

[۲۲۴الف۔ کمیٹی یا الیکشن کمیشن کی جانب سے تصفیہ۔ (۱) رخصت ہونے والی قومی اسمبلی کے وزیر اعظم اور قائد حزب اختلاف کا قومی اسمبلی کی تحلیل کے تین دنوں کے اندر، کسی شخص کے بطور نگران وزیر اعظم تقرری پر اتفاق نہ ہونے کی صورت میں، وہ انفرادی طور پر نامزد کردہ دو نام، قومی اسمبلی کے سپیکر کی جانب سے فوری طور پر تشکیل کردہ، کمیٹی کو ارسال کریں گے۔ یہ کمیٹی رخصت ہونے والی قومی اسمبلی یا سینٹ یا دونوں سے آٹھ اراکین پر مشتمل ہو

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۸۳ کی رو سے نئی شق (۶) کو شامل کیا گیا اور ہمیشہ سے بایں طور پر شامل شدہ متصور ہوگی، نفاذ پذیر از ۲۱/ اگست، ۲۰۰۲ء۔

[2] دستور (بیسویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۲ء (نمبر ۵ بابت ۲۰۱۲ء) کی رو سے تبدیل، شامل اور اضافہ کیا گیا۔

گی، جس میں حکومت اور حزب اختلاف کو مساوی نمائندگی حاصل ہوگی، اور جن کی نامزدگی علی الترتیب وزیراعظم اور قائد حزب اختلاف کی جانب سے کی جائے گی۔

(۲) رخصت ہونے والی صوبائی حکومت کے وزیراعلیٰ اور قائد حزب اختلاف کا اس اسمبلی کی تحلیل کے تین دنوں کے اندر کسی شخص کے بطور نگران وزیراعلیٰ تقرری پر اتفاق نہ ہونے کی صورت میں، وہ انفرادی طور پر نامزد کردہ دو نام، صوبائی اسمبلی کے سپیکر کی جانب سے فوری طور پر تشکیل کردہ، کمیٹی کو ارسال کریں گے۔ یہ کمیٹی رخصت ہونے والی صوبائی اسمبلی کے چھ اراکین پر مشتمل ہوگی، جس میں حکومت اور حزب اختلاف کو مساوی نمائندگی حاصل ہوگی اور جن کی نامزدگی علی الترتیب وزیراعلیٰ اور قائد حزب اختلاف کی جانب سے کی جائے گی۔

(۳) شق (۱) یا (۲) کے تحت تشکیل کردہ کمیٹی معاملہ اس کے سپرد کئے جانے کے تین دن کے اندر نگران وزیراعظم یا نگران وزیراعلیٰ، جیسی بھی صورت ہو، کے نام کو حتمی شکل دے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ کمیٹی کی جانب سے مذکورہ بالا مدت کے اندر معاملہ کا فیصلہ نہ کر پانے کی صورت میں، نامزدگان کے نام الیکشن کمیشن پاکستان کو بھجوائے جائیں گے جو دو دنوں میں حتمی فیصلہ کرے گا۔

(۴) موجودہ وزیراعظم اور موجودہ وزیراعلیٰ نگران وزیراعظم اور نگران وزیراعلیٰ، جو بھی صورت ہو، کے تقرر تک اپنے عہدے پر فائز رہیں گے۔

(۵) شق (۱) اور (۲) میں شامل کسی امر کے باوجود، اگر حزب اختلاف کے اراکین کی تعداد مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) میں پانچ سے کم اور کسی صوبائی اسمبلی میں چار سے کم ہو تو وہ تمام مذکورہ بالا شقات میں بیان کردہ کمیٹی کے اراکین ہوں گے اور کمیٹی باضابطہ تشکیل کردہ متصور ہوگی۔]

[۱] * * * * * *

انتخابی تنازعہ۔ **۲۲۵۔** کسی ایوان یا کسی صوبائی اسمبلی کے کسی انتخاب پر اعتراض نہیں کیا جائے گا، بجز بذریعہ درخواست انتخابی عذرداری جو کسی ایسے ٹریبونل کے سامنے اور اس طریقے سے پیش کی جائے گی جو [۲][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے ذریعے مقرر کیا جائے۔

انتخاب خفیہ رائے دہی کے ذریعے ہوں گے۔ [۳][**۲۲۶۔** دستور کے تابع تمام انتخابات ماسوائے وزیراعظم اور وزیراعلیٰ کے خفیہ رائے دہی کے ذریعے ہوں گے۔]

---

۱ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کے نتیجے میں شق (۷) حذف ٹھہرے گی، دیکھئے دفعہ ۲۔

۲ احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

۳ ایکٹ نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء کی دفعہ ۸۴ کی رو سے "آرٹیکل ۲۲۶" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

حصہ نہم

اسلامی احکام

۲۲۷۔ قرآن پاک اور سنت کے بارے میں احکام۔

(۱) تمام موجودہ قوانین کو قرآن پاک اور سنت میں منضبط اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے گا، جن کا اس حصے میں بطور اسلامی احکام حوالہ دیا گیا ہے، اور ایسا کوئی قانون وضع نہیں کیا جائے گا جو مذکورہ احکام کے منافی ہو۔

[1][**تشریح**:- کسی مسلم فرقے کے قانون شخصی پر اس شق کا اطلاق کرتے ہوئے، عبارت ''قرآن وسنت'' سے مذکورہ فرقے کی کی ہوئی توضیح کے مطابق قرآن اور سنت مراد ہوگی۔]

(۲) شق (۱) کے احکام کو صرف اس طریقہ کے مطابق نافذ کیا جائے گا جو اس حصہ میں منضبط ہے۔

(۳) اس حصہ میں کسی امر کا غیر مسلم شہریوں کے قوانین شخصی یا شہریوں کے بطور ان کی حیثیت پر اثر نہیں پڑے گا۔

۲۲۸۔ اسلامی کونسل کی ہیئت ترکیبی وغیرہ۔

(۱) یوم آغاز سے نوے دن کی مدت کے اندر اسلامی نظریاتی کونسل [2]تشکیل کی جائے گی جس کا اس حصے میں بطور اسلامی کونسل حوالہ دیا گیا ہے۔

(۲) اسلامی کونسل کم از کم آٹھ اور زیادہ سے زیادہ [3][بیس] ایسے ارکان پر مشتمل ہوگی جس طرح کہ صدر ان اشخاص میں سے مقرر کرے، جنہیں اسلام کے اصولوں اور فلسفے کا جس طرح کہ قرآن پاک اور سنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے علم ہو یا پاکستان کے اقتصادی، سیاسی، قانونی اور انتظامی مسائل کا فہم وادراک ہو۔

---

[1] فرمان دستور (ترمیم سوم) ۱۹۸۰ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۰ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے تشریح کا اضافہ کیا گیا۔

[2] اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیل کے اعلان کے لئے دیکھئے جریدہ پاکستان، ۱۹۷۴ء غیر معمولی، حصہ دوم، صفحہ ۱۲۵۔
(قواعد وشرائط ارکان) اسلامی نظریاتی کونسل، ۱۹۷۴ء کے لئے دیکھئے جریدہ پاکستان، ۱۹۷۴ء غیر معمولی، حصہ دوم، صفحہ ۱۷۲۔

[3] فرمان دستور (ترمیم چہارم) ۱۹۸۰ء (فرمان صدر نمبر ۱۶ مجریہ ۱۹۸۰ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے ''پندرہ'' کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

(۳) اسلامی کونسل کے ارکان مقرر کرتے وقت صدر ان امور کا تعین کرے گا کہ ــــ

(الف) جہاں تک قابلِ عمل ہو کونسل میں مختلف مکاتبِ فکر کو نمائندگی حاصل ہو؛

(ب) کم از کم دو ارکان ایسے اشخاص ہوں جن میں سے ہر ایک عدالتِ عظمٰی یا کسی عدالت عالیہ کا جج ہو یا رہا ہو؛

(ج) کم از کم [1][ایک تہائی] ارکان ایسے ہوں جن میں سے ہر ایک کم سے کم پندرہ سال کی مدت سے اسلامی تحقیق یا تدریس کے کام سے وابستہ چلا آرہا ہو؛ اور

(د) کم از کم ایک رکن خاتون ہو۔

[2][(۴) صدر اسلامی کونسل کے ارکان میں سے ایک کو اس کا چیئرمین مقرر کرے گا۔]

(۵) شق (۶) کے تابع، اسلامی کونسل کا کوئی رکن تین سال کی مدت کے لئے اپنے عہدے پر فائز رہے گا۔

(۶) کونسل کا کوئی رکن صدر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا، یا اگر اسلامی کونسل کے کل ارکان کی اکثریت سے ایک قرارداد کونسل کے کسی رکن کی برطرفی سے متعلق منظور ہو جائے تو صدر اس رکن کو برطرف کر سکے گا۔

اسلامی کونسل سے [3][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] وغیرہ کی مشورہ طلبی۔

۲۲۹۔ صدر یا کسی صوبے کا گورنر، اگر چاہے یا اگر کسی ایوان یا کسی صوبائی اسمبلی کی کل رکنیت کا دو بٹا پانچ حصہ یہ مطالبہ کرے، تو کسی سوال پر اسلامی کونسل سے مشورہ کیا جائے گا کہ آیا کوئی مجوزہ قانون اسلام کے احکام کے منافی ہے یا نہیں۔

اسلامی کونسل کے کارہائے منصبی۔

۲۳۰۔ (۱) اسلامی کونسل کے کارہائے منصبی حسب ذیل ہوں گے:۔

(الف) [3][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] اور صوبائی اسمبلیوں سے ایسے ذرائع اور وسائل کی سفارش کرنا جن سے پاکستان کے مسلمانوں کو اپنی زندگیاں انفرادی اور اجتماعی طور پر ہر لحاظ سے اسلام کے ان اصولوں اور تصورات کے مطابق ڈھالنے کی ترغیب اور امداد ملے جن کا قرآن پاک اور سنت میں تعین کیا گیا ہے؛

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۸۵ کی رو سے "چار" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[2] فرمان دستور (ترمیم سوم) ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے شق (۴) کی بجائے تبدیل کی گئی۔

[3] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(ب) کسی ایوان، کسی صوبائی اسمبلی، صدر یا کسی گورنر کو کسی ایسے سوال کے بارے میں مشورہ دینا جس میں کونسل سے اس بابت رجوع کیا گیا ہو کہ آیا کوئی مجوزہ قانون اسلامی احکام کے منافی ہے یا نہیں؛

(ج) ایسی تدابیر کی جن سے نافذ العمل قوانین کو اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے گا نیز ان مراحل کی جن سے گزر کر محولہ تدابیر کا نفاذ عمل میں لانا چاہئے، سفارش کرنا؛ اور

(د) [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] اور صوبائی اسمبلیوں کی رہنمائی کے لئے اسلام کے ایسے احکام کی ایک موزوں شکل میں تدوین کرنا جنہیں قانونی طور پر نافذ کیا جا سکے۔

(۲) جب، آرٹیکل ۲۲۹ کے تحت، کوئی سوال کسی ایوان، کسی صوبائی اسمبلی، صدر یا کسی گورنر کی طرف سے اسلامی کونسل کو بھیجا جائے تو کونسل اس کے بعد پندرہ دن کے اندر اس ایوان، اسمبلی، صدر یا گورنر کو، جیسی بھی صورت ہو، اس مدت سے مطلع کرے گی جس کے اندر وہ مذکورہ مشورہ فراہم کرنے کی توقع رکھتی ہو۔

(۳) جب کوئی ایوان، کوئی صوبائی اسمبلی، صدر یا گورنر، جیسی بھی صورت ہو، یہ خیال کرے کہ مفاد عامہ کی خاطر اس مجوزہ قانون کا وضع کرنا جس کے بارے میں سوال اٹھایا گیا تھا مشورہ حاصل ہونے تک ملتوی نہ کیا جائے تو اس صورت میں مذکورہ قانون مشورہ مہیا ہونے سے قبل وضع کیا جا سکے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ جب کوئی قانون اسلامی کونسل کے پاس مشورے کے لئے بھیجا جائے اور کونسل یہ مشورہ دے کہ قانون اسلامی احکام کے منافی ہے تو ایوان، یا جیسی بھی صورت ہو، صوبائی اسمبلی، صدر یا گورنر اس طرح وضع کردہ قانون پر دوبارہ غور کرے گا۔

(۴) اسلامی کونسل اپنے تقرر سے سات سال کے اندر اپنی حتمی رپورٹ پیش کرے گی، اور سالانہ عبوری رپورٹ پیش کیا کرے گی، یہ رپورٹ، خواہ عبوری ہو یا حتمی، موصولی سے

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

چھ ماہ کے اندر دونوں ایوانوں اور ہر صوبائی اسمبلی کے سامنے برائے بحث پیش کی جائے گی، اور[1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] اور اسمبلی، رپورٹ پر غور وخوض کرنے کے بعد حتمی رپورٹ کے بعد دو سال کی مدت کے اندر اس کی نسبت قوانین وضع کرے گی۔

قواعد ضابطہ کار۔ **۲۳۱۔** اسلامی کونسل کی کارروائی ایسے[2] قواعد ضابطہ کار کے ذریعہ منضبط کی جائیگی جو کونسل صدر کی منظوری سے وضع کرے۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] قواعد (ضابطہ کار) اسلامی نظریاتی کونسل، ۱۹۷۴ء کے لئے دیکھئے جریدہ پاکستان، غیر معمولی، حصہ دوم، صفحات ۷۷۱-۷۷۳۔

حصہ دہم

ہنگامی احکام

جنگ، داخلی خلفشار وغیرہ کی بنا پر ہنگامی حالت کا اعلان۔

۲۳۲۔ (۱) اگر صدر مطمئن ہو کہ ایسی سنگین ہنگامی صورتحال موجود ہے جس میں پاکستان، یا اس کے کسی حصہ کی سلامتی کو جنگ یا بیرونی جارحیت کی وجہ سے، یا داخلی خلفشار کی بناء پر ایسا خطرہ لاحق ہے جس پر قابو پانا کسی صوبائی حکومت کے اختیار سے باہر ہے، تو ہنگامی حالت کا اعلان کر سکے گا[۱] [:]

[۲][مگر شرط یہ ہے کہ داخلی خلفشار جس پر قابو پانا کسی صوبائی حکومت کے اختیار سے باہر ہو کی وجہ سے ہنگامی حالت کے نفاذ کے لیے، اس صوبے کی صوبائی اسمبلی کی قرارداد درکار ہوگی:

مگر مزید شرط یہ ہے کہ اگر صدر اپنے طور پر اقدام کرے تو ہنگامی حالت کے اعلان کو مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)، کے دونوں ایوانوں سے ہر ایک ایوان کے روبرو دس دن کے اندر منظوری کے لیے پیش کیا جائے گا۔]

(۲) دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، جس دوران ہنگامی حالت کا اعلان زیر نفاذ ہو،___

[۳][(الف) مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کو اختیار ہوگا کہ وہ کسی صوبے یا اس کے کسی حصے کے لئے، کسی ایسے معاملے کی نسبت قوانین وضع کرے جو وفاقی قانون سازی کی ۲
فہرست[۴] * * * میں درج نہ ہو؛]

(ب) وفاق کا عاملانہ اختیار کسی صوبے کو اس طریقے کی بابت ہدایات دینے تک وسعت پذیر ہوگا جس کے مطابق اس صوبے کے عاملانہ اختیار کو استعمال کیا جاتا ہے؛ اور

(ج) وفاقی حکومت[۵] فرمان کے ذریعے کسی صوبائی حکومت کے جملہ یا کوئی کارہائے منصبی، اور جملہ یا کوئی اختیارات جو صوبائی اسمبلی کے علاوہ اس صوبے کے کسی

---

۱ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۸۶ کی رو سے وقفِ کامل کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۲ بحوالہ عین ماقبل نیا فقرہ شرطیہ شامل کیا گیا۔

۳ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے پیرا (الف) کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۴ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کے نتیجے میں الفاظ "یا مشترکہ قانون سازی کی فہرست" حذف شدہ ٹھہریں گے دیکھیے دفعہ ۲۔

۵ شمال مغربی سرحدی صوبے کی نسبت مذکورہ فرمان کے لئے دیکھئے ایس آر او نمبر ۲۰۲ (۱)/۷۵، مورخہ ۱۲/ فروری ۱۹۷۵ء جریدہ پاکستان، ۱۹۷۵ء غیر معمولی حصہ دوم، صفحہ ۳۲۹، جسے بعد میں ایس آر او نمبر ۵۲۲ (۱) ۷۵، مورخہ ۳/ مئی، ۱۹۷۵ء کے ذریعے منسوخ کر دیا گیا دیکھئے جریدہ پاکستان، ۱۹۷۵ء غیر معمولی، حصہ دوم، صفحہ ۷۴۷؛ اور

صوبہ بلوچستان کی نسبت مذکورہ فرمان کے لئے دیکھئے ایس آر او نمبر ۶۴۱ (۱)/۷۶، مورخہ ۳۰ جون، ۱۹۷۶ء جریدہ پاکستان، ۱۹۷۶ء، غیر معمولی، حصہ دوم، صفحہ ۱۲۰۷، جسے بعد میں ایس آر او نمبر ۱۱۶۱ (۱)/۷۶، مورخہ ۶/ دسمبر، ۱۹۷۶ء کے ذریعے منسوخ کر دیا گیا، دیکھئے جریدہ پاکستان، ۱۹۷۶ء، غیر معمولی، حصہ دوم، صفحہ ۲۲۷۹۔

مورخہ ۲۸/ مئی، ۱۹۹۸ء کو جاری کردہ مذکورہ اعلان کے لئے دیکھئے جریدہ پاکستان، ۱۹۹۸ء غیر معمولی حصہ اوّل، صفحہ ۳۲۔

ادارے یا ہیئت مجاز کو حاصل ہوں، یا اس کے ذریعے قابل استعمال ہوں، خود سنبھال سکے گی یا اس صوبے کے گورنر کو ہدایت کر سکے گی کہ وفاقی حکومت کی جانب سے سنبھال لے، اور ایسے ضمنی اور ذیلی احکام وضع کر سکے گی جو اس کی رائے میں اعلان کے مقاصد کی تکمیل کے لئے ضروری یا مناسب معلوم ہوں، ان میں ایسے احکام شامل ہیں جن کی رو سے اس صوبے میں کسی ادارے یا ہیئت مجاز سے متعلق دستور کے کسی احکام پر عملدرآمد کو، کلی یا جزوی طور پر، معطل کیا جا سکے:

مگر شرط یہ ہے کہ پیرا (ج) میں کسی امر سے وفاقی حکومت کو یہ اختیار حاصل نہیں ہوگا کہ وہ ایسے اختیارات میں جو کسی عدالت عالیہ کو حاصل ہیں یا جو کسی عدالت عالیہ کے ذریعے قابل استعمال ہیں کوئی اختیار خود اپنے ہاتھ میں لے لے یا صوبے کے گورنر کو ہدایت کرے کہ وہ ان اختیارات میں سے کوئی اختیار اس کی جانب سے اپنے ہاتھ میں لے لے اور نہ یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ دستور کے کسی ایسے احکام پر عمل درآمد کو جن کا تعلق عدالت ہائے عالیہ سے ہو، کلی یا جزوی طور پر معطل کر دے۔

(۳) کسی صوبے کے لئے کسی معاملہ کے بارے میں قوانین وضع کرنے کی بابت [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے اختیار میں وفاق یا وفاق کے افسروں اور حکام کو مذکورہ معاملے کے بارے میں اختیارات دینے اور فرائض عائد کرنے یا اختیارات اور فرائض عائد کرنے کا مجاز کرنے کا اختیار شامل ہوگا۔

(۴) اس آرٹیکل میں کوئی امر کسی صوبائی اسمبلی کے کوئی ایسا قانون وضع کرنے کے اختیار پر پابندی عائد نہیں کرے گا جس کے وضع کرنے کا اسے اس دستور کے تحت اختیار حاصل ہے، لیکن اگر کسی صوبائی قانون کا کوئی حکم [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے کسی ایکٹ کے کسی حکم کا نقیض ہو جس کے وضع کرنے کا [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کو اس آرٹیکل کے تحت اختیار حاصل ہے تو [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا وہ ایکٹ، خواہ وہ صوبائی قانون سے پہلے پاس ہوا ہو یا بعد میں، برقرار رہے گا اور صوبائی قانون، تناقض کی حد تک، لیکن صرف اس وقت تک جب تک [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا ایکٹ موثر رہے، باطل ہوگا۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(۵) [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا وضع کردہ کوئی ایسا قانون جس کے وضع کرنے کا اختیار [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کو نہ ہوتا اگر ہنگامی حالت کا اعلان جاری نہ ہوا ہوتا، اعلان کے نافذ العمل نہ رہنے کے چھ ماہ بعد اس حد تک غیر مؤثر ہو جائے گا جس حد تک کہ [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کو اس کے بنانے کا اختیار نہ تھا سوائے ان امور کی بابت جو مذکورہ مدت کے ختم ہونے سے قبل انجام پا چکے ہوں یا انجام دہی سے نظر انداز ہو گئے ہوں۔

(۶) جب ہنگامی حالت کا اعلان نافذ العمل ہو، تو [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] بذریعہ قانون قومی اسمبلی کی میعاد میں زیادہ سے زیادہ ایک سال کی توسیع کر سکے گی اور وہ توسیع مذکورہ اعلان کے ساقط العمل ہو جانے کے بعد کسی صورت میں بھی چھ ماہ کی مدت سے زیادہ نہیں ہو گی۔

(۷) ہنگامی حالت کا کوئی اعلان ایک مشترکہ اجلاس میں پیش کیا جائے گا جو صدر اعلان کے جاری کئے جانے سے تیس دن کے اندر طلب کرے گا اور وہ ـــــ

(الف) دو ماہ کے اختتام پر ساقط العمل ہو جائے گا تاوقتیکہ اس مدت کے ختم ہو جانے سے پہلے اسے مشترکہ اجلاس کی ایک [2]قرارداد کے ذریعہ منظور نہ کر لیا گیا ہو؛ اور

[3][(ب) پیرا (الف) کے احکام کے تابع، مشترکہ اجلاس میں دونوں ایوانوں کی مجموعی رکنیت کی اکثریت کے ووٹوں سے ایک ایسی قرارداد منظور ہو جانے پر ساقط العمل ہو جائے گا جس میں اس اعلان کو نا منظور کیا گیا ہو۔]

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] مشترکہ اجلاس میں ۵ دسمبر ۱۹۷۳ء کو حسب ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

"یہ کہ مشترکہ اجلاس دستور کے آرٹیکل ۲۳۲ کی شق (۷) کو اس کے آرٹیکل ۲۸۰ کے ساتھ ملا کر پڑھتے ہوئے ۲۳ نومبر ۱۹۷۱ء کو جاری شدہ ہنگامی حالت کے اعلان کو اور مذکورہ اعلان کو مذکورہ شق (۷) کے پیراگراف (الف) میں مذکورہ مدت ختم ہو جانے کے بعد چھ ماہ کی مدت کے لئے بدستور نافذ العمل رہنے کو منظور کرتا ہے۔"

مشترکہ اجلاس میں ۱۰ جون ۱۹۹۸ء کو حسب ذیل قرارداد منظور کی گئی:۔

"یہ کہ مشترکہ اجلاس دستور کے آرٹیکل ۲۳۲ کی شق (۷) کے تحت صدر کی طرف سے ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کو جاری شدہ ہنگامی حالت کے اعلان کو دستور کے آرٹیکل ۲۳۲ کی شق (۱) کے تحت منظور کرتا ہے۔" دیکھئے جریدہ پاکستان ۱۹۹۸ء غیر معمولی، حصہ سوم صفحہ ۶۲۷۔

[3] دستور (ترمیم سوم) ایکٹ ۱۹۷۵ء (نمبر ۲۲ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۳ کی رو سے اصل پیرا (ب) کی بجائے جو بحسب ذیل ہے تبدیل کیا گیا (نفاذ پذیر از ۱۳ فروری ۱۹۷۵ء)۔

"(ب) مشترکہ اجلاس کی قرارداد کے ذریعے ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ چھ ماہ کی مدت کے لئے جاری رہ سکے گا۔"

ہنگامی حالت کے اعلان کے بدستور نافذ العمل رہنے کی منظوری دینے والے اصل پیرا (ب) کے تحت قرارداد کے لئے دیکھئے جریدہ پاکستان ۱۹۷۴ء غیر معمولی حصہ سوم صفحات ۳۳۳ اور بحوالہ عین ماقبل صفحہ ۱۱۸۳۔

(۸) شق (۷) میں شامل کسی امر کے باوجود، اگر قومی اسمبلی اس وقت ٹوٹ چکی ہو جب ہنگامی حالت کا کوئی اعلان جاری کیا جائے تو وہ اعلان چار ماہ کی مدت کے لئے بدستور نافذ العمل رہے گا لیکن، اگر اسمبلی کا عام انتخاب مذکورہ مدت کے اختتام سے پہلے منعقد نہ ہو، تو وہ اس مدت کے اختتام پر ساقط العمل ہو جائے گا، تاوقتیکہ اسے سینٹ کی ایک قرارداد کے ذریعے پہلے ہی منظور نہ کیا جا چکا ہو۔

ہنگامی حالت کی مدت کے دوران بنیادی حقوق وغیرہ کو معطل کرنے کا اختیار۔

۲۳۳۔(۱) آرٹیکل ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹ اور ۲۴ میں شامل کوئی امر، جبکہ ہنگامی حالت کا اعلان نافذ العمل ہو، مملکت کے، جیسا کہ آرٹیکل ۷ میں تعریف کی گئی ہے، کوئی قانون وضع کرنے یا کوئی عاملانہ قدم اٹھانے کے اختیار پر، جس کے کرنے یا اٹھانے کی وہ مجاز ہوتی اگر مذکورہ آرٹیکل میں شامل احکام نہ ہوتے، پابندی عائد نہیں کرے گا، مگر اس طرح وضع شدہ کوئی قانون، اس وقت جبکہ مذکورہ اعلان منسوخ کر دیا جائے یا نافذ العمل نہ رہے، اس عدم اہلیت کی حد تک غیر مؤثر ہو جائے گا اور منسوخ شدہ متصور ہوگا۔

(۲) جس دوران ہنگامی حالت کا اعلان نافذ العمل ہو، صدر بذریعہ[۱] فرمان یہ اعلان کر سکے گا کہ حصہ دوم کے باب اول کی رو سے عطا کردہ بنیادی حقوق میں سے ان کے نفاذ کے لئے جن کی فرمان میں صراحت کر دی جائے کسی عدالت سے رجوع کرنے کا حق اور کسی عدالت میں کوئی کارروائی جو اس طرح مصرحہ حقوق میں سے کسی کے نفاذ کے لئے ہو یا جس میں ان حقوق میں سے کسی کی خلاف ورزی کے متعلق کسی سوال کا تعین مطلوب ہو، اس مدت کے لئے معطل رہے گی جس کے دوران مذکورہ اعلان نافذ العمل رہے اور ایسا کوئی فرمان پورے پاکستان یا اس کے کسی حصہ کے بارے میں صادر کیا جا سکے گا۔

---

[۱] بعض بنیادی حقوق کے نفاذ کے لئے کسی عدالت سے رجوع کرنے کے حق کو معطل کرنے کا فرمان جو جریدہ پاکستان ۱۹۷۳ء غیر معمولی، حصہ اول، صفحہ ۲۰۲ کے ذریعے جاری کیا گیا تھا ایس آر او نمبر ۱۰۹۳ (I) ۷۴ مورخہ ۱۴/ اگست ۱۹۷۴ء کی رو سے منسوخ کر دیا گیا ہے۔ دیکھئے جریدہ پاکستان ۱۹۷۴ء غیر معمولی، حصہ دوم، صفحہ ۱۵۴۸۔

ل

(۳) اس آرٹیکل کے تحت صادر کردہ ہر فرمان، جتنی جلد ممکن ہو، [۱][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے دونوں ایوانوں میں علیحدہ علیحدہ] [۲]منظوری کے لئے پیش کیا جائیگا اور آرٹیکل ۲۳۲ کی شقات (۷) اور (۸) کے احکام کا اطلاق ایسے فرمان پر اس طرح ہوگا جس طرح ان کا اطلاق ہنگامی حالت کے اعلان پر ہوتا ہے۔

کسی صوبے میں دستوری نظام کے ناکام ہوجانے کی صورت میں اعلان جاری کرنے کا اختیار۔

۲۳۴۔ (۱) اگر صدر، کسی صوبے کے گورنر کی طرف سے کوئی رپورٹ موصول ہونے پر [۳]* * مطمئن ہوجائے کہ ایسی صورتحال پیدا ہوگئی ہے جس میں صوبے کی حکومت دستور کے احکام کے مطابق نہیں چلائی جاسکتی، تو صدر کو اختیار ہوگا یا اگر اس کے بارے میں [۴][ہر ایوان سے علیحدہ علیحدہ] کوئی قرارداد منظور ہوجائے تو صدر کیلئے لازم ہوگا کہ، اعلان کے ذریعے--

(الف) اس صوبے کی حکومت کے کل یا بعض کارہائے منصبی، اور ایسے کل یا بعض اختیارات جو صوبائی اسمبلی کے علاوہ صوبے کے کسی بااختیار ادارے یا ہیئت مجاز کو حاصل ہوں یا جن کو وہ استعمال کرسکتے ہوں خود سنبھال لے یا صوبے کے گورنر کو ہدایت دے کہ وہ صدر کی جانب سے انہیں سنبھال لے؛

(ب) یہ اعلان کرسکے کہ صوبائی اسمبلی کے اختیارات کا استعمال [۵][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کرے گی یا اس کے حکم سے کیا جائے گا؛ اور

---

۱ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۸۷ کی رو سے "مشترکہ اجلاس" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۲ بنیادی حقوق کو معطل کرنے کا فرمان جو ۲۸/ مئی ۱۹۹۸ء کو جاری ہوا کے لئے دیکھئے نوٹیفکیشن نمبر ۳-۹۸/۳ منسٹری آئی مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء جریدہ پاکستان ۱۹۹۸ء حصہ اول، صفحہ ۳۱۔
مشترکہ اجلاس میں ۹/ ستمبر ۱۹۷۳ء کو حسب ذیل قرارداد منظور کی گئی۔
"یہ کہ مشترکہ اجلاس دستور کے آرٹیکل ۲۳۲ کی شق (۷) کو اس کے آرٹیکل ۲۳۳ کی شق (۳) کے ساتھ ملا کر پڑھتے ہوئے اس کے تحت، مذکورہ آرٹیکل ۲۳۳ کی شق (۲) کے تحت صادر کردہ ۱۴/ اگست ۱۹۷۳ء کے فرمان صدر کو آرٹیکل ۲۳۲ کی شق (۷) کے پیرا الف میں مذکورہ مدت ختم ہونے کے بعد چھ ماہ کی مدت کے لئے مذکورہ فرمان کے بدستور نافذ العمل رہنے کو منظور کرتا ہے۔"
فرمان صدر مورخہ ۱۴/ اگست ۱۹۷۳ء کو مزید چھ ماہ کی مدت کے لئے بدستور نافذ العمل رہنے کی منظوری دینے والی قرارداد کے لئے دیکھئے جریدہ پاکستان، غیر معمولی، حصہ سوم، صفحہ ۳۴۳۔
مشترکہ اجلاس میں ۱۰/ جون ۱۹۹۸ء کو حسب ذیل قرارداد منظور کی گئی:۔
"یہ کہ مشترکہ اجلاس ۲۸/ مئی ۱۹۹۸ء کے فرمان صدر کو دستور کے آرٹیکل ۲۳۳ کی شق (۲) کے تحت منظور کرتا ہے" دیکھئے جریدہ پاکستان ۱۹۹۸ء حصہ سوم، صفحہ ۶۲۷۔

۳ ایکٹ نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء کی دفعہ ۸۸ کی رو سے الفاظ "یا بصورت دیگر" کو حذف کیا گیا۔

۴ بحوالہ عین ماقبل "مشترکہ اجلاس میں" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۵ احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ و جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(ج) ایسے ضمنی اور ذیلی احکام وضع کرے جن کو صدر، اعلان کی غرض و غایت کو عمل میں لانے کے لئے ضروری یا مناسب خیال کرے، ان میں ایسے احکام بھی شامل ہیں جو صوبے کے کسی ادارہ یا ہیئت سے متعلق دستور کے کسی حکم پر عملدرآمد کو کلی یا جزوی طور پر معطل کرنے کے لئے ہوں:

مگر شرط یہ ہے کہ اس آرٹیکل میں مذکور کوئی امر صدر کو اس بات کا اختیار نہیں دے گا کہ وہ ان اختیارات کو جو کسی عدالت عالیہ کو حاصل ہوں یا جنہیں وہ استعمال کر سکتی ہو خود سنبھال لے یا صوبے کے گورنر کو ہدایت کرے کہ وہ اس کی جانب سے مذکورہ اختیارات سنبھال لے اور نہ وہ عدالت ہائے عالیہ سے متعلق دستور کے کسی حکم کے عمل درآمد کو کلی یا جزوی طور پر معطل کرنے کا مجاز ہوگا۔

(۲) آرٹیکل ۱۰۵ کے احکامات کا اطلاق شق (۱) کے تحت گورنر کے کارہائے منصبی کی بجا آوری پر نہیں ہوگا۔

(۳) اس آرٹیکل کے تحت جاری شدہ اعلان ایک مشترکہ اجلاس کے سامنے پیش کیا جائے گا اور دو ماہ کی مدت گزر جانے پر نافذ العمل نہیں رہے گا، تاوقتیکہ مذکورہ مدت کے گزر جانے سے قبل اسے مشترکہ اجلاس کی قرارداد کے ذریعے منظور نہ کر لیا گیا ہو اور ایسی ہی قرارداد کے ذریعے اسے ایسی مزید مدت کے لئے بڑھایا جا سکے گا جو دو ماہ سے زیادہ نہ ہو؛ لیکن ایسا کوئی اعلان کسی بھی صورت میں چھ ماہ سے زیادہ تک نافذ العمل نہیں رہے گا۔

(۴) شق (۳) میں شامل کسی امر کے باوجود، اگر قومی اسمبلی اس وقت ٹوٹ چکی ہو، جب اس آرٹیکل کے تحت کوئی اعلان جاری کیا جائے تو وہ اعلان تین ماہ کی مدت کے لئے بدستور نافذ العمل رہے گا لیکن، اسمبلی کا عام انتخاب مذکورہ مدت کے اختتام سے پہلے منعقد نہ ہو، تو وہ اس مدت کے اختتام پر ساقط العمل ہو جائے گا تاوقتیکہ اسے سینٹ کی ایک قرارداد کے ذریعہ پہلے ہی منظور نہ کیا جا چکا ہو۔

(۵) جب اس آرٹیکل کے تحت جاری شدہ کسی اعلان کے ذریعے اس امر کا اعلان کر دیا گیا ہو کہ صوبائی اسمبلی کے اختیارات کا استعمال [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کرے گی یا اس کے اختیار مجاز کے تحت ان کا استعمال کیا جائے گا تو --

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(الف) [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کو اختیار ہوگا کہ مشترکہ اجلاس میں صوبائی اسمبلی کے اختیار قانون سازی میں شامل کسی امر سے متعلق قوانین وضع کرنے کا اختیار صدر کے سپرد کر دے؛

(ب) [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے مشترکہ اجلاس یا صدر کو، جب کہ اسے پیرا (الف) کے تحت مجاز کیا گیا ہو، اختیار ہوگا کہ وہ وفاق یا اس کے افسروں اور حکام مجاز کو اختیارات عطا کرنے اور فرائض عائد کرنے یا اختیارات عطا کرنے اور فرائض عائد کرنے کا مجاز کرنے کے لئے قوانین وضع کرے؛

(ج) صدر کو، جب [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا اجلاس نہ ہو رہا ہو، اختیار ہوگا کہ [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے مشترکہ اجلاس سے ایسے خرچ کی منظوری حاصل ہونے تک، صوبائی مجموعی فنڈ سے خرچ کی منظوری دے، خواہ یہ خرچ دستور کی رو سے مذکورہ فنڈ سے واجب الادا ہو یا نہ ہو؛ اور

(د) [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کو مشترکہ اجلاس میں یہ اختیار ہوگا کہ قرارداد کے ذریعے پیرا (ج) کے تحت صدر کی طرف سے منظور کردہ خرچ کی اجازت دے۔

(۲) کوئی قانون جسے [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا صدر نے وضع کیا ہو جس کے وضع کرنے کا اختیار [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا صدر کو نہ ہوتا، اگر اس آرٹیکل کے بموجب اعلان جاری نہ ہوا ہوتا، تو وہ اس آرٹیکل کے تحت اعلان کی مدت ختم ہونے کے چھ ماہ بعد عدم اہلیت کی حد تک غیر موثر ہو جائے گا، سوائے ان امور کے جو مذکورہ مدت کے ختم ہونے سے قبل انجام پا چکے ہوں یا انجام دہی سے نظر انداز ہو گئے ہوں۔

مالی ہنگامی حالت کی صورت میں اعلان۔

۲۳۵۔ (۱) اگر صدر کو اطمینان ہو جائے کہ ایسی صورت حال پیدا ہو گئی ہے جس سے پاکستان یا اس کے کسی حصہ کی اقتصادی زندگی، مالی استحکام یا ساکھ کو خطرہ لاحق ہے، تو وہ، صوبوں کے گورنروں سے یا جیسی بھی صورت ہو، متعلقہ صوبے کے گورنر سے مشورے کے بعد، اس

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

سلسلے میں فرمان کے ذریعے اعلان کر سکے گا، اور، جب ایسا اعلان نافذ العمل ہو تو وفاق کا انتظامی اختیار کسی صوبے کو ایسی ہدایات دینے پر کہ وہ ان ہدایات میں متعین کردہ مالیاتی موزونیت کے اصولوں پر عمل کرے اور ایسی دیگر ہدایات دینے پر وسعت پذیر ہو گا جنہیں صدر، پاکستان یا اس کے کسی حصہ کی اقتصادی زندگی، مالی استحکام یا ساکھ کے مفاد کی خاطر ضروری سمجھے۔

(۲) دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، ایسی ہدایات میں ایسا حکم بھی شامل ہو سکے گا جس میں کسی صوبے کے امور کے سلسلہ میں ملازمت کرنے والے سب افراد یا ان کے کسی طبقے کی تنخواہ اور بھتہ جات میں تخفیف کا حکم دیا گیا ہو۔

(۳) جب اس آرٹیکل کے تحت جاری کردہ کوئی اعلان نافذ العمل ہو تو صدر وفاق کے امور کے سلسلہ میں ملازمت کرنے والے سب افراد یا ان کے کسی طبقہ کی تنخواہوں اور بھتہ جات میں تخفیف کیلئے ہدایات جاری کر سکے گا۔

(۴) آرٹیکل ۲۳۴ کی شقات (۳) اور (۴) کے احکام اس آرٹیکل کے تحت جاری کردہ کسی اعلان پر اسی طرح اطلاق پذیر ہوں گے جس طرح وہ مذکورہ آرٹیکل کے تحت جاری کردہ اعلان پر اطلاق پذیر ہوتے ہیں۔

اعلان کی تنسیخ وغیرہ۔

۲۳۶۔ (۱) اس حصہ کے تحت جاری ہونے والا کوئی اعلان بعد میں جاری ہونے والے اعلان سے تبدیل کیا جا سکے گا یا منسوخ کیا جا سکے گا۔

(۲) اس حصہ کے تحت جاری کئے جانے والے کسی اعلان یا صادر کئے جانے والے کسی فرمان کے جواز پر کسی عدالت میں اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

[1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] بریت وغیرہ کے قوانین وضع کر سکے گی۔

۲۳۷۔ اس دستور میں کوئی امر [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے لئے کسی ایسے شخص کی جو وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت کی ملازمت میں ہو، یا کسی دیگر شخص کی، کسی ایسے فعل کی نسبت بریت سے متعلق قانون وضع کرنے میں مانع نہ ہو گا جو پاکستان کے کسی علاقے میں امن وامان برقرار رکھنے اور اس کی بحالی کے سلسلے میں کیا گیا ہو۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

حصہ یازدہم

دستور کی ترمیم

۲۳۸۔ اس حصے کے تابع، اس دستور میں[1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے ذریعے ترمیم کی جا سکے گی۔ دستور کی ترمیم۔

[2][۲۳۹۔ (۱) دستور میں ترمیم کرنے کے بل کی ابتداء کسی بھی ایوان میں کی جا سکے گی اور، جبکہ اس بل کو ایوان کی کل رکنیت کے کم از کم دو تہائی ووٹوں سے منظور کر لیا جائے، تو اسے دوسرے ایوان میں بھیج دیا جائے گا۔ دستور میں ترمیم کا بل۔

(۲) اگر بل کو اس ایوان کی کل رکنیت کے کم از کم دو تہائی ووٹوں سے بلا ترمیم منظور کر لیا جائے جسے شق (۱) کے تحت اسے بھیجا گیا تھا، تو اسے، شق (۴) کے احکام کے تابع، صدر کی منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔

(۳) اگر بل کو اس ایوان کی کل رکنیت کے کم از کم دو تہائی ووٹوں سے ترمیم کے ساتھ منظور کیا جائے جسے شق (۱) کے تحت اسے بھیجا گیا تھا تو اس پر وہ ایوان دوبارہ غور کرے گا جس میں اس کی ابتدا ہوئی تھی، اور اگر بل کو جس طرح کہ اول الذکر ایوان میں اس میں ترمیم کی گئی تھی آخر الذکر ایوان کی طرف سے اس کی کل رکنیت کے کم از کم دو تہائی ووٹوں سے منظور کر لیا جائے تو اسے، شق (۴) کے احکام کے تابع، صدر کی منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔

(۴) دستور میں ترمیم کے کسی بل کو جو کسی صوبے کی حدود میں ردوبدل کا اثر رکھتا ہو صدر کی منظوری کے لئے پیش نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ اسے اس صوبے کی صوبائی اسمبلی نے اپنی کل رکنیت کے کم از کم دو تہائی ووٹوں سے منظور نہ کر لیا ہو۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ و رجدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۲۰ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۳ کی رو سے آرٹیکل ۲۳۹ کی بجائے تبدیل کیا گیا ہے جسے قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "اصل آرٹیکل ۲۳۹" کی بجائے تبدیل کیا گیا تھا۔

(۵) دستور میں کسی ترمیم پر کسی عدالت میں کسی بناء پر چاہے جو کچھ ہو کوئی اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(۶) ازالہ شک کے لئے، بذریعہ ہذا قرار دیا جاتا ہے کہ دستور کے احکام میں سے کسی میں ترمیم کرنے کے مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کے اختیار پر کسی بھی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے۔]

حصہ دوازدہم

متفرقات

باب ۱۔ ملازمتیں

پاکستان کی ملازمت میں تقرر اور شرائط ملازمت۔

۲۴۰۔ دستور کے تابع، پاکستان کی ملازمت میں افراد کا تقرر اور ان کی شرائط ملازمت کا تعین۔۔

(الف) وفاق کی ملازمتوں، وفاق کے امور کے سلسلے میں آسامیوں اور کل پاکستان ملازمتوں کی صورت میں، [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے تحت یا اس کے ذریعے ہوگا؛ اور

(ب) کسی صوبے کی ملازمتوں اور کسی صوبے کے امور کے سلسلے میں آسامیوں کی صورت میں، اس صوبائی اسمبلی کے ایکٹ کے تحت یا اس کے ذریعے ہوگا۔

تشریح: اس آرٹیکل میں ''کل پاکستان ملازمت'' سے وفاق اور صوبوں کی کوئی مشترک ملازمت مراد ہے جو یوم آغاز سے عین قبل موجود تھی یا جسے [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے ذریعے وضع کیا جائے۔

موجودہ قواعد وغیرہ جاری رہیں گے۔

۲۴۱۔ جب تک کہ متعلقہ مقننہ آرٹیکل ۲۴۰ کے تحت کوئی قانون نہ بنائے، یوم آغاز سے عین قبل نافذ العمل قواعد اور احکام، جہاں تک وہ دستور کے احکام سے مطابقت رکھتے ہوں، نافذ العمل رہیں گے اور ان میں وفاقی حکومت یا، جیسی بھی صورت ہو، صوبائی حکومت وقتاً فوقتاً ترمیم کر سکے گی۔

پبلک سروس کمیشن۔

۲۴۲۔ (۱) [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] وفاق کے امور سے متعلق اور کسی صوبے کی صوبائی اسمبلی اس صوبے کے امور سے متعلق قانون کے ذریعے پبلک سروس کمیشن کے قیام اور تشکیل کے احکام وضع کر سکے گی۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ''پارلیمنٹ'' کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

[1][(۱۔الف) وفاق کے امور سے متعلق تشکیل کردہ پبلک سروس کمیشن کے چیئر مین کا تقرر صدر [2][وزیراعظم کے مشورہ پر کرے گا۔]]

[3][(۱۔ب) صوبے کے امور سے متعلق تشکیل کردہ پبلک سروس کمیشن کے چیئر مین کا تقرر گورنر وزیراعلیٰ کے مشورہ پر کرے گا۔]

(۲) کوئی پبلک سروس کمیشن ایسے کارہائے منصبی انجام دے گا، جو قانون کے ذریعے مقرر کئے جائیں۔

باب ۲۔ مسلح افواج

مسلح افواج کی کمان۔ [4][۲۴۳۔(۱) وفاقی حکومت کے پاس مسلح افواج کی کمان اور کنٹرول ہوگا۔

(۲) قبل الذکر حکم کی عمومیت پر اثر انداز ہوئے بغیر، مسلح افواج کی اعلیٰ کمان صدر کے ہاتھ میں ہوگی۔

(۳) صدر کو قانون کے تابع، یہ اختیار ہوگا کہ وہ۔

(الف) پاکستان کی بری، بحری اور فضائی افواج اور مذکورہ افواج کے محفوظ دستے قائم کرے اور ان کی دیکھ بھال کرے؛ اور

(ب) مذکورہ افواج میں کمیشن عطا کرے۔

(۴) صدر، وزیراعظم کے ساتھ مشورہ پر،............

(الف) چیئر مین جوائنٹ چیف آف اسٹاف کمیٹی؛

(ب) چیف آف آرمی اسٹاف؛

(ج) چیف آف نیول اسٹاف؛

(د) چیف آف ایئر اسٹاف،

کا تقرر کرے گا اور ان کی تنخواہوں اور الاؤنسوں کا تعین بھی کرے گا۔]

مسلح افواج کا حلف۔ ۲۴۴۔ مسلح افواج کا ہر رکن جدول سوم میں دی گئی عبارت میں حلف اٹھائے گا۔

مسلح افواج کے کارہائے منصبی۔ ۲۴۵۔[5][(۱) مسلح افواج، وفاقی حکومت کی ہدایات کے تحت، بیرونی جارحیت یا جنگ کے خطرے کے

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے شامل کی گئی۔

[2] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۸۹ کی رو سے "اس کی صوابدید پر" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[3] بحوالہ عین ماقبل نئی دفعہ (اب) شامل کی گئی۔

[4] بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۹۰ کی رو سے "آرٹیکل ۲۴۳" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[5] دستور (ترمیم ہفتم) ایکٹ، ۱۹۷۷ء (نمبر ۲۳ بابت ۱۹۷۷ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے شق (۱) کے طور پر دوبارہ نمبر لگایا گیا (نفاذ پذیر از ۲۱/اپریل ۱۹۷۷ء)۔

خلاف پاکستان کا دفاع کریں گی، اور؛ قانون کے تابع ،شہری حکام کی امداد میں، جب ایسا کرنے کیلئے طلب کی جائیں، کام کریں گی۔ [1]

[1](۲) شق (۱) کے تحت وفاقی حکومت کی طرف سے جاری شدہ کسی ہدایت کے جواز کو کسی عدالت میں زیر اعتراض نہیں لایا جائے گا۔

(۳) کوئی عدالت عالیہ کسی ایسے علاقے میں جس میں پاکستان کی مسلح افواج، فی الوقت، آرٹیکل ۲۴۵ کی تعمیل میں شہری حکام کی مدد کے لئے کام کررہی ہوں، آرٹیکل ۱۹۹ کے تحت کوئی اختیار سماعت استعمال نہیں کرے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ اس شق کا اس دن سے عین قبل جس پر مسلح افواج نے شہری حکام کی مدد کے لئے کام کرنا شروع کیا ہو کسی زیر سماعت کارروائی سے متعلق عدالت عالیہ کے اختیار سماعت کو متاثر کرنا متصور نہیں ہوگا۔

(۴) شق (۳) میں محولہ کسی علاقہ سے متعلق کوئی کارروائی جسے اس دن یا اس کے بعد دائر کیا گیا ہو جبکہ مسلح افواج نے شہری حکام کی مدد کے لئے کام شروع کیا ہو اور جو کسی عدالت عالیہ میں زیر سماعت ہو، اس عرصے کے لئے معطل رہے گی جس کے دوران مسلح افواج بایں طور کام کر رہی ہوں۔]

باب ۳۔ قبائلی علاقہ جات

۲۴۶۔ اس دستور میں،-- — قبائلی علاقہ جات۔

(الف) ''قبائلی علاقہ جات'' سے پاکستان کے وہ علاقہ جات مراد ہیں جو، یوم آغاز سے عین قبل، قبائلی علاقہ جات تھے اور ان میں حسب ذیل شامل ہیں......

(اوّل) [2][بلوچستان] اور [3][خیبر پختونخواہ] کے قبائلی علاقہ جات [4]۔

(دوم) امب، چترال، دیر اور سوات کی سابقہ ریاستیں؛

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆[5]

---

[1] دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ، ۱۹۷۷ء (نمبر ۲۳ بابت ۱۹۷۷ء) کی دفعہ ۴ کی رو سے اضافہ کیا گیا (نفاذ پذیر از ۲۱ اپریل ۱۹۷۷)۔

[2] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۹۱ کی رو سے ''بلوچستان'' کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[3] بحوالہ عین ماقبل ''شمالی مغربی سرحدی صوبے'' کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[4] بحوالہ عین ماقبل لفظ ''اور'' حذف کیا گیا۔

[5] دستور (انیسویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (ایکٹ نمبر ۱ بابت ۲۰۱۱ء) کی دفعہ ۷ کی رو سے ذیلی پیراگراف (سوم) اور (چہارم) کو حذف کیا گیا۔

(ب) ''صوبے کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات'' سے حسب ذیل مراد ہیں......

(اول) چترال ، دیر اور سوات (جس میں کالام شامل ہے) کے اضلاع [1][ضلع کوہستان کا قبائلی علاقہ،] مالاکنڈ کا محفوظ علاقہ، ضلع [2][مانسہرہ] سے ملحقہ قبائلی علاقہ اور امب کی سابق ریاست؛ اور

(دوم) ضلع ژوب، ضلع لورالائی (تحصیل ڈکی کے علاوہ) ضلع چاغی کی تحصیل دالبندین اور ضلع سبی کے مری اور بگٹی قبائلی علاقہ جات؛ اور

(ج) ''وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات'' میں حسب ذیل شامل ہیں......

(اوّل) ضلع پشاور سے ملحقہ قبائلی علاقہ جات؛

(دوم) ضلع کوہاٹ سے ملحقہ قبائلی علاقہ جات؛

(سوم) ضلع بنوں سے ملحقہ قبائلی علاقہ جات؛

[3][(سوم الف) ضلع لکی مروت سے ملحقہ قبائلی علاقہ جات؛]

(چہارم) ضلع ڈیرہ اسماعیل خان سے ملحقہ قبائلی علاقہ جات؛

[4][(چہارم الف) ضلع ٹانک سے ملحقہ قبائلی علاقہ جات؛]

[5][(پنجم) باجوڑ ایجنسی؛

(پنجم الف) اورک زئی ایجنسی؛]

(ششم) مہمند ایجنسی؛

(ہفتم) خیبر ایجنسی؛

(ہشتم) کرم ایجنسی؛

(نہم) شمالی وزیرستان ایجنسی؛ اور

(دہم) جنوبی وزیرستان ایجنسی۔

---

1 دستور (ترمیم ششم) ایکٹ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۸۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۴ کی رو سے شامل کئے گئے اور بایں طور شامل شدہ متصور ہوں گے (نفاذ پذیر از یکم اکتوبر، ۱۹۷۶ء)۔

2 بحوالہ عین ماقبل ''ہزارہ'' کی بجائے تبدیل کیا گیا اور بایں طور پر تبدیل شدہ متصور ہوگا۔

3 دستور (انیسویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (ایکٹ نمبر ۱ بابت ۲۰۱۱ء) کی دفعہ ۷ کی رو سے نیا ذیلی پیراگراف (سوم الف) شامل کیا گیا۔

4 بحوالہ عین ماقبل کی رو سے نیا ذیلی پیراگراف (چہارم الف) شامل کیا گیا۔

5 دستور (ترمیم ششم) ایکٹ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۸۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۴ کی رو سے اصل ذیلی پیرا (پنجم) کی بجائے تبدیل کیے گئے اور بایں طور تبدیل شدہ متصور ہوں گے (نفاذ پذیر از یکم دسمبر، ۱۹۷۳ء)۔

قبائلی علاقہ جات کا انتظام۔

۲۴۷۔ (۱) دستور کے تابع، وفاق کا عاملانہ اختیار مرکز کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات پر وسعت پذیر ہوگا، اور کسی صوبے کا عاملانہ اختیار اس میں شامل صوبے کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات پر وسعت پذیر ہوگا۔

(۲) صدر، وقتاً فوقتاً، کسی صوبے میں شامل علاقہ جات یا ان کے کسی حصہ سے متعلق اس صوبے کے گورنر کو ایسی ہدایات دے سکے گا جو وہ ضروری خیال کرے، اور گورنر اس آرٹیکل کے تحت اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں مذکورہ ہدایات کی تعمیل کرے گا۔

(۳) [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا کوئی ایکٹ وفاق کے زیر انتظام کسی قبائلی علاقے یا اس کے کسی حصے پر اطلاق پذیر نہ ہوگا، جب تک کہ صدر اس طرح ہدایت نہ دے، اور [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا کسی صوبائی اسمبلی کا کوئی ایکٹ صوبے کے زیر انتظام کسی قبائلی علاقے یا اس کے کسی حصے پر اطلاق پذیر نہ ہوگا جب تک کہ اس صوبے کا گورنر جس میں وہ قبائلی علاقہ واقع ہو، صدر کی منظوری سے، اس طرح ہدایت نہ دے؛ اور کسی قانون سے متعلق کوئی ایسی ہدایت دیتے وقت، صدر یا، جیسی بھی صورت ہو، گورنر، یہ ہدایت دے سکے گا کہ اس قانون کا اطلاق کسی قبائلی علاقے پر، یا اس کے کسی مصرحہ حصے پر، ایسی مستثنیات اور ترمیمات کے ساتھ ہوگا جس کی صراحت اس ہدایت میں کردی جائے۔

(۴) دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، صدر، [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے اختیارات قانون سازی کے اندر کسی معاملے سے متعلق، اور کسی صوبے کا گورنر، صدر کی ماقبل منظوری سے، صوبائی اسمبلی کے اختیارات قانون سازی کے اندر کسی معاملے سے متعلق، صوبے کے زیر انتظام کسی قبائلی علاقے یا اس کے کسی ایسے حصے کے لئے جو اس صوبے میں واقع ہو، امن وامان اور بہتر نظم ونسق کے لئے ضوابط وضع کرسکے گا۔

(۵) دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، صدر کسی معاملے سے متعلق، وفاق کے زیر انتظام کسی قبائلی علاقہ یا اس کے کسی حصہ کے امن وامان اور بہتر نظم ونسق کے لئے ضوابط وضع کرسکے گا۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(۶) صدر، کسی وقت بھی، فرمان کے ذریعے، ہدایت دے سکے گا کہ کسی قبائلی علاقے کا تمام یا کوئی حصہ قبائلی علاقہ نہیں رہے گا، اور مذکورہ فرمان میں ایسے ضمنی اور ذیلی احکام شامل ہو سکیں گے جو صدر کو ضروری اور مناسب معلوم ہوں:

مگر شرط یہ ہے کہ اس شق کے تحت کوئی فرمان صادر کرنے سے پہلے صدر، اس طریقے سے جو وہ مناسب سمجھے، متعلقہ علاقے کے عوام کی رائے، جس طرح کہ قبائلی جرگے میں ظاہر کی جائے، معلوم کرے گا۔

(۷) کسی قبائلی علاقے سے متعلق دستور کے تحت نہ عدالت عظمیٰ اور نہ کوئی عدالت عالیہ اپنا اختیار سماعت استعمال کرے گی تاوقتیکہ [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] بذریعہ قانون بصورت دیگر حکم نہ دے:

مگر شرط یہ ہے کہ اس شق میں کوئی امر اس اختیار سماعت پر اثر انداز نہ ہوگا جو عدالت عظمیٰ یا کوئی عدالت عالیہ کسی قبائلی علاقہ سے متعلق یوم آغاز سے عین قبل استعمال کرتی تھی۔

باب ۴۔ عام

صدر، گورنر، وزیر وغیرہ کا تحفظ۔

۲۴۸۔(۱) صدر، کوئی گورنر، وزیر اعظم، کوئی وفاقی وزیر، کوئی وزیر مملکت، وزیر اعلیٰ اور کوئی صوبائی وزیر اپنے متعلقہ عہدے کے اختیارات استعمال کرنے اور ان کے کارہائے منصبی انجام دینے کی بناء پر، یا کسی ایسے فعل کی بناء پر جو ان اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اور کارہائے منصبی انجام دیتے ہوئے کئے گئے ہوں یا جن کا کیا جانا مترشح ہو، کسی عدالت کے سامنے جوابدہ نہیں ہوں گے:

مگر شرط یہ ہے کہ اس شق میں کسی امر سے کسی شخص کے وفاق یا صوبے کے خلاف مناسب قانونی کارروائیاں کرنے کے حق میں مانع ہونے کا مفہوم اخذ نہیں کیا جائے گا۔

(۲) صدر یا کسی گورنر کے خلاف، اس کے عہدے کی میعاد کے دوران کسی عدالت میں کوئی فوجداری مقدمات نہ قائم کئے جائیں گے اور نہ جاری رکھے جائیں گے۔

۱۔ احیائے دستور ۱۹۷۳ کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(۳) صدر یا کسی گورنر کے عہدے کی میعاد کے دوران کسی عدالت کی طرف سے اس کی گرفتاری یا قید کے لئے کوئی حکم جاری نہیں ہوگا۔

(۴) صدر یا کسی گورنر کے خلاف، خواہ اس کے عہدہ سنبھالنے سے پہلے یا بعد میں اس کی ذاتی حیثیت میں کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے سے متعلق، اس کے عہدے کی میعاد کے دوران کوئی دیوانی مقدمہ جس میں اس کے خلاف دادرسی چاہی گئی ہو، قائم نہیں کیا جائے گا، تاوقتیکہ مقدمہ قائم ہونے سے کم از کم ساٹھ دن پیشتر اس کو تحریری نوٹس نہ دیا گیا ہو یا قانون کے ذریعے مقررہ طریقے کے مطابق نہ بھیجا گیا ہو جس میں مقدمہ کی نوعیت، کارروائی کی وجہ، اس فریق کا نام، کیفیت اور جائے رہائش جس کی جانب سے مقدمہ قائم ہونا ہے اور دادرسی جس کا دعویٰ وہ فریق کرتا ہے، درج ہو۔

قانونی کارروائیاں۔

۱۴۹۔ (۱) کوئی قانونی کارروائی جو، اگر دستور نہ ہوتا تو، کسی ایسے معاملے کی بابت جو، یوم آغاز سے عین قبل، وفاق کی ذمہ داری تھی اور جو، دستور کے تحت، کسی صوبے کی ذمہ داری ہوگئی ہے، وفاق کی طرف سے یا اس کے خلاف کی جاسکتی تھی، متعلقہ صوبے کی طرف سے یا اس کے خلاف کی جائے گی؛ اور اگر یوم آغاز سے عین قبل کوئی مذکورہ قانونی کارروائی کسی عدالت میں تصفیہ طلب تھی تو اس صورت میں اس کارروائی میں اس دن سے وفاق کی بجائے متعلقہ صوبے کا تبدیل کیا جانا متصور ہوگا۔

(۲) کوئی قانونی کارروائی جو اگر دستور نہ ہوتا تو، کسی ایسے معاملے کی بابت جو یوم آغاز سے عین قبل صوبے کی ذمہ داری تھی اور جو دستور کے تحت، وفاق کی ذمہ داری ہوگئی ہے کسی صوبے کی طرف سے یا اس کے خلاف کی جاسکتی تھی، وفاق کی طرف سے یا اس کے خلاف کی جائے گی؛ اور اگر یوم آغاز سے عین قبل کوئی مذکورہ قانونی کارروائی کسی عدالت میں تصفیہ طلب تھی تو اس صورت میں اس کارروائی میں اس دن سے اس صوبے کی بجائے وفاق کا تبدیل کیا جانا متصور ہوگا۔

صدر، وغیرہ کی تنخواہیں، بھتہ جات وغیرہ۔

۱۵۰۔ (۱) یوم آغاز سے دو سال کے اندر اندر، صدر، اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر اور قومی اسمبلی یا کسی صوبائی اسمبلی کے کسی رکن، سینٹ کے چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین اور کسی رکن، وزیراعظم، کسی وفاقی وزیر، کسی وزیر مملکت،[1] ☆ ☆ ☆ کسی وزیراعلیٰ، کسی صوبائی وزیر اور چیف الیکشن کمشنر کی تنخواہیں،

---

[1] الفاظ اور سکتہ ''کوئی گورنر،'' دستور (ترمیم اول) ایکٹ ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۳ کی رو سے حذف کئے گئے (نفاذ پذیر از ۴ مئی ۱۹۷۴ء)۔

بھتہ جات اور مراعات کا تعین کرنے کے لئے قانون کے ذریعے احکام وضع کئے جائیں گے۔

(۲) جب تک کہ قانون کے ذریعے دیگر احکام وضع نہ کئے جائیں--

(الف) صدر، قومی اسمبلی یا کسی صوبائی اسمبلی کے اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر یا کسی رکن، کسی وفاقی وزیر، وزیر مملکت، [1]☆ ☆ کسی وزیر اعلیٰ، کسی صوبائی وزیر اور چیف الیکشن کمشنر کی تنخواہیں، بھتہ جات اور مراعات وہی ہوں گی جن کا صدر، قومی اسمبلی پاکستان یا کسی صوبائی اسمبلی کا اسپیکر، ڈپٹی اسپیکر یا رکن، کوئی وفاقی وزیر، کوئی وزیر مملکت [1]☆ ☆ کوئی وزیر اعلیٰ، کوئی صوبائی وزیر، یا جیسی بھی صورت ہو، چیف الیکشن کمشنر یوم آغاز سے عین قبل مستحق تھا؛ اور

(ب) چیئرمین، ڈپٹی چیئرمین، وزیر اعظم اور سینٹ کے کسی رکن کی تنخواہیں، بھتہ جات اور مراعات وہ ہوں گی جو صدر بذریعہ فرمان متعین کرے۔

(۳) کسی شخص کی تنخواہ، بھتہ جات اور مراعات میں، جو--

(الف) صدر؛

(ب) چیئرمین یا ڈپٹی چیئرمین؛

(ج) قومی اسمبلی یا کسی صوبائی اسمبلی کے اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر؛

(د) کسی گورنر؛

(ہ) چیف الیکشن کمشنر؛ یا

(و) محاسب اعلیٰ،

کے عہدہ پر فائز ہو، اس کی میعاد عہدہ کے دوران اس کے مفاد کے منافی تغیر نہیں کیا جائے گا۔

(۴) کسی وقت جبکہ چیئرمین یا اسپیکر صدر کے طور پر فرائض انجام دے رہا ہو، تو وہ ایسی تنخواہ،

---

[1] الفاظ اور سکتہ ''کوئی گورنر'' دستور (ترمیم اوّل) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۳ کی رو سے حذف کئے گئے (نفاذ پذیر از ۴ مئی ۱۹۷۴ء)۔

بھتہ جات اور مراعات کا مستحق ہوگا جس کا صدر ہے لیکن وہ چیئرمین یا اسپیکر یا [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے رکن کے فرائض منصبی انجام نہیں دے گا اور نہ وہ چیئرمین یا اسپیکر یا کسی مذکورہ رکن کی تنخواہ، بھتہ جات یا مراعات کا مستحق ہوگا۔

قومی زبان۔

۲۵۱۔ (۱) پاکستان کی قومی زبان اردو ہے اور یوم آغاز سے پندرہ برس کے اندر اندر اس کو سرکاری و دیگر اغراض کے لئے استعمال کرنے کے انتظامات کئے جائیں گے۔

(۲) شق (۱) کے تابع، انگریزی زبان اس وقت تک سرکاری اغراض کے لئے استعمال کی جا سکے گی، جب تک کہ اس کے اردو سے تبدیل کرنے کے انتظامات نہ ہو جائیں۔

(۳) قومی زبان کی حیثیت کو متاثر کئے بغیر، کوئی صوبائی اسمبلی قانون کے ذریعہ قومی زبان کے علاوہ کسی صوبائی زبان کی تعلیم، ترقی اور اس کے استعمال کے لئے اقدامات تجویز کر سکے گی۔

بڑی بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں سے متعلق خاص احکام۔

۲۵۲۔ (۱) دستور یا کسی قانون میں شامل کسی امر کے باوجود، صدر عام اعلان کے ذریعہ، اس امر کی ہدایت دے سکے گا کہ، کسی مصرحہ تاریخ سے اس عرصہ تک جس کی میعاد تین ماہ سے زیادہ نہ ہو گی، کوئی مصرحہ قانون، خواہ وفاقی قانون ہو یا صوبائی قانون، کسی مصرحہ بڑی بندرگاہ یا بڑے ہوائی اڈے پر اطلاق پذیر نہ ہوگا یا کسی مصرحہ بڑی بندرگاہ یا بڑے ہوائی اڈے پر مصرحہ مستثنیات یا ترمیمات کے تابع اطلاق پذیر ہوگا۔

(۲) اس آرٹیکل کے تحت کسی قانون کے متعلق کسی ہدایت کا اجراء ہدایت میں مصرحہ تاریخ سے پہلے اس قانون کے عملدرآمد پر اثر انداز نہ ہوگا۔

جائیداد وغیرہ پر انتہائی تحدیدات۔

۲۵۳۔ (۱) [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] بذریعہ قانون--

(الف) ایسی جائیداد یا اس کی کسی قسم کے بارے میں جو کوئی شخص ملکیت، تصرف، قبضہ یا نگرانی میں رکھ سکے گا انتہائی تحدیدات مقرر کر سکے گی؛ اور

(ب) اعلان کر سکے گی کہ ایسے قانون میں مصرحہ کوئی کاروبار، تجارت، صنعت یا خدمت، وفاقی حکومت یا کوئی صوبائی حکومت یا ایسی کسی حکومت کے زیر نگرانی کوئی کارپوریشن دیگر اشخاص کو، مکمل یا جزوی طور پر خارج کر کے، چلائے گی یا زیر ملکیت رکھے گی۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(۲) کوئی قانون جو کسی شخص کو اس رقبہ اراضی سے زیادہ اراضی کی منفعتی ملکیت یا منفعتی قبضہ کی اجازت دے جو وہ یوم آغاز سے عین قبل جائز طور پر منفعتی ملکیت میں رکھ سکتا تھا یا منفعتی قبضہ میں لاسکتا تھا، کالعدم ہوگا۔

وقت مطلوبہ کے اندر نہ ہونے کے باعث کوئی فعل کالعدم نہ ہوگا۔

۲۵۴۔ جب کوئی فعل یا امر دستور کی رو سے ایک خاص مدت میں کرنا مطلوب ہو اور اس مدت میں نہ کیا جائے تو اس فعل یا امر کا کرنا صرف اس وجہ سے کالعدم نہ ہوگا یا بصورت دیگر غیر مؤثر نہ ہوگا کہ یہ مذکورہ مدت میں نہیں کیا گیا تھا۔

عہدے کا حلف۔

۲۵۵۔ (۱) کوئی حلف جو دستور کے تحت کسی شخص سے لینا مطلوب ہو [۱][ترجیحاً اردو میں لیا] جائے گا یا اس زبان میں جسے وہ شخص سمجھتا ہو۔

(۲) جہاں دستور کے تحت، کسی خاص شخص کے سامنے حلف اٹھانا مطلوب ہو اور، کسی وجہ سے، اس شخص کے سامنے حلف اٹھانا ناقابل عمل ہو تو وہ کسی ایسے شخص کے سامنے حلف اٹھایا جاسکے گا جسے اس شخص نے نامزد کیا ہو۔

(۳) جہاں دستور کے تحت، کسی شخص کا اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے حلف اٹھانا مطلوب ہو تو اس کا عہدہ سنبھالنا اس دن متصور ہوگا جس دن اس نے حلف اٹھایا ہو۔

نجی افواج کی ممانعت۔

۲۵۶۔ کوئی نجی تنظیم قائم نہیں کی جائے گی جو کسی فوجی تنظیم کی حیثیت سے کام کرنے کے قابل ہو، اور ایسی کوئی مذکورہ تنظیم خلاف قانون ہوگی۔

ریاست جموں و کشمیر سے متعلق حکم۔

۲۵۷۔ جب ریاست جموں و کشمیر کے عوام پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کریں تو پاکستان اور مذکورہ ریاست کے درمیان تعلقات مذکورہ ریاست کے عوام کی خواہشات کے مطابق متعین ہوں گے۔

صوبوں سے باہر کے علاقہ جات کا نظم و نسق۔

۲۵۸۔ دستور کے تابع، جب تک [۲][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] قانون کے ذریعے بصورت دیگر حکم وضع نہ کرے، صدر، فرمان کے ذریعے، پاکستان کے کسی ایسے حصے کے امن و امان اور اچھے نظم و نسق کے لئے جو کسی صوبہ کا حصہ نہ ہو، حکم صادر کر سکے گا۔

---

۱ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "میں لیا جائے" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

۲ احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

اعزازات۔

۲۵۹۔ (۱) کوئی شہری وفاقی حکومت کی منظوری کے بغیر کسی بیرونی ریاست سے کوئی خطاب، اعزاز یا اعزازی نشان قبول نہیں کرے گا۔

(۲) وفاقی حکومت یا کوئی صوبائی حکومت کسی شہری کو کوئی خطاب، اعزاز یا اعزازی نشان عطا نہیں کرے گی، لیکن صدر وفاقی قانون کے احکام کے مطابق شجاعت [۱، مسلح افواج میں قابل تعریف خدمت] [۲تعلیمی امتیاز یا کھیلوں یا نرسنگ کے میدان میں امتیاز] کے اعتراف کے طور پر اعزازی نشانات عطا کر سکے گا۔

(۳) یوم آغاز سے پہلے شہریوں کو پاکستان کی کسی بھی ہیئت مجاز کی جانب سے عطا کردہ وہ تمام خطابات، اعزازات اور اعزازی نشانات ماسوائے ان کے جو شجاعت [۳، مسلح افواج میں قابل تعریف خدمت] یا تعلیمی امتیاز کے اعتراف کے طور پر دیئے گئے ہوں کالعدم ہو جائیں گے۔

باب ۵۔ توضیح

تعریفات۔

۲۶۰۔ (۱) دستور میں، تاوقتیکہ سیاق و سباق عبارت سے کچھ اور مطلب نہ نکلتا ہو، مندرجہ ذیل الفاظ کے وہی معنی لئے جائیں گے جو بذریعہ ہذا ان کے لئے بالترتیب مقرر کئے گئے ہیں، یعنی،۔۔۔

[۴] "[مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ" سے وہ ایکٹ مراد ہے جو [۴مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا قومی اسمبلی نے منظور کیا ہو اور صدر نے اس کی منظوری دی ہو یا صدر کی طرف سے اس کا منظور شدہ ہونا متصور ہو؛

"صوبائی اسمبلی کے ایکٹ" سے وہ ایکٹ مراد ہے جو کسی صوبے کی صوبائی اسمبلی نے منظور کیا ہو اور گورنر نے اس کی منظوری دی ہو یا گورنر کی طرف سے اس کا منظور شدہ ہونا متصور ہو؛

---

۱ دستور (ترمیم اول) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۴ کی رو سے شامل کئے گئے (نفاذ پذیر یاز ۴ مئی، ۱۹۷۴ء)۔

۲ فرمان دستور (ترمیم سوم) ۱۹۸۱ء (فرمان صدر نمبر ۱۲ مجریہ ۱۹۸۱ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے "یا تعلیمی امتیاز" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

۳ دستور (ترمیم اول) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۴ کی رو سے شامل کئے گئے اور ہمیشہ سے بایں طور شامل کردہ متصور ہوں گے (نفاذ پذیر یاز ۴ مئی، ۱۹۷۴ء)۔

۴ احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

''زرعی آمدنی'' سے وہ زرعی آمدنی مراد ہے جس کی تعریف محصول آمدنی سے متعلق قانون کی اغراض کے لئے کی گئی ہے؛

''آرٹیکل'' سے دستور کا آرٹیکل مراد ہے؛

'' قرض لینے'' میں رقوم سالیانے کے ذریعے رقوم حاصل کرنا شامل ہے اور ''قرضہ'' کے معنی بھی اسی طریقے پر لئے جائیں گے؛

''چیئرمین'' سے سینٹ کا چیئرمین مراد ہے اور، ماسوائے آرٹیکل ۴۹ میں، اس میں وہ شخص بھی شامل ہے جو سینٹ کے چیئرمین کے طور پر کام کر رہا ہو؛

[۱]['' چیف جسٹس'' میں، عدالتِ عظمیٰ اور کسی عدالتِ عالیہ کے سلسلے میں وہ جج بھی شامل ہے جو فی الوقت عدالت کے چیف جسٹس کے طور پر کام کر رہا ہو؛]

''شہری'' سے پاکستان کا وہ شہری مراد ہے، جس کی قانون کے ذریعے تعریف کی گئی ہے؛

''شق'' سے اس آرٹیکل کی شق مراد ہے جس میں وہ واقع ہو؛

[۲]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

'' کارپوریشن محصول'' سے آمدنی پر کوئی محصول مراد ہے، جو کمپنیوں کی طرف سے واجب الادا ہو اور جس کی بابت حسب ذیل شرائط کا اطلاق ہوتا ہو:۔

(الف) وہ محصول زرعی آمدنی کی بابت واجب الوصول نہ ہو؛

(ب) کمپنیوں کی طرف سے ادا کردہ محصول کی بابت کوئی تخفیف، کسی قانون کی رُو سے جس کا اطلاق اس محصول پر ہوتا ہو کمپنیوں کی طرف سے افراد کو واجب الادا منافع سے نہ کی جاتی ہو؛

---

۱ دستور (ترمیم اوّل) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۵ کی رو سے شامل کئے گئے۔

۲ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۹۲ کی رو سے ''عبارت مشاورت کی تعریف'' حذف کی گئی۔

(ج) محصول آمدنی کی اغراض کے لئے مذکورہ منافع وصول کرنیوالے افراد کی کل آمدنی شمار کرنے میں یا ایسے افراد کی طرف سے واجب الادا یا ان کو قابل واپسی محصول آمدنی شمار کرنے میں اس طرح ادا کردہ محصول کو شامل کرنے کے لئے کوئی حکم موجود نہ ہو؛

''قرضہ'' میں وہ ذمہ داری شامل ہے جو کسی سرمایہ کی رقم کی بطور سالانہ بازادائی کے وجوب کے متعلق ہو اور اس میں وہ ذمہ داری بھی شامل ہو گی جو کسی قسم کی ضمانت لینے کی وجہ سے پیدا ہو، اور ''اخراجات قرضہ'' کا مطلب اس لحاظ سے نکالا جائے گا؛

''محصول ترکہ'' سے وہ محصول مراد ہے جو ایسی جائیداد کی، جو کسی شخص کی وفات پر منتقل ہوئی ہو، مالیت پر یا اس کے حوالے سے تشخیص کیا جائے؛

''موجودہ قانون'' سے وہی معنی مراد ہیں جو آرٹیکل ۲۶۸ کی شق (۷) میں دیئے گئے ہیں؛

''وفاقی قانون'' سے وہ قانون مراد ہے جو [[1]مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا بنایا ہوا یا اس کے اختیار کے تحت وضع کیا گیا ہو؛

''مالی سال'' سے جولائی کی پہلی تاریخ سے شروع ہونے والا کوئی سال مراد ہے؛

''مال'' میں تمام مال و اسباب، سامان اور اشیاء شامل ہیں؛

''گورنر'' سے کسی صوبہ کا گورنر مراد ہے اور اس میں کوئی ایسا شخص شامل ہے جو فی الوقت صوبہ کے قائم مقام گورنر کی حیثیت سے کام کر رہا ہو؛

''ضمانت'' میں ہر وہ وجوب شامل ہے جو کسی کاروبار کے منافع کا کسی مصرحہ رقم سے گر جانے کی صورت میں ادائیگی کرنے کے لئے یوم آغاز سے قبل قبول کیا گیا ہو؛

''ایوان'' سے سینٹ یا قومی اسمبلی مراد ہے؛

''مشترکہ اجلاس'' سے دونوں ایوانوں کا مشترکہ اجلاس مراد ہے؛

''جج'' میں عدالتِ عظمیٰ یا کسی عدالتِ عالیہ کے سلسلے میں اس عدالت کا چیف جسٹس شامل ہے اور اس میں حسب ذیل بھی شامل ہیں--

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ''پارلیمنٹ'' کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(الف) عدالتِ عظمیٰ کے سلسلے میں، وہ شخص جو عدالت کے قائم مقام جج کی حیثیت سے کام کر رہا ہو؛ اور

(ب) عدالتِ عالیہ کے سلسلہ میں وہ شخص جو اس عدالت کا زائد جج ہو؛

''مسلح افواج کے ارکان'' میں وہ افراد شامل نہیں، جو فی الوقت مسلح افواج کے ارکان سے متعلق کسی قانون کے تابع نہ ہوں؛

''خالص آمدنی'' سے کسی محصول یا ڈیوٹی کے سلسلے میں وہ آمدنی مراد ہے جو وصولی کے اخراجات وضع کرنے کے بعد باقی بچے اور اس کی تحقیق وتصدیق محاسبِ اعلیٰ کی طرف سے کی جائے؛

''حلف'' میں اقرار صالح شامل ہے؛

''حصہ'' سے دستور کا حصہ مراد ہے؛

''پنشن'' سے کسی بھی قسم کی پنشن مراد ہے خواہ وہ شرکتی ہو یا نہ ہو، جو کسی شخص کو یا اس کی بابت ادا کی جائے اور اس میں فارغ خدمت ہونے کی تنخواہ یا انعامی رقم (گریجوایٹی) شامل ہے جو مذکورہ طور پر ادا کی جائے اور اس میں وہ رقم یا رقوم بھی شامل ہیں جو کسی سرمایہ کفالت میں جمع کئے ہوئے روپے کے سود کے ساتھ یا بلا سود یا کسی اضافہ کے ساتھ مذکورہ طور پر واپس ادا کی جائیں؛

''شخص'' میں کوئی ہیئت سیاسی یا ہیئت اجتماعیہ شامل ہے؛

''صدر'' سے صدرِ پاکستان مراد ہے اور اس میں وہ شخص شامل ہے جو فی الوقت قائم مقام صدرِ پاکستان کی حیثیت سے کام کر رہا ہو، یا اس کے کارہائے منصبی انجام دے رہا ہو، اور کسی ایسے امر کے بارے میں جس کا دستور کے تحت یوم آغاز سے قبل کرنا ضروری تھا اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عبوری دستور کے تحت صدر مراد ہے؛

''جائیداد'' میں، منقولہ یا غیر منقولہ، جائیداد پر کوئی حق، استحقاق یا مفاد، اور پیداوار کے کوئی ذرائع اور وسائل شامل ہیں؛

''صوبائی قانون'' سے صوبائی اسمبلی کا بنایا ہوا یا اس کے اختیار کے تحت وضع کردہ کوئی قانون مراد ہے؛

''مشاہرہ'' میں تنخواہ اور پنشن شامل ہیں؛

''جدول'' سے دستور کی جدول مراد ہے؛

''پاکستان کی سلامتی'' میں پاکستان اور پاکستان کے ہر حصے کا تحفظ، فلاح و بہبود، استحکام اور سالمیت شامل ہے لیکن اس میں تحفظ عامہ اس حیثیت سے شامل نہیں ہوگا؛

''ملازمت پاکستان'' سے وفاق یا کسی صوبے کے امور سے متعلق کوئی ملازمت، آسامی یا عہدہ مراد ہے، اور اس میں کوئی کل پاکستان ملازمت، مسلح افواج میں ملازمت اور کوئی دوسری ملازمت شامل ہے جسے [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا کسی صوبائی اسمبلی کے کسی ایکٹ کے ذریعے یا اس کے تحت ملازمت پاکستان قرار دیا گیا ہو، لیکن اس میں اسپیکر، ڈپٹی اسپیکر، چیئرمین، ڈپٹی چیئرمین، وزیراعظم، وفاقی وزیر، وزیر مملکت، وزیراعلیٰ، صوبائی وزیر، [2][اٹارنی جنرل، [3][ایڈووکیٹ جنرل،] پارلیمانی سیکرٹری] یا [4][کسی قانون کمیشن کا چیئرمین یا رکن، اسلامی نظریاتی کونسل کا چیئرمین یا رکن، وزیراعظم کا خصوصی معاون، وزیراعظم کا مشیر، کسی وزیراعلیٰ کا خصوصی معاون، کسی وزیراعلیٰ کا مشیر] یا کسی ایوان یا کسی صوبائی اسمبلی کا رکن شامل نہیں ہے؛

''اسپیکر'' سے قومی اسمبلی یا کسی صوبائی اسمبلی کا اسپیکر مراد ہے اور اس میں کوئی ایسا شخص شامل ہے جو قائم مقام اسپیکر کی حیثیت سے کام کر رہا ہو؛

''محصولات'' میں کوئی محصول یا ڈیوٹی عائد کرنا شامل ہے، خواہ وہ عام ہو، مقامی ہو یا خاص ہو، اور محصول لگانے کا مطلب اسی لحاظ سے نکالا جائے گا۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ''پارلیمنٹ'' کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] دستور (ترمیم اول) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۵ کی رو سے شامل کئے گئے (نفاذ پذیر یاز ۴ مئی، ۱۹۷۴ء)۔

[3] دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۶ کی رو سے شامل کئے گئے (نفاذ پذیر یاز ۱۳ ستمبر، ۱۹۷۶ء)۔

[4] دستور (ترمیم ششم) ایکٹ ۱۹۷۶ء (نمبر ۸۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۵ کی رو سے شامل کئے گئے (نفاذ پذیر یاز ۳۱ دسمبر، ۱۹۷۶ء)۔

''آمدنی پر محصول'' میں محصول زائد منافع یا محصول کاروباری منافع کی نوعیت کا محصول شامل ہے۔

(۲) دستور میں ''[1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ'' یا ''وفاقی قانون'' یا ''صوبائی اسمبلی کے ایکٹ'' یا ''صوبائی قانون'' میں صدر یا، جیسی بھی صورت ہو، کسی گورنر کا جاری کردہ کوئی آرڈیننس شامل ہوگا۔

[2][(۳) دستور اور تمام وضع شدہ قوانین اور دیگر قانونی دستاویزات میں، تاوقتیکہ موضوع یا سیاق و سباق میں کوئی امر اس کے منافی نہ ہو،--

(الف) ''مسلم'' سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو وحدت و توحید قادر مطلق اللہ تبارک و تعالیٰ، خاتم النبیین حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا ہو اور پیغمبر یا مذہبی مصلح کے طور پر کسی ایسے شخص پر نہ ایمان رکھتا ہو نہ اسے مانتا ہو جس نے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہو یا جو دعویٰ کرے؛ اور

(ب) ''غیر مسلم'' سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو مسلم نہ ہو اور اس میں عیسائی، ہندو، سکھ، بدھ یا پارسی فرقے سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص، قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کا (جو خود کو 'احمدی' یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کوئی شخص یا کوئی بہائی، اور جدولی ذاتوں میں سے کسی سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص شامل ہے۔]

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

[2] فرمان دستور (ترمیم سوم) ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۲۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے شق (۳) کی بجائے تبدیل کی گئی جس کا اضافہ قبل ازیں دستور (ترمیم ثانی) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۴۹ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۳ کی رو سے کیا گیا تھا (نفاذ پذیر از ۱۷ ستمبر ۱۹۷۴ء)۔

۲۶۱۔ دستور کی اغراض کے لئے، کوئی شخص جو کسی عہدہ پر قائم مقامی کرے، وہ اس شخص کا جو اس سے پہلے مذکورہ عہدہ پر فائز تھا، جانشین نہیں سمجھا جائے گا یا اس شخص کا پیشرو نہیں سمجھا جائے گا جو اس کے بعد مذکورہ عہدہ سنبھالے۔ کسی عہدے پر قائم مقام کوئی شخص اپنے پیشرو کا جانشین وغیرہ نہیں سمجھا جائے گا۔

۲۶۲۔ دستور کی اغراض کے لئے، کسی مدت کا شمار گریگری نظام تقویم کے مطابق کیا جائے گا۔ گریگری نظام تقویم استعمال کیا جائے گا۔

۲۶۳۔ اس دستور میں،...... مذکر و مونث اور واحد اور جمع۔

(الف) وہ الفاظ جن سے صیغہ مذکر کا مفہوم نکلتا ہو، صیغہ مونث پر بھی حاوی سمجھے جائیں گے؛ اور

(ب) صیغہ واحد کے الفاظ میں جمع کا اور صیغہ جمع کے الفاظ میں واحد کا صیغہ شامل سمجھا جائے گا۔

۲۶۴۔ جب کوئی قانون اس دستور کے ذریعے، اس کے تحت یا اس کی وجہ سے منسوخ ہو جائے یا منسوخ شدہ متصور ہو تو، بجز اس کے کہ اس دستور میں بصورت دیگر مقرر ہو، مذکورہ تنسیخ...... تنسیخ قوانین کا اثر۔

(الف) کسی ایسی چیز کا احیاء نہیں کرے گی جو اس وقت نافذ العمل یا موجود نہ ہو جب تنسیخ عمل میں آئے؛

(ب) مذکورہ قانون کے سابقہ عمل پر یا اس کے تحت باضابطہ کئے ہوئے کسی فعل پر یا برداشت کردہ کسی نقصان پر اثر انداز نہیں ہوگی؛

(ج) مذکورہ قانون کے تحت حاصل شدہ کسی حق پر، پیدا شدہ کسی استحقاق پر عائد شدہ کسی وجوب یا ذمہ داری پر اثر انداز نہیں ہوگی؛

(د) مذکورہ قانون کے خلاف کسی جرم کے ارتکاب کی بناء پر عائد شدہ کسی تاوان، ضبطی یا سزا پر اثر انداز نہیں ہوگی؛ یا

(ہ) کسی مذکورہ حق، استحقاق، وجوب، ذمہ داری، جرمانہ، ضبطی یا سزا کی بابت کسی تفتیش، قانونی کارروائی یا چارہ جوئی پر اثر انداز نہیں ہوگی؛

اور مذکورہ کوئی تفتیش، قانونی کارروائی یا چارہ جوئی شروع کی جا سکے گی، جاری رکھی جا سکے گی یا نافذ کی جا سکے گی، اور مذکورہ کوئی جرمانہ، ضبطی یا سزا اس طرح عائد کی جا سکے گی گویا مذکورہ قانون منسوخ نہیں ہوا تھا۔

باب ٦۔ عنوان، آغاز نفاذ اور تنسیخ

دستور کا عنوان اور آغاز نفاذ۔

۲۶۵۔ (۱) یہ دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور کہلائے گا۔

(۲) شقات (۳) اور (۴) کے تابع، یہ دستور چودہ اگست سن ایک ہزار نو سو تہتر یا اس سے قبل کی کسی ایسی تاریخ سے نافذ ہوگا جو صدر سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعہ مقرر کرے، دستور میں جس کا حوالہ "یوم آغاز" کے طور پر دیا گیا ہے۔

(۳) یہ دستور، اس حد تک جو ذیل کے لئے ضروری ہو.......

(الف) پہلی سینٹ کی تشکیل کے لئے؛

(ب) کسی ایوان یا کسی مشترکہ اجلاس کی منعقد ہونے والی پہلی نشست کے لئے؛

(ج) صدر اور وزیر اعظم کے ہونے والے انتخاب کے لئے؛ اور

(د) کسی ایسے دوسرے امر کی انجام دہی کو ممکن بنانے کے لئے جس کی انجام دہی، دستور کی اغراض کے لئے، یوم آغاز سے پہلے ضروری ہو،

دستور کے وضع ہونے پر نافذ العمل ہوگا لیکن صدر یا وزیر اعظم کی حیثیت سے منتخب شدہ شخص یوم آغاز سے پہلے اپنا عہدہ نہیں سنبھالے گا۔

(۴) جہاں دستور کے ذریعے اس کے کسی حکم کے نفاذ کے متعلق یا کسی عدالت یا دفتر کے قیام، یا کسی جج یا اس کے ماتحت کسی افسر کے تقرر کے متعلق، یا اس شخص کے جس کے ذریعے، یا اس وقت کے جب، یا وہ اس مقام کے جہاں، یا اس طریقہ کے متعلق جس سے، ایسے کسی حکم کے تحت کچھ کیا جانا ہو، قواعد بنانے یا احکام صادر کرنے کا کوئی اختیار تفویض کیا جائے، تو وہ اختیار دستور کے وضع ہونے اور اس کے آغاز نفاذ کے درمیان کسی بھی وقت استعمال کیا جا سکے گا۔

۲۶۶۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا عبوری دستور مع ان ایکٹوں اور صدر کے فرامین کے جن کے ذریعے اس دستور میں محذوفات، اضافے، ردوبدل یا ترمیمات کی گئیں، بذریعہ ہذا منسوخ کیا جاتا ہے۔ — تنسیخ۔

باب ۷۔ عبوری

۲۶۷۔ (۱) یوم آغاز سے قبل یا یوم آغاز سے تین ماہ کی مدت کے خاتمے سے پہلے کسی بھی وقت، صدر، کسی مشکلات کے ازالہ کی غرض سے، یا دستور کے احکام کو مؤثر طور پر زیر عمل لانے کی غرض سے، فرمان کے ذریعے، ہدایت دے سکے گا کہ اس دستور کے احکام، ایسی مدت کے دوران جس کی صراحت اس فرمان میں کر دی گئی ہو، ایسی تطبیقات کے تابع، مؤثر ہوں گے خواہ وہ ردوبدل کے ذریعے ہوں یا اضافہ و حذف کے ذریعے، جس طرح وہ ضروری یا قرین مصلحت سمجھے۔ — مشکلات کے ازالہ کے لئے صدر کے اختیارات۔

(۲) شق (۱) کے تحت صادر شدہ کوئی فرمان بغیر کسی غیر ضروری تاخیر کے دونوں ایوانوں کے سامنے پیش کیا جائے گا، اور اس وقت تک نافذ العمل رہے گا جب تک کہ ہر ایوان اسے نامنظور کرنے کی قرارداد منظور نہیں کرتا یا دونوں ایوانوں میں اختلاف کی صورت میں، اس وقت تک جب تک ایسی قرارداد مشترکہ اجلاس میں منظور نہ ہو جائے۔

[۱]**۲۶۷الف۔** (۱) اگر دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء کے احکامات کو مؤثر کرنے میں، جس کا حوالہ بعد ازیں اس آرٹیکل میں بطور ایکٹ دیا گیا ہے، یا اس ایکٹ کے احکامات کو مؤثر طور پر زیر عمل لانے کے لیے کوئی مشکل وقوع پذیر ہوتی ہے، تو معاملے کو مشترکہ اجلاس میں دونوں ایوانوں کے روبرو پیش کیا جائے گا جو کہ قرارداد کے ذریعہ یہ ہدایت کر سکیں گے کہ ایکٹ کے احکامات، مذکورہ مدت کے دوران جس کی صراحت قرارداد میں کر دی گئی ہے، مذکورہ تطبیق کے تحت مؤثر ہوں گے، خواہ وہ ترمیم، اضافے یا حذف کے ذریعے ہو، جیسا کہ ضروری یا قرین مصلحت متصور کیا گیا ہو: — ازالہ مشکلات کا اختیار۔

مگر شرط یہ ہے کہ یہ اختیار اس ایکٹ کے آغاز نفاذ سے ایک سال کی مدت تک میسر ہوگا۔

---

[۱] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۹۳ کی رو سے نئے آرٹیکل ۲۶۷الف اور ۲۶۷ب شامل کیے گئے۔

ازالہ شک۔ ۲۶۷ب۔ ازالہ شک کے لئے بذریعہ ہذا قرار دیا جاتا ہے کہ آرٹیکل ۱۵۲الف کو حذف اور آرٹیکل ۱۷۹اور ۱۹۵ دستور (سترہویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۰۳ء (ایکٹ نمبر۳ بابت ۲۰۰۳ء) کے ذریعے تبدیل کردیے گئے ہیں ان کی تنسیخ کے باوصف، ہمیشہ اسی طرح حذف شدہ اور تبدیل شدہ متصور ہوں گے۔]

بعض قوانین کے نفاذ کا تسلسل اور تطبیق۔ ۲۶۸۔ (۱) بجز جیسا کہ اس آرٹیکل میں قرار دیا گیا ہے، تمام موجودہ قوانین، اس دستور کے تابع، جس حد تک قابل اطلاق ہوں اور ضروری تطبیق کے ساتھ اس وقت تک بدستور نافذ رہیں گے جب تک کہ متعلقہ مقننہ انہیں تبدیل یا منسوخ نہ کردے یا ان میں ترمیم نہ کرے۔

[1]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

(۳) کسی موجودہ قانون کے احکام کو (اس دستور کے حصہ دوم کے علاوہ) دستور کے احکام کی مطابقت میں لانے کی غرض سے، یوم آغاز سے دو سال کی مدت کے اندر اندر، صدر بذریعہ فرمان، خواہ بطور ترمیم، اضافہ یا حذف، ایسی تطبیق کرسکے گا جو وہ ضروری یا قرین مصلحت تصور کرے، اور اس طرح صادر شدہ کوئی فرمان ایسی تاریخ سے نافذ العمل ہوگا جو یوم آغاز سے پہلے کی تاریخ نہ ہو اور جس کی صراحت فرمان میں کردی جائے۔

(۴) صدر کسی صوبے کے گورنر کو اس صوبے کے سلسلے میں ان قوانین کی بابت جن کی بابت صوبائی اسمبلی کو قانون بنانے کا اختیار ہے، ان اختیارات کے استعمال کا[2] مجاز کرسکے گا جو صدر کو شق (۳) کی رو سے عطا کیے گئے ہیں۔

(۵) شقات (۳) اور (۴) کے تحت قابل استعمال اختیارات متعلقہ مقننہ کے کسی ایکٹ کے احکام کے تابع ہوں گے۔

(۶) کوئی ایسی عدالت، ٹربیونل، یا ہیئت مجاز جسے کسی موجودہ قانون کے نفاذ کا حکم یا اختیار دیا گیا ہو، اس امر کے باوجود کہ شق (۳) یا شق (۴) کے تحت جاری کردہ کسی فرمان کے ذریعے مذکورہ قانون میں کوئی تطبیق نہ کی گئی ہو، اس قانون کی تعبیر ایسی جملہ تطبیقات کے ساتھ کرے گی، جو اسے اس دستور کے احکام کی مطابقت میں لانے کے لئے ضروری ہوں۔

(۷) اس آرٹیکل میں ''موجودہ قوانین'' سے مراد جملہ قوانین (بشمول آرڈیننس، احکام بااجلاس کونسل، فرامین، قواعد، ذیلی قوانین، ضوابط اور کسی عدالت عالیہ کے تشکیل

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۹۴ کی رو سے شق (۲) حذف کی گئی۔

[2] مذکورہ اجازہ کیلئے دیکھئے جریدہ پاکستان ۱۹۷۳ء غیر معمولی، حصہ دوم، صفحہ ۲۰۰۱۔

کرنے والے لیٹرز پیٹنٹ اور کوئی اعلان اور قانونی اثر کی حامل دوسری دستاویزات) جو یوم آغاز سے عین قبل پاکستان میں یا پاکستان کے کسی حصے میں نافذ العمل ہوں یا بیرونِ ملک جواز رکھتے ہوں۔

تشریح: اس آرٹیکل میں کسی قانون کے سلسلے میں "نافذ العمل" سے مراد قانون کی حیثیت سے مؤثر ہونا ہے خواہ اس قانون کو روبہ عمل لایا گیا ہو یا نہ لایا گیا ہو۔

قوانین اور افعال وغیرہ کی توثیق۔

۲۶۹۔ (۱) بیس، دسمبر سن ایک ہزار نوسو اکہتر اور بیس، اپریل سن ایک ہزار نوسو بہتر (بشمول ہر دو روز) کے دوران جاری کردہ تمام اعلانات، فرامین صدر، مارشل لاء کے ضوابط، مارشل لاء کے احکام اور دیگر تمام قوانین کے بارے میں بذریعہ ہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی عدالت کے کسی فیصلے کے باوجود، وہ حاکم مجاز کی طرف سے جائز طور پر جاری کئے گئے ہیں اور ان پر کسی بناء پر بھی کسی عدالت میں اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(۲) کسی ہیئت مجاز یا کسی شخص کی طرف سے تمام وضع کردہ احکام، کی گئی کارروائیاں اور کئے گئے افعال جو بیس، دسمبر سن ایک ہزار نوسو اکہتر اور بیس، اپریل سن ایک ہزار نوسو بہتر (بشمول ہر دو روز) کے مابین کسی فرامین صدر، مارشل لاء کے ضوابط، مارشل لاء کے احکام، موضوعہ قوانین، اعلانات، قواعد، احکام یا ضمنی قوانین سے حاصل شدہ اختیارات کے استعمال میں یا مذکورہ بالا اختیارات کے استعمال میں کسی ہیئت مجاز کی طرف سے وضع کردہ احکام یا صادر کردہ سزاؤں کی تعمیل میں وضع کئے گئے تھے، کی گئی تھیں یا کئے گئے تھے یا جن کا وضع کیا جانا، کی جانا یا کیا جانا مترشح ہوتا ہو، کسی عدالت کے کسی فیصلے کے باوجود، جائز طور پر اور ہمیشہ سے جائز طور پر وضع شدہ، کی گئی یا کئے گئے متصور رہوں گے اور ان پر کسی بناء پر بھی چاہے جو کچھ ہو کسی عدالت میں اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(۳) کسی ہیئت مجاز یا کسی شخص کے خلاف کسی وضع کردہ حکم، کی گئی کارروائی یا کئے گئے فعل کے لئے یا اس کی بناء پر یا اس کی نسبت جو خواہ شق (۲) میں محولہ اختیارات کے استعمال میں یا

مترشح استعمال میں یا مذکورہ اختیارات کے استعمال یا مترشح استعمال میں وضع کردہ احکام یا صادر کردہ سزاؤں کے استعمال یا تعمیل میں ہو، کسی عدالت میں کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا جائے گا یا دیگر قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی۔

بعض قوانین وغیرہ کی عارضی توثیق۔

۲۷۰۔ (۱) [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)]، وفاقی فہرست قانون سازی کے حصہ اوّل میں شامل کسی امر کے لئے قانون سازی کے مقررہ طریقے کے مطابق وضع کردہ قانون کے ذریعے پچیس مارچ، سن ایک ہزار نو سو انہتر اور انیس دسمبر، سن ایک ہزار نو سو اکہتر (بشمول ہر دو روز) کے درمیان وضع کردہ تمام اعلانات، فرامین صدر، مارشل لاء کے ضوابط، مارشل لاء کے احکام اور دیگر قوانین کی توثیق کر سکے گی۔

(۲) کسی عدالت کے فیصلے کے باوجود، شق (۱) کے تحت [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے وضع کردہ کسی قانون پر کسی عدالت میں کسی بناء پر چاہے کچھ ہو اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(۳) شق (۱) کے احکام، اور کسی عدالت کے اس کے برخلاف کسی فیصلہ کے باوجود، یوم آغاز سے دو سال کے لئے ایسی تمام دستاویزات جن کا حوالہ شق (۱) میں دیا گیا ہے کے جواز کو کسی عدالت میں کسی بھی بناء پر چاہے کچھ ہو، زیر بحث نہیں لایا جائے گا۔

(۴) کسی ہیئت مجاز یا کسی شخص کی طرف سے تمام وضع کردہ احکام، کی گئی کارروائیاں اور کئے گئے افعال جو پچیس مارچ سن ایک ہزار نو سو انہتر اور انیس دسمبر سن ایک ہزار نو سو اکہتر (بشمول ہر دو روز) کے مابین کسی فرامین صدر، مارشل لاء کے ضوابط، مارشل لاء کے احکام، موضوعہ قوانین، اعلانات، قواعد، احکام یا ضمنی قوانین سے حاصل شدہ اختیارات کے استعمال میں یا مذکورہ بالا اختیارات کے استعمال میں کسی ہیئت مجاز کی طرف سے وضع کردہ احکام یا صادر کردہ سزاؤں کی تعمیل میں وضع کئے گئے تھے، کی گئی تھیں یا کئے گئے تھے یا جن کا وضع کیا جانا، کی جانا یا کیا جانا مترشح ہوتا ہو، کسی عدالت کے کسی فیصلہ کے باوجود جائز طور پر اور ہمیشہ سے جائز طور پر وضع شدہ، کی گئی یا کئے گئے متصور ہوں گے، تاہم ایسے کسی حکم، کسی کارروائی یا فعل کو

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] یوم آغاز سے دو سال کے عرصہ کے اندر کسی وقت بھی ہر دو ایوانوں کی قرارداد کے ذریعے، یا دونوں ایوانوں کے درمیان عدم اتفاق کی صورت میں، کسی ایسی قرارداد کے ذریعے جو مشترکہ اجلاس میں منظور کی گئی ہو، ناجائز قرار دے سکتی ہے، نیز اس پر کسی عدالت کے سامنے کسی بھی وجہ سے، چاہے جو کچھ ہو، اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

[2][3][۲۷۰ الف (ا)] پانچ جولائی ۱۹۷۷ء کے اعلان، تمام فرامین صدر، آرڈیننس، مارشل لاء کے ضوابط، مارشل لاء کے احکام، بشمول فرمان ریفرنڈم، ۱۹۸۴ء (فرمان صدر نمبر ۱۱ مجریہ ۱۹۸۴ء)، [4]☆ ☆ ☆، ۱۹۷۳ء کے دستور کی بحالی کے فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء)، فرمان دستور (ترمیم ثانی)، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۲۰ مجریہ ۱۹۸۵ء)، فرمان دستور (ترمیم ثالث) ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۲۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) اور تمام دیگر قوانین کی جو پانچ جولائی، ۱۹۷۷ء اور اس تاریخ کے درمیان وضع کئے جائیں جس پر یہ آرٹیکل نافذ العمل ہو، بذریعہ ہذا توثیق کی جاتی ہے، انہیں تسلیم کیا جاتا ہے اور قرار دیا جاتا ہے کہ وہ، کسی عدالت کے کسی فیصلے کے باوجود، ہیئت مجاز کی طرف سے جائز طور پر وضع کئے گئے ہیں اور، دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، ان پر کسی عدالت میں کسی بھی بناء پر چاہے جو کچھ ہو اعتراض نہیں کیا جائے گا: فرامین صدر، وغیرہ کی توثیق۔

مگر شرط یہ ہے کہ ۳۰ ستمبر، ۱۹۸۵ء کے بعد وضع کردہ کوئی فرمان صدر، مارشل لاء کا ضابطہ یا مارشل لاء کا حکم محض ایسے احکام وضع کرنے تک محدود ہوگا جو پانچ جولائی، ۱۹۷۷ء کے اعلان کی تنسیخ میں مدد ہوں، یا اس کے ضمن میں ہوں۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رُو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

[2] آرٹیکل ۲۷۰ الف اور ۲۷۰ ب فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے شامل کئے گئے۔

[3] آرٹیکل ۲۷۰ (الف) دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ ۱۹۸۵ء (ایکٹ نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۱۹ کی رو سے آرٹیکل ۲۷۰ الف (نفاذپذیر از ۳۰ دسمبر، ۱۹۸۵ء) کی بجائے تبدیل کیا گیا۔ بذریعہ ایس۔ آر۔ او نمبر ۱۲۷۹(ا)/۸۵، مورخہ ۲۹ دسمبر، ۱۹۸۵ء کو مارشل لاء اُٹھانے کے اعلان مورخہ ۳۰ دسمبر، ۱۹۸۵ء کے ساتھ ملا کر پڑھتے ہوئے دیکھئے جریدہ پاکستان، ۱۹۸۵ء غیر معمولی، حصہ اوّل، صفحات ۴۳۲/۴۳۱۔

[4] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۹۵ کی رو سے بعض الفاظ حذف کیے گئے۔

(۲) کسی ہیئت مجاز کی یا کسی شخص کی طرف سے تمام وضع کردہ احکام، کی گئی کارروائیاں اور کئے گئے افعال، جو پانچ جولائی، ۱۹۷۷ء اور اس تاریخ کے درمیان جس پر یہ آرٹیکل نافذ العمل ہو، کسی اعلان، فرامین صدر، آرڈیننس، مارشل لاء کے ضوابط، مارشل لاء کے احکام، موضوعہ قوانین، اعلانات، قواعد، احکام یا ضمنی قوانین سے حاصل شدہ اختیارات کے استعمال میں، یا مذکورہ بالا اختیارات کے استعمال میں کسی ہیئت مجاز کی طرف سے وضع کردہ احکام یا صادر کردہ سزاؤں کی تعمیل میں وضع کئے گئے تھے، کی گئی تھیں یا کئے گئے تھے یا جن کا کرنا، کی جانا یا کیا جانا مترشح ہوتا ہو، کسی عدالت کے کسی فیصلے کے باوجود، جائز طور پر اور ہمیشہ سے جائز طور پر وضع شدہ، کی گئی یا کئے گئے متصور ہوں گے اور ان پر کسی بھی عدالت میں کسی بھی بناء پر چاہے جو کچھ ہو اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(۳) تمام فرامین صدر، آرڈیننس، مارشل لاء کے ضوابط، مارشل لاء کے احکام، موضوعہ قوانین، اعلانات، قواعد، احکام یا ضمنی قوانین جو اس تاریخ سے عین قبل نافذ العمل ہوں جس پر یہ آرٹیکل نافذ العمل ہو، نافذ العمل رہیں گے تاوقتیکہ ہیئت مجاز انہیں تبدیل، منسوخ یا ترمیم نہ کردے۔

<u>**تشریح:**</u> اس شق میں "ہیئت مجاز" سے، ۔۔۔۔

(الف) فرامین صدر، آرڈیننس، مارشل لاء کے ضوابط، مارشل لاء کے احکام اور قوانین موضوعہ کی نسبت موزوں مقننہ مراد ہے؛ اور

(ب) اعلانات، قواعد، احکام اور ضمنی قوانین کی نسبت وہ ہیئت مراد ہے جسے قانون کے تحت انہیں وضع کرنے، تبدیل کرنے، منسوخ کرنے یا ترمیم کرنے کا اختیار حاصل ہو۔

(۴) کسی ہیئت مجاز یا کسی شخص کے خلاف کسی وضع کردہ حکم، کی گئی کارروائی یا کئے گئے فعل کیلئے یا اس کے سبب سے یا اس کی نسبت جو خواہ شق (۲) میں محولہ اختیارات کے استعمال یا مطلوبہ استعمال میں ہو یا مذکورہ اختیارات کے استعمال یا مطلوبہ استعمال میں وضع کردہ احکام یا صادر کردہ سزاؤں کے انصرام یا تعمیل میں ہو، کسی عدالت میں کوئی مقدمہ یا دیگر قانونی کارروائی قابل سماعت نہیں ہوگی۔

(۵) شقات (۱)، (۲) اور (۴) کی اغراض کے لئے، کسی ہیئت مجاز یا شخص کی طرف سے تمام وضع کردہ احکام، کی گئی کارروائیاں، کئے گئے افعال یا جن کا وضع کیا جانا، کیا جانا یا کرنا مترشح ہوتا ہو، نیک نیتی سے اور اس غرض کے لئے جس کا پورا کرنا ان کے ذریعے مطلوب تھا وضع کردہ، کی گئی یا کئے گئے متصور ہوں گے۔

[1][(۶) شق (۱) میں محولہ قوانین میں متعلقہ مجلس قانون ساز اس طریقہ کار کے مطابق جو کہ مذکورہ قوانین کی ترمیم کے لیے فراہم کیا گیا ہے ترمیم کر سکے گی۔]]

قوانین وغیرہ کا استمرار اور تسلسل۔

[2][۲۷۰ ـ الف الف ـ (۱) چودہ اکتوبر ۱۹۹۹ء کے ہنگامی حالت کے اعلان، عارضی دستور فرمان نمبر ا مجریہ ۱۹۹۹ء فرمان (جج صاحبان) عہدہ کا حلف، ۲۰۰۰ء (نمبر ا مجریہ ۲۰۰۰ء)، چیف ایگزیکٹو کا فرمان نمبر ۱۲ مجریہ ۲۰۰۲ء، چیف ایگزیکٹو کا فرمان نمبر ۱۹ مجریہ ۲۰۰۲ء، قانونی ڈھانچہ فرمان، ۲۰۰۲ء (چیف ایگزیکٹو کا فرمان نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے ذریعے دستور میں وضع کردہ ترامیم، فرمان قانونی ڈھانچہ (ترمیم)، ۲۰۰۲ء (چیف ایگزیکٹو کا فرمان نمبر ۲۹ مجریہ ۲۰۰۲ء) اور فرمان قانونی ڈھانچہ (ترمیم دوم)، ۲۰۰۲ء، (چیف ایگزیکٹو کا فرمان نمبر ۳۲ مجریہ ۲۰۰۲ء) بلا لحاظ کسی بھی عدالتی فیصلے کے بشمول عدالت عالیہ یا عدالت عظمیٰ کے، بذریعہ ہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ بغیر کسی قانونی اختیار کے وضع کیے گئے تھے اور ان کا کوئی قانونی اثر نہیں ہے۔

(۲) ماسوائے شرائط شق (۱) کے اور دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء کے احکامات کے مطابق، تمام دوسرے قوانین بشمول صدارتی فرامین، ایکٹس، آرڈیننسوں، چیف ایگزیکٹو کے فرامین، ضوابط، وضع شدہ قوانین، اعلانات، قواعد، احکام یا ذیلی قوانین جو بارہ اکتوبر انیس سو ننانوے اور اکتیس دسمبر دو ہزار تین (دونوں دن شامل ہوں گے) اور ابھی تک نافذ العمل ہیں، نافذ العمل رہیں گے تاوقتیکہ ہیئت مجاز کی طرف سے انہیں تبدیل، منسوخ یا ترمیم نہ کر دیا جائے۔

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۹۵ کی رو سے "شق (۶)" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[2] بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۹۶ کی رو سے "آرٹیکل ۲۷۰ الف الف" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

تشریح۔ شق (۲) اور شق (۶) کی اغراض کے لیے "ہیئت مجاز" سے،۔

(الف) فرامین صدر، آرڈیننس، چیف ایگزیکٹو کے فرامین اور تمام دوسرے قوانین کی نسبت متعلقہ مقننہ مراد ہے؛ اور

(ب) اعلانات قواعد، احکام اور ذیلی قوانین کی نسبت وہ ہیئت مجاز مراد ہے جسے قانون کے تحت وضع کرنے یا تبدیل کرنے، منسوخ کرنے یا ترمیم کرنے کا اختیار حاصل ہو؛

(۳) بلا لحاظ اس امر کے کہ دستور میں یا شق (ا) میں یا کسی بھی عدالت کے فیصلہ میں بشمول عدالت عالیہ یا عدالت عظمیٰ کے، کوئی حکم موجود ہو،............

(الف) عدالت عالیہ، عدالت عظمیٰ اور وفاقی شرعی عدالت کے جج صاحبان جو کے جج کے عہدہ پر فائز تھے، یا جن کا مذکورہ طور پر تقرر کیا گیا، اور جنہوں نے فرمان (جج صاحبان) عہدہ کا حلف ۲۰۰۰ء (نمبر ا مجریہ ۲۰۰۰ء) کے تحت حلف اٹھایا تھا، آئین کے تحت وہ بطور جج اپنے عہدہ پر یا جن کا اس طرح تقرر کیا جا چکا ہو، جیسی بھی صورت ہو، بدستور فائز متصور رہوں گے اور مذکورہ تقرر یا فائز رہنا، بحسبہ موثر ہوگا۔

(ب) عدالت عالیہ عدالت عظمیٰ اور وفاقی شرعی عدالت کے جج صاحبان جنہوں نے فرمان (جج صاحبان) عہدہ کا حلف، ۲۰۰۰ء (نمبر ا مجریہ ۲۰۰۰ء) کے تحت حلف نہیں اٹھایا یا جن سے حلف نہیں لیا گیا یا جن کا جج کے عہدہ پر فائز رہنا ختم ہو گیا ہے، صرف پنشن کے فوائد کی اغراض سے، آئین کے تحت پیرانہ سالی کی تاریخ تک ان کا اپنے عہدہ پر فائز رہنا متصور ہوگا۔

(۴) تمام وضع کردہ احکامات، کی گئی کارروائیاں، کیے گئے تقرر بشمول مستعار الخدمتیاں اور عارضی تبادلے، اور کسی ہیئت مجاز یا کسی شخص کی طرف سے کیے گئے افعال، جو بارہ اکتوبر انیس سو ننانوے اور اکتیس دسمبر دو ہزار تین کے درمیان (دونوں دن شامل کر کے)،

شق (۲) میں محولہ کسی اتھارٹی یا قوانین سے حاصل شدہ اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے، یا مذکورہ بالا اختیارات کے استعمال یا مطلوبہ استعمال میں کسی ہیئت مجاز کی طرف سے وضع کردہ احکام یا صادر کردہ سزاؤں کی تعمیل میں وضع کیے گئے تھے، کی گئی تھیں یا کیے گئے تھے یا جن کا کرنا، کی جانا یا کیا جانا مترشح ہو، شق (۱) میں شامل کسی امر کے باوجود جائز طور پر متصور ہوں گے اور کسی بھی عدالت یا فورم میں کسی بھی بناء پر چاہے جو کچھ ہو اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(۵) کسی ہیئت مجاز یا کسی شخص کے خلاف کسی وضع کردہ حکم، کی گئی کارروائی یا کیے گئے فعل کے لئے یا اس کے سبب یا اس کی نسبت جو خواہ شق (۲) یا شق (۴) میں محولہ اختیارات کے استعمال یا مطلوبہ استعمال میں ہو یا مذکورہ اختیارات کے استعمال یا مطلوبہ استعمال میں وضع کردہ احکام یا صادر کردہ احکام سزا کی بجا آوری یا تعمیل میں ہو، کسی عدالت یا فورم میں کوئی مقدمہ، استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائی قابل سماعت نہیں ہوگی۔

(۶) مشترکہ قانون سازی کی فہرست کو دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء سے حذف کرنے کے باوجود تمام قوانین جو کسی بھی معاملات کی نسبت مذکورہ فہرست میں شمار کیے گئے ہیں (بشمول آرڈیننس، فرامین، قواعد، ضمنی قوانین، ضوابط اور اعلانات اور دوسری دستاویزات جو کہ قانونی طاقت کی حامل ہیں) دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء کے آغاز نفاذ سے فی الفور قبل پاکستان میں یا اس کے کسی حصے میں نافذ العمل ہیں یا ان کا ماورائے حدود نفاذ ہے وہ بدستور نافذ العمل رہیں گے تاوقتیکہ ہیئت مجاز کی طرف سے انہیں تبدیل، منسوخ یا ترمیم نہ کر دیا جائے۔

(۷) دستور میں موجود کسی امر کے باوصف، کسی بھی نافذ العمل قانون کے تحت، تمام محاصل اور فیسیں جو کہ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء کے نفاذ سے فی الفور قبل عائد تھیں بدستور عائد رہیں گی تاوقتیکہ متعلقہ مقننہ کے ایکٹ سے انہیں تبدیل یا ختم کر دیا جائے۔

(۸) مشترکہ قانون سازی کی فہرست کے حذف پر، مذکورہ فہرست میں مندرج صوبوں کو تفویض اختیارات کے معاملات کوتیس جون دو ہزار گیارہ تک مکمل کرلیا جائے گا۔

(۹) شق (۸) کے تحت تفویض اختیارات کی اغراض کے لئے دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء کے آغاز و نفاذ کے پندرہ ایام کے اندر وفاقی حکومت جیسا کہ وہ موزوں خیال کرے تعمیل کمیشن تشکیل کرے گی۔]

انتخابات دستور کے تحت منعقد شدہ متصور ہوں گے۔ **۲۷۰۔ب۔** دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، فرمان (انتخابات)، ایوانہائے (پارلیمنٹ) و صوبائی اسمبلیاں، ۱۹۷۷ء[1][اور عام انتخابات کے انصرام کا فرمان ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۷ مجریہ ۲۰۰۲ء)] کے تحت منعقد شدہ ایوانوں اور صوبائی اسمبلیوں کے لئے انتخابات، دستور کے تحت منعقد شدہ متصور ہونگے اور بحسبہ موثر ہوں گے۔]

عام انتخابات ۲۰۰۸ء۔ [2][**۲۷۰ب ب۔** دستور یا فی الوقت کسی نافذ العمل قانون میں شامل کسی امر کے باوصف، قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے عام انتخابات جو اٹھارہ فروری دو ہزار آٹھ کو منعقد ہوئے آئین کے تحت منعقد کردہ متصور ہوں گے اور بحسبہ موثر ہوں گے۔]

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ [3]☆

پہلی قومی اسمبلی۔ [4][**۲۷۱۔** (۱) دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، لیکن [5][آرٹیکل ۶۳] آرٹیکل ۶۴ اور آرٹیکل ۲۲۳ کے تابع،

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۹۷ کی رو سے شامل کیا گیا اور ہمیشہ سے بایں طور پر شامل شدہ متصور ہوگا، (نفاذ پذیر از ۲۱ راگست ۲۰۰۲ء)۔

[2] بحوالہ عین ماقبل کی دفعہ ۹۸ کی رو سے نیا آرٹیکل ۲۷۰ب ب شامل کیا گیا۔

[3] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کے نتیجے میں آرٹیکل ۲۷۰ج حذف شدہ متصور ہوگا، دیکھیے دفعہ ۲ اور آرٹیکل ۲۷۰الف الف۔

[4] ۲۷ راکتوبر ۱۹۷۳ء سے پانچ سال کی مدت کے دوران آرٹیکل ۲۷۱ اس طرح موثر ہوگا گویا کہ:

(الف) اس کی شق (۲) کے بعد حسب ذیل نئی شق شامل کردی گئی ہو، یعنی:

"۲(الف)، شق (۲) میں محولہ کوئی شخص ۱۰ رنومبر ۱۹۷۳ء کو یا اس سے قبل کسی وقت اپنی نشستوں میں سے کسی ایک سے استعفیٰ دے دیگا، اور اگر وہ بایں طور استعفیٰ نہ دے تو وہ نشست جس پر وہ پہلے منتخب ہوا تھا خالی ہو جائے گی"؛ اور

(ب) اس کی شق (۳) میں الفاظ "انتخابی عذر داری" کے بعد الفاظ یا بصورت دیگر شامل کر دیئے گئے ہوں، دیکھئے فرمان ازالہ مشکلات (دوہری رکنیت پر پابندی)، ۱۹۷۳ء (فرمان صدر نمبر ۲۲ مجریہ ۱۹۷۳ء)۔

[5] دستور (ترمیم چہارم) ایکٹ ۱۹۷۵ء (نمبر ۷۱ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۹ کی رُو سے شامل کئے گئے (نفاذ پذیر از ۲۱ رنومبر، ۱۹۷۵ء)۔

[1][(الف) پہلی قومی اسمبلی حسب ذیل پر مشتمل ہوگی ــــــ

(اوّل) ان اشخاص پر جو یوم آغاز سے عین قبل موجود پاکستان کی قومی اسمبلی میں حلف اٹھا چکے ہیں؛ اور

(دوم) ان اشخاص پر جو آرٹیکل ۵۱ کی شق (۲ الف) میں محولہ نشستوں کو پُر کرنے کے لئے اسمبلی کے ارکان کی طرف سے قانون کے مطابق منتخب کئے جائیں گے،

اور، تاوقتیکہ اسے اس سے قبل توڑ نہ دیا جائے، چودہ اگست، سن انیس سو ستتر تک برقرار رہے گی؛ اور دستور میں قومی اسمبلی کی 'کُل رکنیت' کے حوالے کا مفہوم سمجھ لیا جائے گا؛]

(ب) پہلی قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہونے اور رہنے کے لئے اہلیتیں اور نااہلیتیں، ماسوائے یوم آغاز کے بعد اتفاقی طور پر خالی ہونے والی نشستیں پُر کرنے والے [1][، یا آرٹیکل ۵۱ کی شق (۲ الف) میں محولہ زائد نشستوں کے لئے منتخب ہونے والے] ارکان کے، وہی ہوں گی جو کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عبوری دستور کے تحت مقرر کی گئی تھیں:

مگر شرط یہ ہے کہ ملازمت پاکستان میں کسی منفعت بخش عہدہ پر فائز کوئی شخص یوم آغاز سے تین ماہ کے ختم ہونے کے بعد، پہلی قومی اسمبلی کا رکن برقرار نہیں رہے گا۔

(۲) اگر شق (۱) کے پیرا (الف) میں محولہ کوئی شخص، یوم آغاز سے عین قبل، کسی صوبائی اسمبلی کا بھی رکن ہو، تو وہ قومی اسمبلی یا صوبائی اسمبلی میں کوئی نشست نہیں سنبھالے گا تاوقتیکہ وہ اپنی کسی ایک نشست سے مستعفی نہ ہو جائے۔

(۳) پہلی قومی اسمبلی میں، کسی رکن کی وفات یا استعفیٰ کی وجہ سے یا اس کے نااہل ہو جانے کے نتیجہ میں، یا کسی انتخابی عذرداری کے حتمی فیصلے کی بناء پر رکن نہ رہنے کی وجہ سے، اتفاقی طور پر خالی ہونے والی کسی نشست کو، جس میں یوم آغاز سے قبل موجود پاکستان کی قومی اسمبلی کی کوئی ایسی خالی نشست بھی شامل ہے جو اس دن سے قبل پُر نہیں کی گئی تھی، اس طریقہ سے پُر کیا جا سکے گا جس طریقے سے وہ یوم آغاز سے قبل پُر کی جاتی۔

---

[1] دستور (ترمیم چہارم) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۷۱ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۹ کی رُو سے شامل کی گئی (نفاذ پذیر از ۲۱ نومبر، ۱۹۷۵ء)۔

(۴) شق (۱) کے پیرا (الف) میں محولہ کوئی شخص قومی اسمبلی میں نہ بیٹھے گا نہ ووٹ دے گا، تاوقتیکہ اس نے آرٹیکل ۶۵ کے تحت مقررہ حلف نہ اٹھالیا ہو اور، اگر، ظاہر کردہ معقول وجوہ کی بناء پر قومی اسمبلی کے اسپیکر کی جانب سے دی گئی اجازت کے بغیر، وہ اسمبلی کے پہلے اجلاس کے دن سے اکیس دن کے اندر حلف اٹھانے سے قاصر رہے، تو اس مدت کے اختتام پر اس کی نشست خالی ہوجائے گی۔

سینٹ کی پہلی [۴][تشکیل]۔

[۱]۲۷۲۔ [۳]☆دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، لیکن [۲][آرٹیکل ۱۲۳ اور] آرٹیکل ۲۲۳ کے تابع،۔

(الف) سینٹ، دستور کے تحت پہلی قومی اسمبلی کا وجود برقرار رہنے تک، پینتالیس ارکان پر مشتمل ہوگی اور آرٹیکل ۵۹ کے احکام اس طرح مؤثر ہوں گے گویا کہ، اس کی شق (۱) کے پیرا (الف) میں لفظ "چودہ" کی بجائے لفظ "دس" اور مذکورہ شق کے پیرا (ب) میں لفظ "پانچ" کی بجائے لفظ "تین" تبدیل کر دیا گیا ہو اور دستور میں سینٹ کی "کل رکنیت" کے حوالے کا مفہوم بحسبہ لیا جائے گا؛

(ب) سینٹ کے منتخبہ یا چنے ہوئے ارکان کو قرعہ اندازی کے ذریعے دو گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا، پہلے گروہ میں ہر صوبے سے پانچ ارکان، وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں سے دو ارکان اور وفاقی دارالحکومت سے ایک رکن شامل ہوگا اور دوسرے گروہ میں ہر صوبے سے پانچ ارکان، مذکورہ علاقوں سے ایک رکن اور وفاقی دارالحکومت سے ایک رکن شامل ہوگا؛

---

[۱] ۹ر جون، ۱۹۷۳ء اور ۱۴ر اگست ۱۹۷۴ء کے درمیان آرٹیکل ۲۷۲ فرمان انتخاب سینٹ، ۱۹۷۳ء (فرمان صدر نمبر ۸ مجریہ ۱۹۷۳ء) کی رو سے کی گئی مندرجہ ذیل تبدیلیوں کے تابع مؤثر ہوا تھا، یعنی:-
مذکورہ آرٹیکل میں، شق (۱) کے بعد حسب ذیل نئی شق کا اضافہ کر دیا جائے گا، یعنی:
"(۲) جب تک کہ پارلیمنٹ اس سلسلے میں قانون کے ذریعے احکام وضع نہ کر دے، صدر سینٹ کی باقاعدہ تشکیل، اور اس کے لئے انتخاب، کی اغراض کے لئے، بذریعہ فرمان حسب ذیل محولہ معاملات میں سے کسی کے لئے احکام وضع کر سکے گا۔
(الف) آرٹیکل ۶۳ کی شق (۱) کے پیرا (د) اور (ہ)؛
(ب) آرٹیکل ۲۲۲ کے پیرا (د)، (ہ) اور (و)؛ اور
(ج) آرٹیکل ۲۲۵"۔

[۲] دستور (ترمیم اول)، ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۶ کی رو سے شامل کیا گیا، (نفاذ پذیر از ۴ر مئی، ۱۹۷۴ء)۔

[۳] قوسین اور ہندسہ "(۱)" دستور (ترمیم چہارم)، ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۷۱ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۱۰ کی رو سے حذف کئے گئے (نفاذ پذیر از ۲۱ر نومبر ۱۹۷۵ء)۔"

[۴] بحوالہ عین ماقبل شامل کئے گئے۔

(ج) پہلے گروہ اور دوسرے گروہ کے ارکان کی میعاد عہدہ بالترتیب دو سال اور چار سال ہوگی؛

(د) سینٹ کے ارکان کی اپنی اپنی میعاد ختم ہونے کے بعد ان کی جگہ منتخب ہونے یا چنے جانے والے ارکان کے عہدے کی میعاد چار سال ہوگی؛

(ہ) اتفاقی طور پر خالی ہونے والی جگہ پُر کرنے کے لئے منتخب ہونے یا چنے جانے والے شخص کے عہدے کی میعاد اس رکن کی باقی ماندہ میعاد عہدہ کے برابر ہوگی جس کی جگہ پُر کرنے کے لئے وہ منتخب ہوا یا چنا گیا ہو؛

(و) قومی اسمبلی کا پہلا عام انتخاب منعقد ہوتے ہی سینٹ کے لئے ہر صوبے سے چار مزید ارکان اور وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں سے دو مزید ارکان منتخب کئے جائیں گے؛ اور

(ز) پیرا (و) کے تحت منتخب ہونے والے ارکان میں سے نصف کی جن کا تعین بذریعہ قرعہ اندازی کیا جائے گا میعاد عہدہ پہلے گروہ کے ارکان کی باقی ماندہ میعاد عہدہ ہوگی اور دوسرے نصف کی میعاد عہدہ دوسرے گروہ کے ارکان کی باقی ماندہ میعاد عہدہ ہوگی۔

[1]۲۷۳۔ (۱) دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، لیکن [2][آرٹیکل ۶۳،] آرٹیکل ۶۴ اور آرٹیکل ۲۲۳ کے تابع،- **پہلی صوبائی اسمبلی۔**

[3][(الف) دستور کے تحت کسی صوبے کی پہلی اسمبلی حسب ذیل پر مشتمل ہوگی۔

(اوّل) یوم آغاز سے عین قبل موجود اس صوبے کی اسمبلی کے ارکان پر؛ اور

(دوم) ان زائد ارکان پر جو آرٹیکل ۱۰۶ کی شق (۳) میں محولہ نشستوں کو پُر کرنے کے لئے ارکان کی طرف سے قانون کے مطابق منتخب کئے جائیں گے،

---

[1] ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۳ء سے پانچ سال کی مدت کے دوران آرٹیکل ۲۷۳ اس طرح مئوثر ہوگا گویا کہ اس کی شق (۲) میں، الفاظ "انتخابی عذرداری" کے بعد الفاظ "یا بصورت دیگر" شامل کر دیئے گئے ہوں، دیکھئے فرمان ازالہ مشکلات (دوہری رکنیت پر پابندی) ۱۹۷۳ء (فرمان صدر نمبر ۲۲ مجریہ ۱۹۷۳ء)۔

[2] دستور (ترمیم چہارم) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۷۱ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۱۱ کی رُو سے شامل کئے گئے (نفاذ پذیر از ۲۱ نومبر، ۱۹۷۵ء)۔

[3] بحوالہ عین ماقبل تبدیل کی گئی۔

اور، تاوقتیکہ اسے اس سے قبل توڑ نہ دیا جائے، چودہ اگست، سن انیس سو ستتر تک برقرار رہے گی اور دستور میں کسی صوبے کی اسمبلی کی "کل رکنیت" کا مفہوم بحسبہ لیا جائے گا؛]

(ب) کسی صوبے کی پہلی اسمبلی کے رکن منتخب ہونے اور رہنے کے لئے اہلیتیں اور نااہلیتیں، ماسوائے یوم آغاز کے بعد اتفاقی طور پر خالی ہونے والی نشستیں پُر کرنے والے[1] [یا آرٹیکل ۱۰۶ کی شق (۳) میں محولہ زائد نشستوں کیلئے منتخب ہونے والے] ارکان کے لئے، وہی ہوں گی جو کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عبوری دستور کے تحت مقرر کی گئی تھیں:

مگر شرط یہ ہے کہ ملازمت پاکستان میں کسی منفعت بخش عہدہ پر فائز کوئی شخص یوم آغاز سے تین ماہ کے اختتام کے بعد، اسمبلی کا رکن برقرار نہیں رہے گا۔

(۲) کسی صوبے کی پہلی اسمبلی میں، کسی رکن کی وفات یا استعفے کی وجہ سے یا اس کے نااہل ہو جانے کے نتیجہ میں، یا کسی انتخابی عذرداری کے حتمی فیصلے کی بناء پر رکن نہ رہنے کی وجہ سے، اتفاقی طور پر خالی ہونے والی کسی نشست کو، جس میں یوم آغاز سے عین قبل موجود اس صوبے کی اسمبلی کی کوئی ایسی خالی نشست بھی شامل ہے جو اس دن سے قبل پُر نہ کی گئی تھی، اسی طریقہ سے پُر کیا جا سکے گا، جس طریقے سے وہ یوم آغاز سے عین قبل پُر کی جاتی۔

(۳) شق (۱) کے پیرا (الف) میں محولہ کوئی رکن، صوبائی اسمبلی میں نہ بیٹھے گا نہ ووٹ دے گا، تاوقتیکہ اس نے آرٹیکل ۶۵ بشمول آرٹیکل ۱۲۷ کے تحت مقررہ حلف نہ اٹھا لیا ہو اور، اگر، ظاہر کردہ معقول وجوہ کی بناء پر صوبائی اسمبلی کے اسپیکر کی جانب سے دی گئی اجازت کے بغیر وہ صوبائی اسمبلی کے پہلے اجلاس کے دن سے اکیس روز کے اندر اندر حلف لینے سے قاصر رہے، تو اس مدت کے اختتام پر اس کی نشست خالی ہو جائے گی۔

---

[1] دستور (ترمیم چہارم) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۷۱ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۱۱ کی رو سے شامل کئے گئے (نفاذ پذیر از ۲۱ رنومبر ۱۹۷۵ء)۔

۲۷۴۔ (۱) تمام جائیداد اور اثاثے جو یوم آغاز سے عین قبل صدر یا وفاقی حکومت کے تصرف میں تھے یوم مذکورہ سے وفاقی حکومت کے تصرف میں رہیں گے تاوقتیکہ انہیں ایسی اغراض کے لئے استعمال نہ کیا جاتا ہو، جو یوم مذکورہ پر کسی صوبے کی حکومت کی اغراض بن گئی ہوں ،تو ایسی صورت میں، اس دن سے، ان پر اس صوبے کی حکومت کا تصرف ہو جائے گا۔

جائیداد، اثاثہ جات، حقوق، ذمہ داریوں اور وجوب کا تصرف۔

(۲) تمام املاک اور اثاثے جو، یوم آغاز سے عین قبل، کسی صوبے کی حکومت کے تصرف میں تھے، یوم مذکورہ سے، اس صوبے کی حکومت کے تصرف میں بدستور رہیں گے تاوقتیکہ انہیں ایسی اغراض کے لئے استعمال نہ کیا جاتا ہو، جو یوم مذکورہ پر وفاقی حکومت کی اغراض بن گئی ہوں ،تو ایسی صورت میں، اس دن سے، ان پر وفاقی حکومت کا تصرف ہو جائے گا۔

(۳) وفاقی حکومت یا کسی صوبے کی حکومت کے جملہ حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب، خواہ وہ کسی معاہدے سے پیدا ہوئے ہوں یا بصورت دیگر، یوم آغاز سے بالترتیب وفاقی حکومت یا اس صوبے کی حکومت کے حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب رہیں گے بجز اس کے کہ ـــــ

(الف) کسی ایسے معاملے سے متعلق جملہ حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب جو، یوم مذکور سے عین قبل، وفاقی حکومت کی ذمہ داری تھی، لیکن جو دستور کے تحت، کسی صوبے کی حکومت کی ذمہ داری بن گئے ہیں، اس صوبے کی حکومت کو منتقل ہو جائیں گے؛ اور

(ب) کسی ایسے معاملے سے متعلق جملہ حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب جو، یوم مذکور سے عین قبل، کسی صوبائی حکومت کی ذمہ داری تھے، لیکن جو دستور کے تحت، وفاقی حکومت کی ذمہ داری بن گئے، وفاقی حکومت کو منتقل ہو جائیں گے۔

۲۷۵۔ (۱) دستور کے تابع اور آرٹیکل ۲۴۰ کے تحت قانون بننے تک، کوئی شخص جو یوم آغاز سے عین قبل ملازمت پاکستان میں تھا، اس تاریخ سے انہی شرائط پر ملازمت پاکستان میں

ملازمت پاکستان میں اشخاص کا عہدوں پر برقرار رہنا، وغیرہ۔

برقرار رہے گا، جن کا اس دن سے عین قبل اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عبوری دستور کے تحت اس پر اطلاق ہوتا تھا۔

(۲) شق (۱) اس شخص کی بابت بھی اطلاق پذیر ہوگی جو یوم آغاز سے عین قبل حسب ذیل عہدہ پر فائز تھا ــــ

(الف) چیف جسٹس پاکستان یا عدالت عظمیٰ کا دیگر جج، یا کسی عدالتِ عالیہ کا چیف جسٹس یا دیگر جج؛

(ب) کسی صوبے کا گورنر؛

(ج) کسی صوبے کا وزیر اعلیٰ؛

(د) قومی اسمبلی یا کسی صوبائی اسمبلی کا اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر؛

(ہ) چیف الیکشن کمشنر؛

(و) پاکستان کا اٹارنی جنرل یا کسی صوبے کا ایڈووکیٹ جنرل؛ یا

(ز) پاکستان کا محاسب اعلیٰ۔

(۳) دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، یوم آغاز سے چھ ماہ کی مدت کے لئے کوئی وفاقی وزیر یا کوئی وزیر مملکت یا کسی صوبے کا وزیر اعلیٰ یا کوئی صوبائی وزیر ایسا شخص ہو سکے گا جو [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا، جیسی بھی صورت ہو، اس صوبے کی صوبائی اسمبلی کا رکن نہ ہو؛ اور ایسے وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزیر کو صوبائی اسمبلی میں یا اس کی کسی ایسی کمیٹی میں، جس کا اسے رکن نامزد کیا جائے، تقریر کرنے اور بصورت دیگر کارروائی میں حصہ لینے کا حق ہوگا، البتہ اس شق کی رو سے وہ ووٹ دینے کا مستحق نہیں ہوگا۔

(۴) کوئی شخص، جو اس آرٹیکل کے تحت کسی ایسے عہدہ پر برقرار رکھا جائے جس کے لئے جدول

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

سوم میں حلف کی عبارت مقرر کی گئی ہے، یوم آغاز کے بعد، جس قدر جلد ممکن العمل ہو، شخص مجاز کے سامنے مذکورہ عبارت میں حلف اٹھائے گا۔

(۵) دستور اور قانون کے تابع ....

(الف) کل دیوانی، فوجداری اور مال کی عدالتیں جو یوم آغاز سے عین قبل اپنا اختیار سماعت استعمال کر رہی ہوں اور کارہائے منصبی انجام دے رہی ہوں، یوم مذکورہ سے اپنے اپنے اختیارات سماعت استعمال کرتی رہیں گی اور کارہائے منصبی انجام دیتی رہیں گی؛ اور

(ب) تمام پاکستان میں جملہ ہیئت ہائے مجاز اور افسران (خواہ عدالتی، انتظامی، مال گزاری یا وزارتی) یوم آغاز سے عین قبل، جو کارہائے منصبی انجام دے رہے ہوں، یوم مذکورہ سے اپنے کارہائے منصبی انجام دیتے رہیں گے۔

۲۷۶۔ دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، پہلا صدر، چیف جسٹس پاکستان کی غیر حاضری میں، آرٹیکل ۴۲ میں محولہ حلف قومی اسمبلی کے اسپیکر کے سامنے اٹھا سکے گا۔ پہلے صدر کا حلف۔

۲۷۷۔ (۱) تیس جون سن ایک ہزار نو سو چوہتر کو ختم ہونے والے مالی سال کے لئے صدر کی مصدقہ، منظور شدہ مصارف کی جدول، اس سال کے لئے وفاقی مجموعی فنڈ سے خرچ کے لئے بدستور اختیار، جائز رہے گی۔ عبوری مالی احکام۔

(۲) صدر یکم جولائی سن ایک ہزار نو سو تہتر سے شروع ہونے والے مالی سال سے قبل کسی مالی سال کے لئے، وفاقی حکومت کے خرچ (جو اس سال کے لئے منظور شدہ خرچ سے زیادہ ہو)، کی بابت، وفاقی مجموعی فنڈ سے رقوم کی بازخواست کی منظوری دے سکے گا۔

(۳) شق (۱) اور (۲) کے احکام کا کسی صوبے پر اور اس کی بابت اطلاق ہوگا، اور اس غرض کیلئے......

(الف) ان احکام میں صدر کے لئے کسی حوالے کو اس صوبہ کے گورنر کے حوالے کے طور پر پڑھا جائے گا؛ اور

(ب) ان احکام میں وفاقی حکومت کے لئے کسی حوالے کو اس صوبے کی حکومت کے حوالے کے طور پر پڑھا جائے گا؛ اور

(ج) ان احکام میں وفاقی مجموعی فنڈ کے لئے کسی حوالے کو، اس صوبے کے صوبائی مجموعی فنڈ کے حوالے کے طور پر پڑھا جائے گا۔

حسابات جن کا یوم آغاز سے پہلے محاسبہ نہ ہوا ہو۔

۲۷۸۔ محاسبِ اعلیٰ ان حسابات سے متعلق جو یوم آغاز سے قبل مکمل نہ ہوئے ہوں یا جن کا محاسبہ نہ ہوا ہو، وہی کار ہائے منصبی انجام دے گا اور وہی اختیارات استعمال کرے گا جو دستور کی رو سے، وہ دیگر حسابات کی بابت انجام دینے یا استعمال کرنے کا مجاز ہے اور آرٹیکل ۱۷۱، ضروری تغیر و تبدل کے ساتھ، بحسبہ اطلاق پذیر ہوگا۔

محصولات کا تسلسل۔

۲۷۹۔ دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، یوم آغاز سے عین قبل نافذ العمل کسی قانون کے تحت عائد کردہ تمام محصولات اور فیسیں اس وقت تک برقرار رہیں گی جب تک انہیں متعلقہ مقننہ کے ایکٹ کے ذریعے تبدیل یا منسوخ نہ کر دیا جائے۔

ہنگامی حالت کے اعلان کا تسلسل۔

۲۸۰۔ تیس نومبر ایک ہزار نو سو اکہتر کو جاری کردہ ہنگامی حالت کا اعلان آرٹیکل ۲۳۲ کے تحت جاری کردہ ہنگامی حالت کا اعلان متصور ہوگا، اور اس کی شق (۷) اور شق (۸) کی اغراض کے لئے یوم آغاز پر جاری کردہ متصور ہوگا، اور اس اعلان کی رو سے کوئی قانون قاعدہ یا حکم جو جاری کیا گیا ہو یا جس کا جاری کیا جانا مترشح ہوتا ہو، جائز طور پر جاری کردہ متصور ہوگا۔ [۱][اور اس پر کسی عدالت میں حصہ دوم کے باب ۱ کی رو سے عطا کردہ حقوق میں سے کسی سے عدم مطابقت کی بنا پر اعتراض نہیں کیا جائے گا۔]

۱۔ دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۷ کی رو سے اضافہ کئے گئے اور ہمیشہ سے بایں طور اضافہ شدہ متصور ہوں گے۔

[ضمیمہ[1]

(آرٹیکل ۲ الف)

قرارداد مقاصد

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

(شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔)

چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کل کائنات کا بلا شرکت غیرے حاکم مطلق ہے اور پاکستان کے جمہور کو جو اختیار و اقتدار اس کی مقرر کردہ حدود کے اندر استعمال کرنے کا حق ہوگا وہ ایک مقدس امانت ہے؛

مجلس دستور ساز نے جو جمہور پاکستان کی نمائندہ ہے آزاد و خود مختار مملکت پاکستان کے لئے ایک دستور مرتب کرنے کا فیصلہ کیا ہے؛

جس کی رو سے مملکت اپنے اختیارات و اقتدار کو جمہور کے منتخب کردہ نمائندوں کے ذریعے استعمال کرے گی؛

جس کی رُو سے جمہوریت، حریت، مساوات، رواداری اور عدل عمرانی کے اصولوں کو جس طرح اسلام نے ان کی تشریح کی ہے پورے طور پر ملحوظ رکھا جائے گا؛

جس کی رُو سے مسلمانوں کو اس قابل بنایا جائے گا کہ وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات و مقتضیات کے مطابق جس طرح کہ قرآن پاک و سنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے، ترتیب دے سکیں؛

جس کی رُو سے اس امر کا قرار واقعی انتظام کیا جائے گا کہ اقلیتیں آزادی کے ساتھ اپنے مذاہب پر عقیدہ رکھ سکیں اور ان پر عمل کر سکیں اور اپنی ثقافتوں کو [2][آزادانہ] ترقی دے سکیں؛

جس کی رُو سے وہ علاقے جو اب تک پاکستان میں داخل یا شامل ہو گئے ہیں اور ایسے دیگر علاقے جو آئندہ پاکستان میں داخل یا شامل ہو جائیں ایک وفاقیہ بنائیں گے جس کے صوبوں کو مقررہ اختیارات و اقتدار کی حد تک خود مختاری حاصل ہوگی؛

---

[1] نیا ضمیمہ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے شامل کیا گیا۔

[2] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۹۹ کی رو سے شامل کیا گیا۔

جس کی رُو سے بنیادی حقوق کی ضمانت دی جائے گی اوران حقوق میں جہاں تک کہ قانون واخلاق اجازت دیں مساوات حیثیت ومواقع، قانون کی نظر میں برابری، عمرانی، اقتصادی اور سیاسی انصاف، اظہارخیال، عقیدہ، دین، عبادت اورشرکت کی آزادی شامل ہوگی؛

جس کی رُو سے اقلیتوں اور پسماندہ و پست طبقوں کے جائز حقوق کے تحفظ کا قرار واقعی انتظام کیا جائے گا؛

جس کی رُو سے نظام عدل گستری کی آزادی پوری طرح محفوظ ہوگی؛

جس کی رُو سے وفاقیہ کے علاقوں کی صیانت، اس کی آزادی اوراس کے جملہ حقوق کا جن میں اس کے خشکی وتری اور فضاء پر صیانت کے حقوق شامل ہیں تحفظ کیا جائے گا؛

تا کہ اہل پاکستان فلاح وبہبود حاصل کریں اوراقوام عالم کی صف میں اپنا جائز وممتاز مقام حاصل کرسکیں اورامن عالم برقرار رکھنے اور بنی نوع انسان کی ترقی وخوش حالی کے لئے پوری کوششیں کرسکیں۔]

---

[1]جدول اوّل

[آرٹیکل ۸(۳)(ب) اور (۴)]

آرٹیکل ۸(۱) اور (۲) کے نفاذ سے مستثنیٰ قوانین

حصّہ ۱

۱۔ فرامین صدر

۱۔ فرمان (جائیداد) انضمامی ریاست، ۱۹۶۱ء (فرمان صدر نمبر ۱۲ مجریہ ۱۹۶۱ء)۔

۲۔ فرمان اقتصادی اصلاحات، ۱۹۷۲ء (فرمان صدر نمبر ۱ مجریہ ۱۹۷۲ء)۔

۲۔ ضوابط

۱۔ ضابطہ اصلاحات اراضی، ۱۹۷۲ء۔

۲۔ ضابطہ (بلوچستان پٹ فیڈر کنیال) اصلاحات اراضی، ۱۹۷۲ء۔

۳۔ ضابطہ (صنعتوں کا تحفظ) اقتصادی اصلاحات، ۱۹۷۲ء۔

۴۔ ضابطہ (چترال) تقسیم جائیداد، ۱۹۷۴ء (نمبر ۲ مجریہ ۱۹۷۴ء)۔

۵۔ ضابطہ چترال، تصفیہ تنازعات جائیداد غیر منقولہ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳ مجریہ ۱۹۷۴ء)۔

۶۔ ضابطہ (ترمیمی) (توارث و تقسیم جائیداد اور تصفیہ تنازعات جائیداد غیر منقولہ) دیر و سوات ۱۹۷۵ء (نمبر ۲ مجریہ ۱۹۷۵ء)۔

[2][۷۔ ضابطہ (ترمیمی) (چترال) تصفیہ تنازعات جائیداد غیر منقولہ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۲ مجریہ ۱۹۷۶ء)]۔

---

[1] جدول اوّل جس طرح کہ اس میں دستور (ترمیم اوّل) ایکٹ ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۷ (نفاذ پذیر یاز ۴ مئی ۱۹۷۴ء) کی رو سے ترمیم کی گئی تھی دستور (ترمیم چہارم) ایکٹ ۱۹۷۵ء (نمبر ۷۱ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۱۲ (نفاذ پذیر یاز ۲۱ نومبر ۱۹۷۵ء) کی رو سے تبدیل کر دی گئی۔

[2] اندراج ۷ کا دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۸ کی رو سے اضافہ کیا گیا (نفاذ پذیر یاز ۱۳ ستمبر ۱۹۷۶ء)۔

[۱]

۳۔ وفاقی ایکٹ

۱۔ اصلاحات اراضی (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۰ بابت ۱۹۷۴ء)۔

۲۔ اصلاحات اراضی (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۳۹ بابت ۱۹۷۵ء)۔

[۳۔ آٹا پیسنے کی ملوں کے انضباط اور ترقی کا ایکٹ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۵۷ بابت ۱۹۷۶ء)۔

۴۔ چاول چھڑنے کی ملوں کے انضباط اور ترقی کا ایکٹ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۵۸ بابت ۱۹۷۶ء)۔

۵۔ کپاس بیلنے کی ملوں کے انضباط اور ترقی کا ایکٹ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۵۹ بابت ۱۹۷۶ء)]۔

۴۔ صدر کے جاری کردہ آرڈیننس

اصلاحات اراضی (ترمیمی) آرڈیننس، ۱۹۷۵ء (نمبر ۲۱ مجریہ ۱۹۷۵ء) اور مذکورہ آرڈیننس کی جگہ لینے کے لئے وضع کردہ وفاقی ایکٹ۔

۵۔ صوبائی ایکٹ

۱۔ اصلاحات اراضی (ترمیم بلوچستان) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (بلوچستان ایکٹ نمبر ۱۱ بابت ۱۹۷۴ء)۔

۲۔ اصلاحات اراضی (ضابطہ پٹ فیڈر کینال) (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (بلوچستان ایکٹ نمبر ۷ بابت ۱۹۷۵ء)۔

[۶۔ صوبائی آرڈیننس

[۲]

اصلاحات اراضی (پٹ فیڈر کینال) (ترمیمی) آرڈیننس، ۱۹۷۶ء]۔

---

۱ اندراج ۳ تا ۵ کا دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۸ کی رو سے اضافہ کیا گیا (نفاذ پذیر از ۱۳ ستمبر، ۱۹۷۶ء)۔

۲ ذیلی عنوان ۶ اور اندراج کا دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۸ کی رو سے اضافہ کیا گیا (نفاذ پذیر از ۱۳ ستمبر ۱۹۷۶ء)۔

حصہ ۲

ا۔ فرامین صدر

۱۔ فرمان (حصول ونتقلی) معدنیات، ۱۹۶۱ء (فرمان صدر نمبر ۸ مجریہ ۱۹۶۱ء)۔

۲۔ فرمان (انتظامی ایجنسی اور انتخاب نظما) کمپنیات، ۱۹۷۲ء (فرمان صدر نمبر ۲ مجریہ ۱۹۷۲ء)۔

۳۔ فرمان (اصلاحات) انجمن ہائے امداد باہمی، ۱۹۷۲ء (فرمان صدر نمبر ۹ مجریہ ۱۹۷۲ء)۔

۴۔ فرمان (قومی تحویل میں لینا) بیمہ زندگی، ۱۹۷۲ء (فرمان صدر نمبر ۱۰ مجریہ ۱۹۷۲ء)۔

۵۔ فرمان (زیر سماعت مقدمات) مارشل لاء، ۱۹۷۲ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۷۲ء)۔

۶۔ فرمان (تنسیخ صرف ہائے خاص و مراعات) انضمامی ریاستوں کے حکمران، ۱۹۷۲ء (فرمان صدر نمبر ۱۵ مجریہ ۱۹۷۲ء)۔

۷۔ فرمان (تنسیخ) صنعتی منظوریاں اور اجازت نامے، ۱۹۷۲ء (فرمان صدر نمبر ۱۶ مجریہ ۱۹۷۲ء)۔

۸۔ فرمان (خصوصی عدالت) ترمیم قانون فوجداری، ۱۹۷۲ء (فرمان صدر نمبر ۲۰ مجریہ ۱۹۷۲ء)۔

۲۔ ضوابط

۱۔ ضابطہ (تصرف جائیداد) راولپنڈی، ۱۹۵۹ء۔

۲۔ ضابطہ دارالحکومت پاکستان، ۱۹۶۰ء۔

۳۔ ضابطہ (املاک متروکہ) تنقیح دعاوی، ۱۹۶۱ء۔

۴۔ ضابطہ (گوشواروں اور غلط اظہار کی تصحیح)، محصول آمدنی، ۱۹۶۹ء۔

۵۔ ضابطہ ناجائز تصرف جائیداد، ۱۹۶۹ء۔

۶۔ ضابطہ (احکام خاص) ملازمت سے برطرفی، ۱۹۶۹ء۔

۷۔ ضابطہ (سزا) ظاہری ذرائع سے بڑھ چڑھ کر زندگی گزارنا، ۱۹۶۹ء۔

۸۔ ضابطہ (ناجائز قبضہ کی بازیافت) سرکاری زرعی اراضی، ۱۹۶۹ء۔

۹۔ ضابطہ (دشمن کو واجب الادا رقم کی ادائیگی) املاک دشمن، ۱۹۷۰ء۔

۱۰۔ ضابطہ (بڑی مالیت کے) کرنسی نوٹوں کی واپسی، ۱۹۷۱ء۔

۱۱۔ ضابطہ (بازیافت) املاک متروکہ کی مالیت اور سرکاری واجبات، ۱۹۷۱ء۔

۱۲۔ ضابطہ (تصفیہ تنازعات) ضلع پشاور اور قبائلی علاقہ جات، ۱۹۷۱ء۔

۱۳۔ ضابطہ (فنڈز کی جانچ پڑتال) کنونشن مسلم لیگ اور عوامی لیگ، ۱۹۷۱ء۔

۱۴۔ ضابطہ غیر ملکی زرمبادلہ کی واپسی، ۱۹۷۲ء۔

۱۵۔ ضابطہ (اظہار) غیر ملکی اثاثہ جات، ۱۹۷۲ء۔

۱۶۔ ضابطہ (درخواست نظر ثانی) ملازمت سے برطرفی، ۱۹۷۲ء۔

۱۷۔ ضابطہ (قبضہ) نجی انتظام کے تحت اسکول اور کالج، ۱۹۷۲ء۔

۱۸۔ ضابطہ (تمنیخ فروخت) املاک دشمن، ۱۹۷۲ء۔

۱۹۔ ضابطہ (توارث وتقسیم جائیداد) دیر وسوات، ۱۹۷۲ء۔

۲۰۔ ضابطہ (تصفیہ تنازعات جائیداد غیر منقولہ) دیر وسوات، ۱۹۷۲ء۔

۲۱۔ ضابطہ (تمنیخ فروخت یا انتقال) مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن، ۱۹۷۲ء۔

۲۲۔ ضابطہ (متولیوں اور ناظموں کے بورڈ کی معطلی) نیشنل پریس ٹرسٹ، ۱۹۷۲ء۔

۲۳۔ ضابطہ (پنجاب) (بازادائی قرضہ جات) بینک ہائے امداد باہمی، ۱۹۷۲ء۔

۲۴۔ ضابطہ (سندھ) (بازادائی قرضہ جات) انجمن ہائے امداد باہمی، ۱۹۷۲ء۔

۳۔ صدر کے جاری کردہ آرڈیننس

۱۔ انضباط جہازرانی آرڈیننس، ۱۹۵۹ء (نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۵۹ء)۔

۲۔ جموں وکشمیر (انتظام جائیداد) آرڈیننس، ۱۹۶۱ء (نمبر ۳ مجریہ ۱۹۶۱ء)۔

۳۔ مسلم عائلی قوانین آرڈیننس، ۱۹۶۱ء (نمبر ۸ مجریہ ۱۹۶۱ء)۔

۴۔ تحفظ پاکستان (ترمیمی) آرڈیننس، ۱۹۶۱ء (نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۶۱ء)۔

۵۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان (قبضہ) آرڈیننس، ۱۹۶۱ء (نمبر ۲۰ مجریہ ۱۹۶۱ء)۔

۶۔ تجارتی تنظیمیں آرڈیننس، ۱۹۶۱ء (نمبر ۴۵ مجریہ ۱۹۶۱ء)۔

۴۔ وفاقی ایکٹ

احتساب فلم ایکٹ، ۱۹۶۳ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۶۳ء)۔

۵۔ سابق صوبہ مغربی پاکستان کے گورنر کے جاری کردہ آرڈیننس

۱۔ تعلیمی وتربیتی ادارہ ہائے حکومت مغربی پاکستان آرڈیننس، ۱۹۶۰ء (مغربی پاکستان آرڈیننس نمبر ۱۱ مجریہ ۱۹۶۰ء)۔

۲۔ املاک وقف مغربی پاکستان آرڈیننس، ۱۹۶۱ء (مغربی پاکستان آرڈیننس نمبر ۲۸ مجریہ ۱۹۶۱ء)۔

۳۔ رجسٹری انجمنان (ترمیم مغربی پاکستان) آرڈیننس، ۱۹۶۲ء (مغربی پاکستان آرڈیننس نمبر ۹ مجریہ ۱۹۶۲ء)۔

۴۔ صنعت ہائے مغربی پاکستان (انضباط قیام وتوسیع) آرڈیننس، ۱۹۶۳ء (مغربی پاکستان آرڈیننس نمبر ۴ مجریہ ۱۹۶۳ء)۔

۶۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ کے گورنر کے جاری کردہ آرڈیننس

۱۔ تعلیمی وتربیتی ادارہ ہائے حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ آرڈیننس، ۱۹۷۱ء (شمال مغربی سرحدی صوبہ آرڈیننس نمبر ۳ مجریہ ۱۹۷۱ء)۔

۲۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ چشمہ رائٹ بنک کینال پروجیکٹ (انضباط وانسداد سٹہ بازی دراراضی)، آرڈیننس، ۱۹۷۱ء (شمال مغربی سرحدی صوبہ آرڈیننس نمبر ۵ مجریہ ۱۹۷۱ء)۔

۳۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ گومل زام پروجیکٹ (انضباط وانسداد سٹہ بازی دراراضی)، آرڈیننس، ۱۹۷۱ء (شمال مغربی سرحدی صوبہ آرڈیننس نمبر ۸ مجریہ ۱۹۷۱ء۔)۔]

---

[1][جدول دوم

[آرٹیکل ۴۱(۳)]

صدر کا انتخاب

۱۔ [2][الیکشن کمیشن پاکستان] صدر کے عہدے کے لئے انتخاب کا انعقاد اور انصرام کرے گا، اور [2][چیف الیکشن کمشنر] مذکورہ انتخاب کے لئے افسر رائے شماری (ریٹرننگ افسر) ہوگا۔

۲۔ [2][الیکشن کمیشن پاکستان] مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ارکان کے اجلاس اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان کے اجلاس کی صدارت کرنے کے لئے افسران صدارت کنندہ (پریذائڈنگ افسران) کا تقرر کرے گا۔

۳۔ چیف الیکشن کمشنر عام اعلان کے ذریعے کاغذات نامزدگی داخل کرنے کے لئے، جانچ پڑتال کرنے کے لئے، نام واپس لینے کے لئے، اگر کوئی ہو، اور انتخاب کے انعقاد کے لئے، اگر ضروری ہو، وقت اور مقام مقرر کرے گا۔

۴۔ نامزدگی کے لئے مقرر کردہ دن کی دوپہر سے پہلے مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) یا کسی صوبائی اسمبلی کا کوئی رکن نامزدگی کا ایک کاغذ جس پر بحیثیت تجویز کنندہ خود اس کے اور بحیثیت تائید کنندہ مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) یا، جیسی بھی صورت ہو، اسمبلی کے کسی دوسرے رکن کے دستخط ہوں اور جس کے ساتھ نامزد شخص کا ایک دستخط شدہ بیان منسلک ہو کہ وہ نامزدگی پر رضامند ہے، افسر صدارت کنندہ کو دے کر کسی ایسے شخص کو بحیثیت صدر انتخاب کے لئے نامزد کر سکے گا جو بحیثیت صدر انتخاب کا اہل ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی شخص تجویز کنندہ یا تائید کنندہ کی حیثیت سے کسی ایک انتخاب میں ایک سے زیادہ کاغذ نامزدگی پر دستخط نہیں کرے گا۔

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے تبدیل کی گئی۔

[2] دستور (بیسویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۲ء (نمبر ۵ بابت ۲۰۱۲) کی رو سے تبدیل اور شامل کیا گیا۔

۵۔ جانچ پڑتال چیف الیکشن کمشنر اس کی طرف سے مقرر کردہ وقت اور مقام پر کرے گا، اور اگر جانچ پڑتال کے بعد صرف ایک شخص جائز طور پر نامزد رہ جائے، تو چیف الیکشن کمشنر اس شخص کو منتخب شدہ قرار دے دے گا، یا اگر ایک شخص سے زیادہ جائز طور پر نامزد رہ جائیں، تو وہ، عام اعلان کے ذریعے، جائز طور پر نامزد اشخاص کے ناموں کا اعلان کرے گا جو بعد ازیں امیدوار کے نام سے موسوم ہوں گے۔

۶۔ کوئی امیدوار اس غرض کے لئے مقرر کردہ دن کی دوپہر سے قبل کسی وقت، اس افسر صدارت کنندہ کو جس کے پاس اس کا کاغذ نامزدگی داخل کرایا گیا ہو، اپنا دستخطی تحریری نوٹس دے کر اپنی امیدواری سے دستبردار ہو سکے گا، اور کسی امیدوار کو جس نے اس پیرے کے تحت اپنی امیدواری سے دستبرداری کا نوٹس دیدیا ہو، مذکورہ نوٹس کو منسوخ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

۷۔ اگر ایک کے سوا باقی تمام امیدوار دستبردار ہو گئے ہوں، تو کمشنر اس ایک امیدوار کو منتخب قرار دے دے گا۔

۸۔ اگر کوئی بھی دستبردار نہ ہو، یا اگر، دستبرداریوں کے بعد، دو یا زیادہ امیدوار رہ جائیں، تو چیف الیکشن کمشنر عام اعلان کے ذریعے امیدواروں اور ان کے تجویز کنندہ گان اور تائید کنندہ گان کے ناموں کا اعلان کرے گا، اور مابعد پیروں کے احکام کے مطابق خفیہ رائے دہی کے ذریعے رائے دہی منعقد کرنے کی کارروائی کرے گا۔

۹۔ اگر کوئی امیدوار جس کی نامزدگی درست پائی گئی ہو نامزدگی کے لئے مقرر کردہ وقت کے بعد فوت ہو جائے، اور رائے دہی کے آغاز سے قبل افسر صدارت کنندہ کو اس کی موت کی اطلاع مل جائے، تو افسر صدارت کنندہ، امیدوار کی موت کے امر واقعہ کے بارے میں مطمئن ہو جانے پر، رائے دہی منسوخ کر دے گا اور اس امر واقعہ کی اطلاع چیف الیکشن کمشنر کو دیگا، اور اس انتخاب سے متعلق تمام کارروائی ہر لحاظ سے اس طرح از سر نو شروع کی جائے گی گویا کہ نئے انتخاب کے لئے ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کی صورت میں جس کی نامزدگی رائے دہی کی تنسیخ کے وقت جائز تھی، مزید نامزدگی ضروری نہیں ہوگی:

مزید شرط یہ ہے کہ کوئی شخص جس نے رائے دہی منسوخ ہونے سے پہلے اس جدول کے پیرا ۶ کے تحت اپنی امیدواری سے دستبرداری کا نوٹس دے دیا ہو، مذکورہ تنسیخ کے بعد انتخاب کے لئے بحیثیت امیدوار نامزد کئے جانے کا نا اہل نہیں ہوگا۔

۱۰۔ رائے دہی کا انعقاد مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) اور ہر ایک صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں ہوگا، اور متعلقہ افسران صدارت کنندہ ایسے افسروں کی اعانت سے رائے دہی کا انصرام کریں گے جس طرح کہ وہ، چیف الیکشن کمشنر کی منظوری سے، علی الترتیب مقرر کریں۔

۱۱۔ مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)، اور ہر ایک صوبائی اسمبلی کے، ہر ایک رکن کو، جو خود کو مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) یا، جیسی بھی صورت ہو، اس صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں ووٹ ڈالنے کے لئے پیش کرے جس کا وہ رکن ہو (جس کا حوالہ بعد ازیں ووٹ دینے والے شخص کے طور پر دیا گیا ہے)، ایک انتخابی پرچی جاری کی جائے گی، اور وہ اپنا ووٹ اسانتخابی پرچی پر مابعد پیروں کے احکام کے مطابق نشان لگا کر استعمال کرے گا۔

۱۲۔ رائے دہی خفیہ رائے دہی کے ذریعے ایسی انتخابی پرچیوں کی وساطت سے ہوگی جن پر ایسے تمام امیدواروں کے نام حروف تہجی کے لحاظ سے درج ہوں گے جو دستبردار نہ ہوئے ہوں، اور کوئی ووٹ دینے والا شخص اس شخص کے نام کے سامنے جسے وہ ووٹ دینا چاہتا ہو نشان لگا کر ووٹ دے گا۔

۱۳۔ انتخابی پرچیاں مثنیٰ کے ساتھ انتخابی پرچیوں کی ایک کتاب سے جاری کی جائیں گی، ہر مثنیٰ پر نمبر درج ہوگا؛ اور جب کوئی انتخابی پرچی کسی ووٹ دینے والے شخص کو جاری کی جائے تو اس کا نام مثنیٰ پر درج کیا جائے گا، اور افسر صدارت کنندہ کے مختصر دستخط کے ذریعے انتخابی پرچی کی تصدیق کی جائے گی۔

۱۴۔ انتخابی پرچی پرنشان لگا دینے کے بعد ووٹ دینے والا شخص اسے انتخابی پرچی کے صندوق میں ڈالے گا جو افسر صدارت کنندہ کے سامنے رکھا ہوگا۔

۱۵۔ اگر کسی ووٹ دینے والے شخص سے کوئی انتخابی پرچی خراب ہو جائے تو وہ اسے افسر صدارت کنندہ کو واپس کردے گا، جو پہلی انتخابی پرچی کو منسوخ کر کے اور متعلقہ شئی پر منسوخی کا نشان لگا کر اسے دوسری انتخابی پرچی جاری کردے گا۔

۱۶۔ کوئی انتخابی پرچی ناجائز ہوگی اگر............

(اوّل) اس پر کوئی ایسا نام، لفظ یا نشان ہو جس سے ووٹ دینے والے شخص کی شناخت ہو سکے؛ یا

(دوم) اس پر افسر صدارت کنندہ کے مختصر دستخط نہ ہوں؛ یا

(سوم) اس پر کوئی نشان نہ ہو؛ یا

(چہارم) دو یا زیادہ امیدواروں کے نام کے سامنے نشان لگایا گیا ہو؛ یا

(پنجم) اس امیدوار کی شناخت کے بارے میں تعین نہ ہو سکے گا جس کے نام کے سامنے نشان لگایا گیا ہو۔

۱۷۔ رائے دہی ختم ہونے کے بعد ہر ایک افسر صدارت کنندہ، ایسے امیدواروں یا ان کے کارندگان مجاز کی موجودگی میں جو حاضر رہنا چاہیں، انتخابی پرچیوں کے صندوقوں کو کھولے گا اور انہیں خالی کرے گا اور ان میں موجود انتخابی پرچیوں کی جانچ پڑتال کرے گا، ایسی پرچیوں کو مسترد کرتے ہوئے جو ناجائز ہوں، جائز انتخابی پرچیوں پر ہر ایک امیدوار کے لئے درج شدہ ووٹوں کی تعداد کا شمار کرے گا اور بایں طور درج شدہ ووٹوں کی تعداد سے چیف الیکشن کمشنر کو مطلع کرے گا۔

۱۸۔ (۱) چیف الیکشن کمشنر انتخاب کا نتیجہ حسب ذیل طریقے سے متعین کرے گا، یعنی:۔

(الف) مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) میں ہر ایک امیدوار کے حق میں ڈالے ہوئے ووٹ شمار کئے جائیں گے؛

(ب) کسی صوبائی اسمبلی میں ہر ایک امیدوار کے حق میں ڈالے ہوئے ووٹوں کی تعداد کو اس صوبائی اسمبلی میں نشستوں کی مجموعی تعداد سے جس میں فی الوقت سب سے کم نشستیں ہوں ضرب دیا جائے گا اور اس صوبائی اسمبلی میں نشستوں کی مجموعی تعداد سے جس میں ووٹ ڈالے گئے ہوں تقسیم کیا جائے گا؛ اور

(ج) شق (ب) میں محولہ طریقے سے شمار کردہ ووٹوں کی تعداد کو شق (الف) کے تحت شمار کردہ ووٹوں کی تعداد میں جمع کر دیا جائے گا۔

تشریح: اس پیرے میں ''نشستوں کی مجموعی تعداد'' میں غیر مسلموں اور خواتین کے لئے مخصوص نشستیں شامل ہیں۔

(۲) کسی کسر کو قریب ترین کل میں بدل دیا جائے گا۔

۱۹۔ اس امیدوار کو جس نے پیرا ۱۸ میں مصرحہ طریقے سے مدون ووٹوں کی سب سے زیادہ تعداد حاصل کی ہو چیف الیکشن کمشنر کی طرف سے منتخب قرار دے دیا جائے گا۔

۲۰۔ جبکہ کسی رائے دہی میں کوئی سے دو یا زیادہ امیدوار ووٹوں کی مساوی تعداد حاصل کریں تو منتخب کئے جانے والے امیدوار کا چناؤ قرعہ اندازی کے ذریعے کیا جائے گا۔

۲۱۔ جبکہ، کسی رائے دہی کے بعد، ووٹوں کا شمار مکمل ہو گیا ہو، اور رائے شماری کا نتیجہ متعین ہو گیا ہو، چیف الیکشن کمشنر فی الفوران کے سامنے جو موجود ہوں نتیجہ کا اعلان کرے گا، اور نتیجہ سے وفاقی حکومت کو مطلع کرے گا، جو فی الفور نتیجہ کو عام اعلان کے ذریعے مشتہر کرنے کا حکم دے گی۔

۲۲۔ [1][الیکشن کمیشن پاکستان]، اعلان عام کے ذریعے، صدر کی منظوری سے، اس جدول کی اغراض کی بجا آوری کے لئے قواعد وضع کر سکے گا۔]

---

[1] دستور (بیسویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۲ء (نمبر ۵ بابت ۲۰۱۲) کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

جدول سوم

عہدوں کے حلف

صدر

[آرٹیکل ۴۲]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔)

مَیں، .... ،صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور وحدت وتوحید قادر مطلق اللہ تبارک وتعالیٰ، کتب الٰہیہ، جن میں قرآن پاک خاتم الکتب ہے، نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت خاتم النبیین جن کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا، روز قیامت اور قرآن پاک وسنت کی جملہ مقتضیات وتعلیمات پر ایمان رکھتا ہوں:

کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا:

کہ، بحیثیت صدر پاکستان، میں اپنے فرائض وکارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور قانون کے مطابق اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیت، استحکام، یکجہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا:

کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

کہ، میں ہر حالت میں ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ، بلاخوف ورعایت اور بلا رغبت وعناد، قانون کے مطابق انصاف کروں گا:

اور یہ کہ میں کسی شخص کو بلاواسطہ یا بالواسطہ کسی ایسے معاملے کی نہ اطلاع دوں گا اور نہ اسے ظاہر کروں گا جو بحیثیت صدر پاکستان میرے سامنے غور کے لئے پیش کیا جائیگا یا میرے علم میں آئیگا بجز جب کہ بحیثیت صدر اپنے فرائض کی کماحقہ، انجام دہی کے لئے ایسا کرنا ضروری ہو۔

[1][اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)۔]

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

وزیر اعظم

[آرٹیکل ۹۱[1](۵)]

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

(شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔)

مَیں، .... ، صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور وحدت و توحید قادر مطلق اللہ تبارک و تعالیٰ، کتب الٰہیہ، جن میں قرآن پاک خاتم الکتب ہے، نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت خاتم النبیین جن کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا، روز قیامت اور قرآن پاک وسنت کی جملہ مقتضیات و تعلیمات پر ایمان رکھتا ہوں:

کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا:

کہ، بحیثیت وزیر اعظم پاکستان، میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور قانون کے مطابق، اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیت، استحکام، یکجہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا:

کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا، اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

اور یہ کہ میں، ہر حالت میں، ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ، بلاخوف و رعایت اور بلا رغبت و عناد، قانون کے مطابق انصاف کروں گا:

اور یہ کہ میں کسی شخص کو بلاواسطہ یا بالواسطہ کسی ایسے معاملے کی نہ اطلاع دوں گا نہ اسے ظاہر کروں گا جو بحیثیت وزیر اعظم پاکستان میرے سامنے غور کے لئے پیش کیا جائیگا یا میرے علم میں آئیگا بجز جب کہ بحیثیت وزیر اعظم اپنے فرائض کی کماحقہ انجام دہی کے لئے ایسا کرنا ضروری ہو۔

[2][اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)۔]

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۱۰۰ کی رُو سے (۳) کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[2] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رُو سے اضافہ کیا گیا۔

وفاقی وزیر یا وزیرمملکت

[آرٹیکل ۹۲(۲)][1]

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

(شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔)

مَیں، ....، صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی ووفادار رہوں گا:

کہ، بحیثیت وفاقی وزیر (یاوزیرمملکت)، میں اپنے فرائض وکارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اوروفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستوراورقانون کے مطابق، اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیّت، استحکام، یکجہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کوبرقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جوقیام پاکستان کی بنیاد ہے:

کہ میں اپنے ذاتی مفادکواپنے سرکاری کام یااپنے سرکاری فیصلوں پراثر انداز نہیں ہونے دوں گا:

کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستورکوبرقرار رکھوں گااوراس کاتحفظ کروں گا:

کہ میں ہر حالت میں، ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ، بلاخوف ورعایت اور بلارغبت وعناد، قانون کے مطابق انصاف کروں گا:

اور یہ کہ میں کسی شخص کوبلاواسطہ یابالواسطہ کسی ایسے معاملے کی نہ اطلاع دوں گا نہ اسے ظاہر کروں گا جو بحیثیت وفاقی وزیر (یاوزیرمملکت)، میرے سامنےغور کے لئے پیش کیا جائیگا یا میرے علم میں آئیگا، بجز جب کہ بحیثیت وفاقی وزیر (یا وزیرمملکت)، اپنے فرائض کی کما حقہ، انجام دہی کے لئے ایسا کرنا ضروری ہو یا جس کی وزیراعظم نے خاص طور پر اجازت دی ہو۔

[1][اللہ تعالیٰ میری مدداور رہنمائی فرمائے (آمین)۔]

---

[1] فرمان صدر نمبر۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

قومی اسمبلی کا اسپیکر یا

سینٹ کا چیئر مین

[آرٹیکل ۵۳(۲)اور ۶۱]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔)

مَیں، .... بصدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی ووفادار رہوں گا:

کہ، پاکستان کی قومی اسمبلی کے اسپیکر (یا سینٹ کے چیئر مین) کی حیثیت سے اور جب کبھی مجھے بحیثیت صدر پاکستان کام کرنے کے لئے کہا جائے گا، میں اپنے فرائض وکارہائے منصبی، ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور قانون کے مطابق، اور قومی اسمبلی کے اسپیکر کی حیثیت سے اسمبلی کے قواعد کے مطابق (یا سینٹ کے چیئر مین کی حیثیت سے سینٹ کے قواعد کے مطابق) اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیّت، استحکام، یکجہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا:

کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

اور یہ کہ میں ہر حالت میں، ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ، بلا خوف و رعایت اور بلا رغبت وعناد، قانون کے مطابق انصاف کروں گا۔

[1][اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)۔]

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

قومی اسمبلی کا ڈپٹی اسپیکر یا

سینٹ کا ڈپٹی چیئر مین

[آرٹیکل ۵۳(۲)اور ۶۱]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

(شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے ۔)

مَیں ،.................................. بصدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی ووفادار رہوں گا:

کہ، جب کبھی مجھے بحثیت اسپیکر قومی اسمبلی (یا چیئر مین سینٹ) کام کرنے کو کہا جائے گا، میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور قانون اور اسمبلی (یا سینٹ) کے قواعد کے مطابق اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیّت، استحکام، یکجہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا:

کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

اور یہ کہ میں ہر حالت میں، ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ، بلاخوف و رعایت اور بلا رغبت وعناد، قانون کے مطابق انصاف کروں گا۔

[1][اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)۔]

---

[1] فرمان صدر نمبر۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

قومی اسمبلی کا رُکن، یا
سینٹ کا رُکن

[آرٹیکل ۶۵]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔)

مَیں، .... بصدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی و وفادار رہوں گا:

کہ، بحیثیت رکن قومی اسمبلی (یا سینٹ)، میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی (یا سینٹ) کے قواعد کے مطابق اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیّت، استحکام، یکجہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا۔

[1][اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)۔]

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

صوبے کا گورنر

[آرٹیکل۱۰۲]

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

(شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔)

مَیں، .... ، صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی ووفادار رہوں گا:

کہ، بحیثیت گورنر صوبہ .... میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور قانون کے مطابق، اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیّت، استحکام، یکجہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا:

کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

کہ میں ہر حالت میں، ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ، بلاخوف و رعایت اور بلا رغبت و عناد، قانون کے مطابق انصاف کروں گا:

اور یہ کہ کسی شخص کو بلاواسطہ یا بالواسطہ کسی ایسے معاملے کی اطلاع نہ دوں گا اور نہ اس پر ظاہر کروں گا جو بحیثیت گورنر صوبہ .... میرے سامنے غور کے لئے پیش کیا جائیگا یا میرے علم میں آئیگا بجز جب کہ بحیثیت گورنر اپنے فرائض کی کماحقہٗ انجام دہی کے لئے ایسا کرنا ضروری ہو۔

[1][اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)۔]

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

وزیر اعلیٰ یا صوبائی وزیر

[آرٹیکل [1][۱۳۰(۵)] اور ۱۳۲(۲)]

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

(شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔)

مَیں، ....، صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی و وفادار رہوں گا:

کہ، بحیثیت وزیر اعلیٰ (یا وزیر) حکومت صوبہ.............. ...... میں اپنے فرائض اور کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور قانون کے مطابق، اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیّت، استحکام، یکجہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا:

کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

کہ میں ہر حالت میں، ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ، بلاخوف و رعایت اور بلا رغبت و عناد، قانون کے مطابق انصاف کروں گا:

اور یہ کہ، میں کسی شخص کو بلاواسطہ یا بالواسطہ کسی ایسے معاملے کی اطلاع نہ دوں گا نہ اس پر ظاہر کروں گا جو وزیر اعلیٰ (یا وزیر) کی حیثیت سے میرے سامنے غور کے لئے پیش کیا جائیگا یا میرے علم میں آئیگا بجز جب کہ وزیر اعلیٰ (یا وزیر) کی حیثیت سے اپنے فرائض کی کماحقہ، انجام دہی کے لئے ایسا کرنا ضروری ہو (یا جس کی وزیر اعلیٰ نے خاص طور پر اجازت دی ہو)۔

[2][اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)۔]

---

۱ دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۱۰۰ کی رُو سے "۱۳۱(۴)" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۲ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رُو سے اضافہ کیا گیا۔

کسی صوبائی اسمبلی کا اسپیکر

[آرٹیکل ۵۳(۲) اور ۱۲۷]

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

(شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔)

مَیں، .... بصدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوصِ نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا:

کہ، بحیثیت اسپیکر صوبائی اسمبلی صوبہ .... [1][اور جب کبھی بھی مجھے بحیثیت گورنر کام کرنے کے لیے کہا جائے گا تو] میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی، ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیّت، استحکام، یکجہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیامِ پاکستان کی بنیاد ہے:

کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا:

کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

اور یہ کہ، میں ہر حالت میں، ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ، بلاخوف و رعایت اور بلا رغبت و عناد، قانون کے مطابق انصاف کروں گا۔

[2][اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)۔]

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۱۰۰ کی رُو سے "میں انجام دوں گا" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[2] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رُو سے اضافہ کیا گیا۔

کسی صوبائی اسمبلی کا ڈپٹی اسپیکر

[آرٹیکل ۵۳(۲)اور ۱۲۷]

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

(شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔)

مَیں، .... ،صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوصِ نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا:

کہ، جب کبھی مجھے بحیثیت اسپیکر صوبائی اسمبلی صوبہ .... کام کرنے کے لئے کہا جائے گا میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق، اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیت ،استحکام، یکجہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا:

کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

اور یہ کہ، میں ہر حالت میں، ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ، بلاخوف و رعایت اور بلا رغبت و عناد، قانون کے مطابق انصاف کروں گا۔

[1][اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)۔]

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

کسی صوبائی اسمبلی کا رُکن

[آرٹیکل ۶۵ اور ۱۲۷]

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

(شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔)

مَیں، .... بصدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوصِ نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا:

کہ، بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی .... میں، اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق، اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیت، استحکام، یکجہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا۔

[1][اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)۔]

---

1 فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

محاسبِ اعلیٰ پاکستان

[آرٹیکل ۱۶۸(۲)]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔)

مَیں، ....، بصدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوصِ نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا:

کہ، بحیثیت محاسبِ اعلیٰ پاکستان میں، اپنے فرائض و کارہائے منصبی، ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور قانون کے مطابق اور اپنے بہترین علم و واقفیت، صلاحیت اور قوتِ فیصلہ کے ساتھ، بلاخوف ورعایت اور بلا رغبت وعناد انجام دوں گا، اور یہ کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا۔

[1][اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)۔]

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

چیف جسٹس پاکستان یا کسی عدالت عالیہ کا چیف جسٹس یا عدالت عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ کا جج

[آرٹیکل ۱۷۸ اور ۱۹۴]

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

(شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔)

مَیں، .... بصدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا:

کہ، بحیثیت چیف جسٹس پاکستان (یا جج عدالت عظمیٰ پاکستان، یا چیف جسٹس یا جج عدالتِ عالیہ صوبہ یا صوبہ جات.............) میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور قانون کے مطابق انجام دوں گا:

کہ میں اعلیٰ عدالتی کونسل کے جاری کردہ ضابطہ اخلاق کی پابندی کروں گا:

کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا:

کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

اور یہ کہ میں، ہر حالت میں، ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ، بلا خوف و رعایت اور بلا رغبت و عناد، قانون کے مطابق انصاف کروں گا۔

[1][اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)۔]

---

1 فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

[1][وفاقی شرعی عدالت کا چیف جسٹس یا جج

[آرٹیکل ۲۰۳ج (۷)]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔)

مَیں، ....، بصدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا:

کہ، بحیثیت وفاقی شرعی عدالت کے چیف جسٹس (یا وفاقی شرعی عدالت کے جج)، اپنے فرائض وکارہائے منصبی، ایمانداری، اپنی بہترین صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان اور قانون کے مطابق ادا کروں گا اور انجام دوں گا:

کہ، میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا:

کہ میں اعلیٰ عدالتی کونسل کے جاری کردہ ضابطہ اخلاق کی پابندی کروں گا:

کہ میں دستور پاکستان کو برقرار رکھوں گا، اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

اور یہ کہ، ہر حالت میں، ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ بلا خوف و رعایت اور بلا رغبت و عناد انصاف کروں گا۔

اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)۔]

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۱۰۰ کی رُو سے "وفاقی شرعی عدالت کے چیف جسٹس یا جج کے حلف نامہ" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

چیف الیکشن کمشنر [1][یا الیکشن کمیشن پاکستان کا کوئی رکن]

[آرٹیکل ۲۱۴]

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

(شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔)

مَیں، ....، صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ بحیثیت چیف الیکشن کمشنر [یا جیسی بھی صورت ہو، الیکشن کمیشن پاکستان کا کوئی رکن] میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی، ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور قانون کے مطابق اور بلا خوف و رعایت اور بلا رغبت و عناد انجام دوں گا، اور یہ کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا۔

[2][اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)۔]

---

۱ دستور (بیسویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۲ء (نمبر ۵ بابت ۲۰۱۲) کی رو سے اضافہ اور شامل کیا گیا۔

۲ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

مسلح افواج کے ارکان

[آرٹیکل ۲۴۴]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔)

مَیں، ....، صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کی حمایت کروں گا جو عوام کی خواہشات کا مظہر ہے، اور یہ کہ میں اپنے آپ کو کسی بھی قسم کی سیاسی سرگرمیوں میں مشغول نہیں کروں گا اور یہ کہ میں مقتضیات قانون کے مطابق اور اس کے تحت پاکستان کی بری فوج (یا بحری یا فضائی فوج) میں پاکستان کی خدمت ایمانداری اور وفاداری کے ساتھ انجام دوں گا۔

[1][اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)۔]

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

جدول چہارم

[آرٹیکل ۷۰(۴)]

قانون سازی کی فہرستیں

وفاقی قانون سازی کی فہرست

حصہ اوّل

۱۔ امن یا جنگ میں وفاق یا اس کے کسی حصے کا دفاع؛ وفاق کی بری، بحری اور فضائی افواج اور کوئی دوسری مسلح افواج جو وفاق کی طرف سے بھرتی کی جائیں یا رکھی جائیں؛ کوئی مسلح افواج جو وفاق کی افواج تو نہ ہوں مگر جو وفاق کی مسلح افواج بشمول سول مسلح افواج سے منسلک ہوں یا ان کے ساتھ مل کر کارروائی کر رہی ہوں؛ وفاقی سررشتہ سراغ رسانی؛ امور خارجہ، دفاع یا پاکستان یا اس کے کسی حصہ کی سلامتی سے متعلق ملکی مصلحتوں کی بناء پر امتناعی نظر بندی؛ اشخاص جو اس طرح نظر بند کئے گئے ہوں؛ وہ صنعتیں جو وفاقی قانون کی رو سے دفاعی مقاصد کے لئے یا جنگ جاری رکھنے کے لئے ضروری قرار دی گئی ہوں۔

۲۔ بری، بحری اور فضائی فوج کی تعمیرات، چھاؤنی کے علاقوں میں مقامی حکومت خود اختیاری، مذکورہ علاقے میں چھاؤنی کے ادارہ ہائے مجاز کی ہیئت ترکیبی اور اختیارات، مذکورہ علاقوں میں رہائشی جگہ کا انضباط اور ان علاقوں کی حد بندی۔

۳۔ امور خارجہ؛ دوسرے ملکوں کے ساتھ، تعلیمی اور ثقافتی معاہدوں اور سمجھوتوں کے بشمول، عہدناموں اور معاہدوں پر عمل درآمد کرنا؛ تحویل ملزمان، بشمول مجرمان اور ملزم اشخاص کو پاکستان سے باہر کی حکومتوں کے حوالہ کرنا۔

۴۔ قومیت، شہریت اور عطائے حقوق شہریت۔

۵۔ کسی صوبے یا وفاق کے دارالحکومت سے یا اس میں، نقل مکانی یا رہائش اختیار کرنا۔

۶۔ پاکستان میں داخلہ اور پاکستان سے ترک وطن اور اخراج، بشمول اس سلسلہ میں پاکستان میں

ایسے اشخاص کی نقل وحرکت کے انضباط کے جو پاکستان میں سکونت نہ رکھتے ہوں؛ پاکستان سے باہر کے مقامات کی زیارات۔

۷۔ ڈاک وتار، بشمول ٹیلی فون، لاسلکی نشریات اور مواصلات کے ایسے ہی دیگر ذرائع؛ ڈاک خانے کا سیونگ بینک۔

۸۔ کرنسی، سکہ سازی اور زر قانونی۔

۹۔ زر مبادلہ؛ چیک، مبادلہ ہنڈیاں، پرونوٹ اور اسی طرح کی دیگر دستاویزات۔

۱۰۔ وفاق کا سرکاری قرضہ، بشمول وفاقی مجموعی فنڈ کی کفالت پر رقم قرض لینا؛ غیر ملکی قرضہ جات اور غیر ملکی امداد۔

۱۱۔ وفاقی سرکاری ملازمتیں اور وفاقی پبلک سروس کمیشن۔

۱۲۔ وفاقی پنشنیں، یعنی وفاق کی طرف سے یا وفاقی مجموعی فنڈ سے واجب الادا پنشنیں۔

۱۳۔ وفاقی محتسب۔

۱۴۔ وفاق کی رعایا کے لئے انتظامی عدالتیں اور ٹربیونل۔

۱۵۔ کتب خانے، عجائب گھر اور اسی قسم کے ادارے جو وفاق کے زیر نگرانی ہوں یا اس کی طرف سے ان میں سرمایہ لگایا جاتا ہو۔

۱۶۔ حسب ذیل اغراض کے لئے وفاقی ایجنسیاں اور ادارے، یعنی تحقیقات کے لئے، پیشہ وارانہ یا فنی تربیت کے لئے یا خصوصی تعلیم کی ترقی کے لئے۔

۱۷۔ تعلیم، جہاں تک کہ پاکستانی طلباء کے غیر ممالک میں ہونے یا غیر ملکی طلباء کے پاکستان میں ہونے کا تعلق ہے۔

۱۸۔ جوہری توانائی بشمول......

(الف) معدنی وسائل کے جو جوہری توانائی پیدا کرنے کے لئے ضروری ہیں؛

(ب) جوہری ایندھن کی پیداوار اور جوہری توانائی پیدا کرنے اور استعمال میں لانے کے؛ اور

(ج) شعاؤں کو برقانے کے[1][؛ اور]

[2][(د) بوائلرز۔]

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۱۰۱ کی رُو سے وقف کامل کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[2] بحوالہ عین ماقبل نئی ذیلی مندرج (د) کا اضافہ کیا گیا۔

۱۹۔ بندرگاہی قرنطینہ، ملاحوں کے اور بحری ہسپتال اور بندرگاہی قرنطینہ سے متعلق ہسپتال۔

۲۰۔ بحری جہاز رانی اور جہازوں کی آمد ورفت، بشمول مد وجزری سمندروں میں جہاز رانی اور جہازوں کی آمد ورفت کے؛ بحری اختیار سماعت۔

[۱]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۲۲۔ ہوائی جہاز اور ہوا بازی، ہوائی اڈوں کا اہتمام؛ ہوائی جہازوں کی آمد ورفت اور ہوائی اڈوں کا انضباط اور انتظام۔

۲۳۔ روشنی کے مینار، بشمول ہادی جہاز، اشارہ گاہیں اور بحری اور ہوائی جہازوں کی حفاظت کے لئے دیگر انتظامات۔

۲۴۔ بحری یا ہوائی راستوں سے مسافروں اور مال کی نقل وحمل۔

۲۵۔ حق تصنیف، ایجادات، نمونے، تجارتی نشانات اور تجارتی مال کے نشانات۔

۲۶۔ افیون، جہاں تک کہ برآمد کے لئے اس کی فروخت کا تعلق ہے۔

۲۷۔ وفاقی حکومت کی متعین کردہ سرحدات کسٹم کے آر پار مال کی درآمد وبرآمد، بین الصوبائی تجارت وکاروبار، غیر ممالک کے ساتھ تجارت اور کاروبار؛ پاکستان سے برآمد کئے جانے والے مال کا معیار خوبی۔

۲۸۔ بینک دولت پاکستان؛ بینکاری، یعنی ایسی کارپوریشنوں کی طرف سے بینکاری کے کاروبار کا انتظام جو ان کارپوریشنوں کے علاوہ ہوں جو کسی صوبے کی ملکیت یا نگرانی میں ہوں اور صرف اس صوبے کے اندر کاروبار کرتی ہوں۔

۲۹۔ بیمہ کا قانون، سوائے جبکہ اس بیمہ کے متعلق ہو جس کی ذمہ داری کسی صوبے نے لے لی ہو اور بیمہ کے کاروبار کے انتظام کو منضبط کرنا، سوائے جبکہ اس کاروبار سے متعلق ہو جس کی ذمہ داری کسی صوبے نے لے لی ہو؛ سرکاری بیمہ، سوائے جس حد تک کسی صوبے نے اس کی ذمہ داری صوبائی اسمبلی کے اختیار قانون سازی کے کسی امر کی وجہ سے لے لی ہو۔

۳۰۔ اسٹاک ایکسچینج اور وعدہ بازار، جس کے مقاصد اور کاروبار ایک صوبے تک محدود نہ ہوں۔

---

[۱] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۱۰۱ کی رُو سے مندرج ۲۱ کو حذف کیا گیا۔

۳۱۔ کارپوریشنوں، یعنی تجارتی کارپوریشنوں بشمول بینکاری، بیمہ اور مالی کارپوریشنوں کی تشکیل کرنا، انہیں منضبط کرنا اور ختم کرنا لیکن ان میں ایسی کارپوریشنیں جو کسی صوبے کی ملکیت یا نگرانی میں ہوں اور صرف اس صوبے میں کاروبار کرتی ہوں، یا انجمن ہائے امداد باہمی شامل نہیں ہیں، اور ایسی کارپوریشنوں کو تشکیل دینا، منضبط کرنا اور ختم کرنا، خواہ وہ تجارتی ہوں یا نہ ہوں، جن کے مقاصد ایک صوبے تک محدود نہ ہوں، لیکن ان میں یونیورسٹیاں شامل نہیں ہیں۔

[1][۳۲۔ بین الاقوامی معاہدات، کنونشنز اور اقرار نامے اور بین الاقوامی ثالثی۔]

[2]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۳۴۔ قومی شاہراہیں اور کلیدی سڑکیں۔

۳۵۔ وفاقی مساحت بشمول ارضیاتی مساحت کے اور وفاقی موسمیاتی تنظیمیں۔

۳۶۔ علاقائی سمندر سے باہر ماہی گیری اور ماہی گاہیں۔

۳۷۔ وفاق کی اغراض کے لئے حکومت کے تصرف یا قبضہ میں تعمیرات، اراضی اور عمارت (جو بری، بحری یا فضائی فوج کی تعمیرات نہ ہوں)، لیکن، کسی صوبے میں واقع جائیداد کے سلسلے میں، ہمیشہ صوبائی قانون سازی کے تابع، بجز جس حد تک وفاقی قانون بصورتِ دیگر حکم دے۔

[2]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۳۹۔ ناپ تول کے معیار قائم کرنا۔

[2]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۴۱۔ صدر کے عہدے، قومی اسمبلی، سینٹ اور صوبائی اسمبلیوں کے لئے انتخابات؛ چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمیشن۔

۴۲۔ صدر، قومی اسمبلی کے اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر، سینٹ کے چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین، وزیر اعظم، وفاقی وزراء، وزرائے مملکت کے مشاہرے، بھتہ جات اور مراعات، سینٹ اور قومی اسمبلی کے

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۱۰۱ کی رُو سے مندرج ۳۲ کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[2] بحوالہ عین ماقبل مندرجات ۳۳، ۳۸ اور ۴۰ حذف کردی گئیں۔

ارکان کے مشاہرے، بھتہ جات اور مراعات؛ اور ان اشخاص کی سزا جو اس کی کمیٹیوں کے روبرو گواہی دینے یا دستاویزات پیش کرنے سے انکار کریں۔

۴۳۔ محصولات کسٹم بشمول برآمدی محصولات کے۔

۴۴۔ محصولات آبکاری بشمول نمک پر محصولات کے، لیکن ان میں الکحلی مشروبات، افیون اور دیگر نشہ آور اشیاء کے محصولات شامل نہیں ہیں۔

[1]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

[1]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۴۷۔ زرعی آمدنی کے علاوہ آمدنی پر محصول۔

۴۸۔ کارپوریشنوں پر محصول۔

[2][۴۹۔ درآمد شدہ، برآمد شدہ، تیار کردہ، مصنوعہ یا صرف شدہ مال کی فروخت اور خرید پر محصولات [3][ماسوائے خدمات پر محصول فروخت کے۔]]

۵۰۔ اثاثوں کی اصل مالیت پر محصول، جس میں غیر منقولہ جائیداد پر [4]☆☆☆ محصول شامل نہیں ہے۔

۵۱۔ جوہری توانائی پیدا کرنے کے لئے استعمال ہونے والے معدنی تیل، قدرتی گیس اور دھاتوں پر محصول۔

۵۲۔ کسی پلانٹ، مشینری، منصوبہ، کارخانہ یا تنصیب کی پیداواری صلاحیت پر ان محصولات کی بجائے جن کی صراحت اندراجات ۴۴، ۴۷، ۴۸ اور ۴۹ میں کردی گئی ہے یا ان میں سے کسی ایک یا ایک سے زائد کی بجائے محصولات۔

---

[1] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۱۰۱ کی رُو سے مندرجات ۴۵ اور ۴۶ حذف کردی گئیں۔

[2] دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۹ کی رُو سے "اصل اندراج ۴۹" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔ (نفاذ پذیر از ۱۳ ستمبر، ۱۹۷۶ء)

[3] ایکٹ نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء کی دفعہ ۱۰۱ کی رُو سے اضافہ کیا گیا۔

[4] بحوالہ عین ماقبل الفاظ "اصل منافع پر" حذف کردیے گئے۔

۵۳۔ ریل، بحری یا ہوائی جہاز سے لے جانے والے مال یا مسافروں پر منتہائی محصولات؛ ان کے کرایوں اور بار برداری پر محصولات؛

۵۴۔ اس حصہ میں مندرجہ کسی امر کی بابت فیسیں، لیکن ان میں کسی عدالت میں لی جانے والی فیس شامل نہیں ہے۔

۵۵۔ اس فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی کی بابت اور، ایسی حد تک جس کی دستور کی رو سے یا اس کے تحت صریحاً اجازت دی گئی ہے، عدالت عظمیٰ کے سوا تمام عدالتوں کا اختیار سماعت اور اختیارات، عدالت عظمیٰ کے اختیار سماعت میں توسیع کرنا، اور اس کو زائد اختیارات تفویض کرنا۔

۵۶۔ اس حصہ میں مندرجہ کسی امر سے متعلق قوانین کے خلاف جرائم۔

۵۷۔ اس حصہ میں مندرجہ کسی امر کی اغراض کے لئے تحقیقات اور اعداد و شمار۔

۵۸۔ امور جو اس دستور کے تحت [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے اختیار قانون سازی کے اندر ہیں یا وفاق سے متعلق ہیں۔

۵۹۔ اس حصہ میں مندرجہ کسی امر کے ضمنی یا ذیلی امور۔

حصہ دوم

۱۔ ریلوے۔

۲۔ معدنی تیل اور قدرتی گیس؛ مائعات اور مادے جن کے خطرناک طور پر آتش گیر ہونے کا وفاقی قانون کے ذریعے اعلان کر دیا جائے۔

۳۔ صنعتوں کی ترقی، جبکہ وفاقی قانون کے ذریعے وفاقی نگرانی میں ترقی مفاد عامہ کی خاطر قرین مصلحت قرار دے دی جائے؛ ایسے ادارے، کارخانے، مجالس اور کارپوریشنیں جن کا انتظام

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

یا انصرام یوم آغاز سے عین قبل وفاقی حکومت کرتی تھی، بشمول[1] [پانی اور بجلی کا ترقیاتی ادارہ پاکستان اور صنعتی ترقیاتی کارپوریشن پاکستان] ؛ مذکورہ اداروں ، کارخانوں ، مجالس اور کارپوریشنوں کے تمام منصوبہ جات، پروجیکٹ اور اسکیمیں، صنعتیں، پروجیکٹ اور منصوبے جو وفاق کی یا وفاق کی طرف سے قائم کردہ کارپوریشنوں کی کلیتاً یا جزواً ملکیت ہوں۔

[2][۴۔ بجلی۔

۵۔ بڑی بندرگاہیں، جیسے کہ مذکورہ بندرگاہوں کا اعلان اور حد بندی اور اس بندرگاہ کی ہیت ہائے مجاز کے اختیارات اور تشکیل۔

۶۔ وفاقی قانون کے تحت قائم کردہ تمام انضباطی ہیت ہائے مجاز۔

۷۔ قومی منصوبہ بندی اور قومی معاشی ربط دہی بشمول سائنسی اور تکنیکی ریسرچ کی منصوبہ بندی اور ربط دہی کے۔

۸۔ سرکاری قرض کی نگرانی اور انصرام۔

۹۔ مردم شماری۔

۱۰۔ کسی بھی صوبے کی پولیس فورس کے اراکین کا کسی بھی دوسرے صوبے کے علاقہ میں عملداری اور اختیارات کی توسیع، مگر اس قدر نہیں کہ ایک صوبے کی پولیس دوسرے صوبے میں اس کی صوبائی حکومت کی رضامندی کے بغیر عملداری اور اختیارات عمل میں لائے کسی بھی صوبے کی پولیس فورس سے تعلق رکھنے والے اراکین کی عملداری اور اختیارات میں اس صوبے سے باہر ریلوے کے علاقے میں عملداری اور اختیارات میں توسیع۔

۱۱۔ قانونی، طبی اور دوسرے پیشے۔

۱۲۔ اعلیٰ تعلیمی اداروں، تحقیق، سائنس اور تکنیکی اداروں کا معیار قائم کرنا۔

۱۳۔ بین الصوبائی معاملات اور ربط دہی ۔]

---

[1] دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۹ کی رو سے "مغربی پاکستان کے پانی اور بجلی کا ترقیاتی ادارہ اور مغربی پاکستان کا صنعتی ترقیاتی کارپوریشن" کی بجائے تبدیل کر دیا گیا (نفاذ پذیر ۱۳ ستمبر، ۱۹۷۶ء)۔

[2] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۱۰۱ کی رُو سے نئی مندرجات ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ شامل کی گئیں۔

ل [۱۴] مشترکہ مفادات کی کونسل۔

ل [۱۵] اس حصہ میں مندرجہ کسی امر کی بابت فیس لیکن اس میں کسی عدالت میں لی جانے والی فیسیں شامل نہیں ہیں۔

ل [۱۶] اس حصہ میں مندرجہ کسی امر کے متعلق قوانین کے خلاف جرائم۔

ل [۱۷] اس حصہ میں مندرجہ کسی امر کی اغراض کے لیے تحقیقات اور اعداد و شمار۔

ل [۱۸] اس میں مندرجہ کسی امر کے ضمنی یا ذیلی امور۔

ع ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ل دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۱۰۱ کی رو سے مندرجات ۴، ۵، ۶، ۷، اور ۸ کا دوبارہ نمبر لگایا گیا۔

ع بحوالہ عین ماقبل "مشترکہ فہرست قانون سازی" اور مندرجات ۱ تا ۴۷ حذف کر دی گئیں۔

☆جدول پنجم

[آرٹیکل ۲۰۵]

ججوں کے مشاہرے اور شرائط ملازمت

عدالت عظمٰی

۱۔ چیف جسٹس پاکستان کو مبلغ[1][۹۹۰۰] روپے ماہوار تنخواہ ادا کی جائے گی، اور عدالت عظمٰی کے ہر دوسرے جج کو مبلغ [1][۹۵۰۰] روپے ماہوار تنخواہ[2][یا ایسی اضافہ شدہ تنخواہ، جیسا کہ صدر، وقتاً فوقتاً متعین کرے] ادا کی جائے گی۔

۲۔ عدالت عظمٰی کا ہر جج ایسی مراعات اور بھتوں کا، اور رخصت غیر حاضری اور پنشن کے بارے میں ایسے حقوق کا مستحق ہوگا جو صدر متعین کرے، اور اس طرح متعین ہونے تک، ایسی مراعات، بھتوں اور حقوق کا مستحق ہوگا، جن کے یوم آغاز سے عین قبل عدالت عظمٰی پاکستان کے جج مستحق تھے۔

[3][۳۔ عدالتِ عظمٰی کے کسی فارغ الخدمت جج کو واجب الادا ماہوار پنشن اس کی اس عدالت یا کسی عدالت عالیہ میں ملازمت کی طوالت کے مطابق ذیل میں نقشہ میں مصرحہ رقم سے کم یا زیادہ نہیں ہوگی:

مگر شرط یہ ہے کہ صدر، وقتاً فوقتاً بایں طور مصرحہ پنشن کی کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ رقم کو بڑھا سکے گا:۔

جج	کم سے کم رقم	زیادہ سے زیادہ رقم
چیف جسٹس	۷،۰۰۰روپے	۸،۰۰۰روپے
دیگر جج	۶،۲۵۰روپے	۷،۱۲۵روپے]

☆ نفاذ پذیر یکم دسمبر ۲۰۰۱ء صدر نے چیف جسٹس آف پاکستان اور عدالت عظمٰی کے دیگر ججوں کی ماہوار تنخواہ کا تعین علی الترتیب /۵۵۰۰۰ اور /۵۲۰۰۰ روپے کیا ہے۔ ملاحظہ ہو فرمان صدر نمبر ۲ مجریہ ۲۰۰۲ پیرا ۲ (ا)، جس میں قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۹ مجریہ ۱۹۹۱، فرمان صدر نمبر ۳ مجریہ ۱۹۹۵ء اور فرمان صدر نمبر ۴ مجریہ ۱۹۹۵ء کی رو سے تبدیلی کی گئی تھی۔ (نفاذ پذیر از ۲۷ / جولائی ۱۹۹۱ء) ملاحظہ ہو (فرمان صدر نمبر ۲ مجریہ ۱۹۹۷ء)، چیف جسٹس اور عدالت عظمٰی کا کوئی جج فارغ الخدمتی پر یا مستعفی ہونے پر پنشن کی کم از کم رقم جو چیف جسٹس یا، جیسی بھی صورت ہو، کوئی جج اپنی ماہوار تنخواہ کے ۷۰ فیصد کے مساوی جمع اس کی ملازمت کے مکمل شدہ ہر سال کے لئے ماہوار تنخواہ کا ۵ فیصد کا مستحق ہوگا خواہ وہ بطور چیف جسٹس ہو یا بطور جج لیکن یہ مذکورہ ماہوار تنخواہ کے ۸۵ فیصد کے مساوی زیادہ سے زیادہ پنشن کی رقم سے تجاوز نہ کرے۔

[1] دستور (بارھویں ترمیم) ایکٹ ۱۹۹۱ء (نمبر ۱۴ بابت ۱۹۹۱ء) کی دفعہ ۳ کی رو سے "۹۰۰۰" اور "۸۴۰۰" کی بجائے تبدیل کئے گئے جو قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۶ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ کی رو سے تبدیل کئے گئے (نفاذ پذیر از یکم جولائی ۱۹۸۳ء)۔

[2] بحوالہ عین ماقبل اضافہ کئے گئے۔

[3] بحوالہ عین ماقبل پیراگراف ۳ کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[۱][۴۔ عدالت عالیہ کے کسی جج کی بیوہ حسبِ ذیل شرحوں پر پنشن کی حقدار ہوگی، یعنی:۔

(الف) اگر جج فارغ الخدمتی کے بعد وفات پائے اسے واجب الادا خالص پنشن کا ۵۰ فیصد؛ یا

(ب) اگر جج کم ازکم پانچ سال بحیثیت جج خدمات انجام دینے کے بعد اور جب اسی حیثیت سے خدمات انجام دے رہا ہو وفات پائے، اسے کم سے کم شرح پر واجب الادا پنشن کا ۵۰ فیصد۔

۵۔ پنشن بیوہ کو تا حیات یا، اگر وہ دوبارہ شادی کرلے، تو اس کی شادی تک واجب الادا ہوگی۔

۶۔ اگر بیوہ وفات پاجائے تو پنشن بحسب ذیل واجب الادا ہوگی:۔

(الف) جج کے بیٹوں کو جو اکیس سال سے کم عمر کے ہوں، جب تک وہ اس عمر کو نہ پہنچ جائیں؛ اور

(ب) جج کی غیر شادی شدہ بیٹیوں کو جو اکیس سال سے کم عمر کی ہوں، جب تک وہ اس عمر کو نہ پہنچ جائیں یا ان کی شادی نہ ہو جائے، جو بھی پہلے واقع ہو۔]

---

[۱] فرمان صدر نمبر ۶ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ کی رو سے اضافہ کیا گیا۔ (نفاذ پذیر از یکم جولائی ۱۹۸۱ء)۔

عدالت عالیہ

۱۔ ☆کسی عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کو مبلغ [۱][۹۴۰۰] روپے ماہوار تنخواہ ادا کی جائے گی، اور کسی عدالت عالیہ کے ہر دوسرے جج کو مبلغ [۱][۸۴۰۰] روپے ماہوار تنخواہ [۲][یا ایسی اضافہ شدہ تنخواہ جیسا کہ صدر، وقتاً فوقتاً متعین کرے] ادا کی جائے گی۔

۲۔ کسی عدالت عالیہ کا ہر جج ایسی مراعات اور بھتوں کا، اور رخصت غیر حاضری اور پنشن کے بارے میں ایسے حقوق کا مستحق ہوگا، جو صدر متعین کرے، اور اس طرح متعین ہونے تک ایسی مراعات، بھتوں اور حقوق کا مستحق ہوگا، جن کے یوم آغاز سے عین قبل عدالت عالیہ کے جج مستحق تھے۔

[۳][۳۔ کسی عدالت عالیہ کے کسی جج کو جو مذکورہ جج کی حیثیت سے کم از کم پانچ سال کی ملازمت کے بعد فارغ الخدمت ہو، واجب الادا ماہوار پنشن، اس کی جج کی حیثیت سے ملازمت اور ملازمت پاکستان میں کل ملازمت کی، اگر کوئی ہو، طوالت کے مطابق ذیل میں نقشے میں مصرحہ رقم سے کم یا زیادہ نہیں ہوگی:

مگر شرط یہ ہے کہ صدر، وقتاً فوقتاً، بایں طور مصرحہ پنشن کی کم از کم یا زیادہ سے زیادہ رقم کو بڑھا سکے گا:۔

جج	کم از کم رقم	زیادہ سے زیادہ رقم
چیف جسٹس	۵،۶۴۰ روپے	۷،۰۵۰ روپے
دیگر جج	۵،۰۴۰ روپے	۶،۳۰۰ روپے]

☆ نفاذ پذیر از یکم دسمبر ۲۰۰۱ء، صدر نے عدالت عالیہ کے چیف جسٹس اور عدالت عالیہ کے دیگر ججوں کی ماہوار تنخواہ کا تعین علی الترتیب ۵۱۰۰۰/- روپے اور ۴۹۰۰۰/- روپے کیا ہے، ملاحظہ ہو فرمان صدر نمبر ۲ مجریہ ۲۰۰۲ء پیرا ۲ (۲)، جس میں قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۹ مجریہ ۱۹۹۱ء، فرمان صدر نمبر ۳ مجریہ ۱۹۹۵ء اور فرمان صدر نمبر ۴ مجریہ ۱۹۹۵ء کی رو سے ترمیم کی گئی تھی۔ (نفاذ پذیر از ۲۷ رجولائی ۱۹۹۱ء ملاحظہ ہو فرمان صدر نمبر ۳ مجریہ ۱۹۹۷ء) چیف جسٹس یا عدالت عالیہ کا کوئی جج اپنی فارغ الخدمتی پر یا مستعفی ہونے پر یا برطرفی پر پنشن کے لئے ۵ سال کی بطور جج ملازمت پوری کر کے ماہوار تنخواہ کے کم از کم ۷۰ فیصد کے مساوی پنشن کا مستحق ہوگا اور مابعد کی بطور چیف جسٹس یا جج کی ملازمت کے مکمل شدہ ہر سال کے لئے بشمول اس ملازمت کے اگر کوئی ہو، مذکورہ ماہوار تنخواہ کا ۲ فیصد کی شرح سے اضافی پینشن کا بھی مستحق ہوگا زیادہ سے زیادہ پینشن ماہوار تنخواہ کے ۸۰ فیصد سے تجاوز نہ کرے۔

۱۔ دستور (بارھویں ترمیم) ایکٹ ۱۹۹۱ء (نمبر ۱۴ بابت ۱۹۹۱ء) کی دفعہ ۳ کی رو سے "۷۲۰۰" اور "۶۵۰۰" کی بجائے تبدیل کئے گئے جو قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۶ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ کی رو سے تبدیل کئے گئے۔ (نفاذ پذیر از یکم رجولائی، ۱۹۸۳ء)۔

۲۔ بحوالہ عین ماقبل اضافہ کیا گیا۔

۳۔ بحوالہ عین ماقبل پیراگراف ۳ کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[1][۴۔ عدالتِ عالیہ کے کسی جج کی بیوہ حسبِ ذیل شرحوں پر پنشن کی حقدار ہوگی، یعنی:۔

(الف) اگر جج فارغ الخدمتی کے بعد وفات پائے۔ اسے واجب الادا خالص پنشن کا ۵۰ فیصد؛ یا

(ب) اگر جج کم از کم پانچ سال بحیثیت جج خدمات انجام دینے کے بعد اور جب اسی حیثیت سے خدمات انجام دے رہا ہو وفات پائے اسے کم سے کم شرح پر واجب الادا پنشن کا ۵۰ فیصد۔

۵۔ پنشن بیوہ کو تاحیات یا، اگر وہ دوبارہ شادی کرلے، تو اس کی شادی تک واجب الادا ہوگی۔

۶۔ اگر بیوہ وفات پاجائے تو، پنشن بحسب ذیل واجب الادا ہوگی:۔

(الف) جج کے بیٹوں کو جو اکیس سال سے کم عمر کے ہوں، جب تک وہ اس عمر کو نہ پہنچ جائیں؛ اور

(ب) جج کی غیر شادی شدہ بیٹیوں کو جو اکیس سال سے کم عمر کی ہوں، جب تک وہ اس عمر تک نہ پہنچ جائیں یا ان کی شادی نہ ہوجائے، جو بھی پہلے واقع ہو۔]

[2]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

---

[1] فرمان صدر نمبر ۶ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ کی رو سے اضافہ کیا گیا۔(نفاذ پذیر از یکم جولائی ۱۹۸۱ء)۔

[2] دستور (اٹھارویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۱۰ء (نمبر ۱۰ بابت ۲۰۱۰ء) کی دفعہ ۱۰۲ کی رو سے جدول ششم اور جدول ہفتم کو حذف کیا گیا۔

ضمیمہ

تبدیلی سے قبل آرٹیکل ۶۳ الف

انحراف وغیرہ کی بنیاد پر نااہلیت

[1][۶۳ الف۔ (۱) اگر کسی ایوان میں کسی تنہا سیاسی جماعت پر مشتمل پارلیمانی پارٹی کا کوئی رکن............

(الف) اپنی سیاسی جماعت کی رکنیت سے مستعفی ہو جائے یا کسی دوسری پارلیمانی پارٹی میں شامل ہو جائے؛ یا

(ب) اس پارلیمانی پارٹی کی طرف سے جس سے اس کا تعلق ہو جاری کردہ حسب ذیل سے متعلق کسی ہدایت کے برعکس ایوان میں ووٹ دے یا ووٹ دینے سے اجتناب کرے۔

(اوّل) وزیراعظم یا وزیراعلیٰ کے انتخاب؛ یا

(دوم) اعتماد یا عدم اعتماد کے ووٹ؛ یا

(سوم) کسی مالی بل؛

تو پارلیمانی پارٹی کا سربراہ تحریری طور پر اعلان کر سکے گا کہ وہ اس سیاسی جماعت سے منحرف ہو گیا ہے، اور پارلیمانی پارٹی کا سربراہ اعلان کی ایک نقل افسر صدارت کنندہ کو بھیج سکے گا اور اسی طرح اس کی ایک نقل متعلقہ رُکن کو بھیجے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ اعلان کرنے سے پہلے، پارلیمانی پارٹی کا سربراہ مذکورہ رکن کو اس بارے میں اظہار وجوہ کا موقع فراہم کرے گا کہ کیوں نہ اس کے خلاف مذکورہ اعلان کر دیا جائے۔

(۲) کسی ایوان کا کوئی رکن کسی پارلیمانی پارٹی کا رکن ہوگا اگر وہ، ایسی سیاسی جماعت کے جو ایوان میں پارلیمانی پارٹی تشکیل کرتی ہو، امیدوار یا نامزد کے طور پر منتخب ہو کر، یا کسی

---

[1] چیف ایگزیکٹو فرمان، ۲۰۰۲ء (نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء)، آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے، ''آرٹیکل ۶۳ الف'' کی بجائے تبدیل کیا گیا جس کی قبل ازیں ایکٹ نمبر ۲۴ بابت ۱۹۹۷ء کی دفعہ ۲ کی رو سے ترمیم کی گئی تھی۔

سیاسی جماعت کے امیدوار یا نامزد کی حیثیت کے علاوہ بصورت دیگر منتخب ہو کر، مذکورہ انتخاب کے بعد تحریری اعلان کے ذریعے مذکورہ پارلیمانی پارٹی کا رکن بن گیا ہو۔

(۳) شق (۱) کے تحت اعلان کی وصولی پر، ایوان کا افسر صدارت کنندہ دو دن کے اندر وہ اعلان چیف الیکشن کمشنر کو بھیج دے گا جو اعلان کو الیکشن کمیشن کے سامنے اس کے بارے میں چیف الیکشن کمشنر کی طرف سے اس کی وصولی کے تیس دن کے اندر اعلان کی توثیق کرتے ہوئے یا، اس کے برعکس اس کے فیصلہ کے لیے رکھے گا۔

(۴) جب کہ الیکشن کمیشن اعلان کی توثیق کردے، تو شق (۱) میں محولہ رکن ایوان کا رکن نہیں رہے گا اور اس کی نشست خالی ہو جائے گی۔

(۵) الیکشن کمیشن کے فیصلہ سے ناراض کوئی فریق تیس دن کے اندر، عدالت عظمیٰ میں اپیل داخل کر سکے گا جو اپیل داخل کرنے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اس معاملہ کا فیصلہ کرے گی۔

(۶) اس آرٹیکل میں شامل کسی امر کا کسی ایوان کے چیئرمین یا اسپیکر پر اطلاق نہیں ہوگا۔

(۷) اس آرٹیکل کی اغراض کے لیے، ۔۔۔

(الف) ''ایوان'' سے وفاق کے تعلق سے قومی اسمبلی یا سینٹ اور صوبہ کے تعلق سے صوبائی اسمبلی مراد ہے، جیسی بھی صورت ہو؛

(ب) ''افسر صدارت کنندہ'' سے قومی اسمبلی کا اسپیکر، سینٹ کا چیئرمین یا صوبائی اسمبلی کا اسپیکر مراد ہے، جیسی بھی صورت ہو۔]

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کا زیر نظر اُردو ترجمہ قومی اسمبلی سیکرٹریٹ نے طبع کرایا ہے۔ تاہم تعبیر و توضیح کی اغراض کے لئے مستند متن صرف وہی تصور کیا جائے گا جو انگریزی زبان میں ہے۔

قومی اسمبلی سیکرٹریٹ
اسلام آباد

کرامت حسین نیازی
سیکرٹری
قومی اسمبلی پاکستان